

اردیہ افضل

عشق بی اختیار

امریبی افضل

عشق بے اختیار

عشق بے اختیار

امریبی افضل

مکمل ناول
READERS CHOICE

عشق بے اختیار اسیبا افضل

وہ ایک سنسان علاقہ تھا چاروں طرف کوئی گھر نہ تھا ایک ٹوٹی پھوٹی عمارت تھی ایسا علاقہ تھا کہ وہاں کوئی بھول کہ
بھی نہ جائے عجیب وحشت زدہ عمارت تھی
جس کے سامنے وہ اپنی ٹیم کو لیے کھڑی تھی
پنٹ شرٹ اوپر جیکٹ پہنے وہ ہاتھ میں گن لیے اپنی ٹیم کو ہدایت دیتے سب کچھ ٹھیک ہونے کا پوچھ رہی تھی
ایجنٹ رومی سب کلر

یس ایوری تھنگ ازانڈر کنٹرول

سب ریڈی

سب کی طرف ایک نظر ڈال کر وہ آگے کی طرف دیکھتی ہے جہاں شاید ان کی منزل تھی

یس سب بیک زبان کہتے ہے

گڈ۔۔۔۔۔ چلو

رومی اور ماہ نور تم دونوں اس طرف سے آؤ گے میں اور زبانی اس جانب جائے گے اس نے اس عمارت کے سامنے کی

طرف اشارہ کیا

لیکن وہاں خطرہ۔۔۔۔۔

سٹاپ دس نون سنس ماہ نور

اگر ہمیں خطرے کا ڈر ہوتا تو ہم یہاں نہ موجود ہوتے

Page 3 of 411

عشق بے اختیار
امریبہ افضل

ناؤمسو

ہم نے بیک اپ فورس پلین کر لی ہے کچھ دیر میں وہ آجائے گی لیکن تب تک ہم سب ان کو جانے نہیں دے سکتے

Now take your position and let's go

انتہائی سنجیدہ ہو کر کہتی وہ آگے بڑھتی ہے اور سب اپنی منزل کی طرف نکل جاتے ہے



سرسر۔۔۔۔۔ خوف سے کانپتے ہوئے وہاں کھڑا انسان فقط اتنا ہی بولتا ہے

فل بلیک کلر میں آنکھوں میں وحشت لیے وہ اپنے کام میں مصروف تھا اس کا فیورٹ کام جہاں اسے کوئی ڈسٹرب کرنے کی غلطی موت تھی

لیکن یہاں آئی نیا شخص اس سب سے ناواقف ڈرتے سہمتے ہوئے اسے پکار بیٹھتا ہے

اچانک اس کی چھری والا ہاتھ روکتا ہے جو وہاں بیٹھے آدمی کے چہرے پر انتہائی سفاکی سے اپنا فیورٹ چاقو جگہ بہ جگہ مار رہا ہوتا ہے جس سے اس کی چمنخیں بلند ہو رہی ہے

لیکن سامنے والے کو پرواہ کہا تھی سکون سے اپنے کام میں مصروف لیکن سامنے کھڑے شخص نے اسے ڈسٹرب کیا

READERS CHOICE

قضا

ادھر ادھر دیکھے بغیر یاس پڑی گن اٹھاتا ہے

_____ طہا

عشق بے اختیار اربابِ افضل

اسلام علیکم

ہمارے ارد گرد بہت سے کردار ہیں جو کہ ایک لکھاری ہی جان سکتا ہے۔۔ اگر آپ ایک لکھاری ہیں اور ان کرداروں کو لکھ رہے ہیں تو ریڈرز چوائس آپ کو ایک ایسا پلیٹ فارم مہیا کر رہے ہیں جہاں آپ ان کہانیوں نہ صرف اچھے سے بیان کر سکیں گے بلکہ آپ کی صلاحیتوں کا لوہا بھی منوا سکتے ہیں۔ ریڈرز چوائس کا حصہ بنئے اور اپنی صلاحیتوں کو اجاگر کرتے ہوئے ہم کو اپنی تحریر (ناول، ناولٹ، افسانہ، کالم، مضامین، کوکنگ ریسپی) اردو میں لکھ کر ہم کو بھیجیں۔ ہم آپ کی ان تحریروں کو ایک ہفتے کے اندر اپنے ویب بلاگز (ویب سائٹس)، سوشل میڈیا گروپس، اور پیجز پر پبلش کریں گے انشاء اللہ۔ مزید تفصیلات کے لیے رابطہ کریں۔

Email Address: mobimalik83@gmail.com

Facebook ID: <https://web.facebook.com/mubarra1>

Instagram: <https://www.instagram.com/mobi8741/?hl=en>

Facebook Groups: READERS CHOICE, NOVELS FOR YOU ALL IN

ONE, REQUEST NOVEL ONLY READERS CHOICE

عشق بے اختیار
امریبہ افضل

کی آواز سے پاس کھڑا شخص زمین بوس ہو جاتا ہے اور وہ دوبارہ اپنے چاقو جہاں اسٹالیش انداز میں S.k - لکھا ہوا تھا

پہلے اس کی آنکھیں نکالی ایک دل خراش چینخ

پلیز ایس۔ کے مجھے معاف کر دو میں دوبارہ ایسی غلطی پر گزر نہیں کروں گا پلیز۔۔۔۔۔

لیکن اس کی کوئی سنے بغیر اس کا چہرہ تہس نہس کر چکا تھا

اور ایک آخری وار اس کے سینے پہ کرتے ہوئے اٹھا

رحم ہا ہا ہا ہا ہا ہا۔۔۔۔۔ ایس کے

بلکل نہیں کرتا آخر میں چہرے سے وحشت ٹپک رہی ہے

شانی

اس کا اشارہ سمجھتے ہوئے شانی دونوں لاشوں کو ٹھکانے لگانے میں لگ جاتا ہے

تب ہی رنی اس کے پاس آتا ہے

سر آج آپ کو پاکستان کے لیے نکلنا ہے وہاں ڈیل ہو رہی ہے سر نیچے کیے ہوئے تھا کہ اس کی سفاک آنکھوں میں

نہیں دیکھ سکتا تھا۔۔۔۔۔

او کے



عشق بے اختیار اسیبا افضل

ایک روم میں مکمل خاموشی ہے سامنے سربراہی کرسی پر جہانگیر ڈان بیٹھا ہوا ہے اور دوسری طرف سامنے والی سربراہی کرسی پر ایس۔ کے بیٹھا ہے اپنے مخصوص بلیک پنٹ کوٹ میں انتہائی دلکش لگ رہا ہے جہانگیر بات مان جاؤ لاسٹ وارنگ ہے اور تمھیں پتہ ہے ایس۔ کے لاسٹ وارنگ نہیں دیتا لیکن پہلے کے تعلقات کے مد نظر تمھاری خوش قسمتی ہے نیلی آنکھوں میں کوئی تاثر نہیں ہے

تم مجھے دھمکی دے رہے ہو جہانگیر ڈان کو جس سے سب ڈرتے ہے کیا اوقات ہے تمھاری میرے سامنے اپنی وارنگ اپنے پاس رکھوں غصے سے کہتے وہ اٹھنے لگتا ہے جب ایس۔ کے اپنی جیب سے چاقو نکال کر اپنے جگہ پر بیٹھے اس کے سینے پہ نشانہ لگاتا ہے چاقو انتہائی زور سے لگتا ہے جہاں وہ وہی دم توڑ دیتا ہے اس کے ساتھی اپنی گن نکالتے ہے جب رنی ان کو شوٹ کر دیتا ہے



وہ باہر بڑی احتیاط سے آگے بڑھ رہے تھے جب گولی چلنے کی آواز آئی وہ بلو تھوت پر سب کو ہوشیار کرتی آگے بڑی جب سامنے دروازہ ہلنے کی آواز آئی بڑی ہوشیاری سے وہ دروازے کے پیچھے ہوتی ہے

باہر آتے ہی اس شخص کے تھوڑا آگے بڑھنے پر پیچھے سے اس پر اپنی گن مارتی اسے بے ہوش کر دیتی ہے

عشق بے اختیار
امریبہ افضل

عشق بے اختیار

ابھی پیچے پلٹنے ہی والی ہوتی ہے جب پیچھے سے کوئی اسے پکڑ کر بڑی پھرتی سے ایک کالا کیڑا اس کی آنکھوں پر باندھ دیتا ہے

یہ سب اچانک ہوا تھا اسے سنبھلنے کا موقع بھی نہیں ملا

کون ہو تم ہاں اپنی حفاظت کرتی ایک کک اپنی حفاظت کے لیے مارتی اگلے بندے کو چونکا دیتی ہے لیکن فقط ایک لمحہ اپنی آنکھوں سے پٹی اتارنے والی ہوتی ہے

جب S.K اسے اپنی طرف کنچھتا ہے پٹی بندھی ہونے کی وجہ سے اسے کچھ نظر نہیں آتا اس لیے سیدھا اس کے سینے سے ٹکڑا جاتی ہے

اوووووو مس دھیان سے خود کو پوچھے بغیر دیکھنے کی اجازت تو خود کو بھی نہیں دیتا

اس کی کمر پر گرفت مضبوط کرتا مزید اسے اپنے ساتھ لگاتا ہے

تمہیں پتہ ہے اس گستاخی کی کیا سزا ہو سکتی ہے اس کے کان کے قریب ہو کر سرگوشی نما آواز میں کہتا ہے
ہم تمہیں چھوڑے گئے نہیں۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔

کہنے کے ساتھ ہی اپنا پاؤں زور سے اس کے پاؤں پر مارتی اور ساتھ ہی اپنی دوسری ٹانگ سے اسے کلک کرتی ہے
اس اچانک حملے کے لیے تیار نہ تھا لیکن پھر بھی اس پر کوئی زیادہ اثر نہیں ہوتا لیکن وہ اس کی گرفت سے آزاد ہو چکی
ہوتی ہے

فوراً سے پہلے اپنی آنکھوں سے پٹی اتارتی ہے

عشق بے اختیار
امریبہ افضل

عشق بے اختیار

لیکن وہاں کسی کو موجود نہ پا کر ادھر ادھر دیکھتی حیران ہوتی ہے۔۔۔۔۔

زویا تیزی سے اپنی آنکھوں سے پٹی اتارتی ہے لیکن سامنے کسی کو نہ پا کر حیران رہ جاتی ہے بھلا ایسے کیسے ہو سکتا ہے
اتنی جلدی وہ انسان کہاں چلا گیا تھا۔۔۔۔۔

ادھر ادھر چیک کرتی ہے لیکن کوئی نہیں تھی بھلا ہوا کہ طرح بھی کوئی انسان غائب ہو سکتا ہے۔۔۔۔۔

یہ سب سوچتے وہ ایک کمرے کی جانب قدم بڑھاتی ہے جہاں سے ابھی ایس۔ کے باہر آیا تھا۔۔۔۔۔

کمرے کے اندر جاتے ہی اس کی نظر وہاں پڑے مردہ وجود پر پڑی تھی

ان کے پاس پہنچ کر ان کا جائزہ لیا تھا

تبھی اس کی ٹیم ڈھونڈنے ہوئے اس کے پاس آئے تھے

میم آپ ٹھیک ہے۔۔۔۔۔

زیب اسے پوچھتا ہے

جو بڑے غور سے جہانگیر ڈان کے زخم کو دیکھ رہی تھی

ہممم ایما فائن سنجیدہ لہجے میں بولتی ہے۔۔۔۔۔

زیب یہ تو جہانگیر ڈان ہے نہ۔۔۔۔۔ اور اسے کس نے مارا اور اس طرح صرف ایک وار میں آخر کس چیز سے مارا

ہے پتہ نہیں چل رہا تھا۔۔۔۔۔

خاص سنجیدگی سے پوچھا تھا جو پچھلے چھ ماہ سے اس کی ذات کا خاصہ بن گئی تھی

عشق بے اختیار اربابِ افضل

جی میم یہ وہی ہے اور یہاں ڈیل کے سلسلے میں آیا تھا شاید ڈیل کرنے والے نے مارا ہوگا آپس میں کسی بات میں جھگڑا ہو گیا ہوگا

زیب کی جگہ رومان نے تفصیل سے بتایا تھا۔۔۔۔۔ جو عادت کے برخلاف سنجیدہ تھا۔۔۔

تبھی ماہ نور نے زویا خان کو مخاطب کیا تھا

میم آپ کے لیے سرکامیج سے وہ آپ کو بلارہے ہیں ابھی۔۔۔۔۔ میرے خیال میں آپ کو نکلنا چاہیے۔۔۔۔۔

ماہ نور نے کہہ کر اس کی طرف دیکھا تھا

کچھ سوچتے ہوئے اس نے اثبات میں سر ہلایا تھا

اچھا ہم چلتے ہیں آپ لوگ ادھر سنبھالے۔۔۔۔۔

کہتے کے ساتھ وہ باہر نکل گئی تھی۔۔۔۔۔



زویا نے ایک مڈل کلاس فیملی سے تعلق رکھتی تھی اس کی ماما ایک اچھے گھرانے سے تھی لیکن انہیں اپنے ایک

یونیورسٹی فیلو سے محبت ہو گئی جس کی وجہ سے انہوں نے خاندان کے خلاف جا کر ان سے نکاح کر لیا حافظ خان ایک

مڈل کلاس گھرانے سے تعلق رکھتے تھے یوں سارے خاندان نے حرا بیگم کے اس فیصلے کی وجہ سے ان سے کنارہ کشی

کر لی۔۔۔۔۔

عشق بے اختیار اربابِ افضل

لیکن ان کے شوہر ان سے محبت کرتے تھے جس کی وجہ سے ان کی زندگی اچھی گزر رہی تھی۔ پہلے تو حافظ صاحب کا ایک چھوٹا سا کاروبار تھا لیکن اللہ کو جو منظور وہ چل نہ سکا اور ان کے مالی حالات اور زیادہ بدل گے۔۔۔۔۔
ان کے تین بچے تھے

بڑی بیٹی زویا خان۔۔۔۔۔

شوخی نرم دل اس کھانے والی ایک زندہ دل لڑکی ایک چیز میں آگے پڑھائی میں بھی خاصی ہوشیار تھی غرض دوسری چیزوں میں بھی پیش پیش رہتی جو چیز وہ ایک بار دیکھ لیتی دوسری بار وہ اسے ہو بہو کر کہ دکھا دیتی سفید رنگت جس میں گلابیاں جھلکتی کٹاؤ دار ہونٹ اور سب سے بڑھ کر اس کی گرے آنکھیں جو اگلے کو اپنے سحر میں قید کر لے اوپر سے آنکھ سے تھوڑا فاصلے پر پڑنے والا ڈمپل کمر سے تھوڑا اوپر آتے بال جو کندھوں سے نیچے آتے تھے بالکل سلکی جیسے ہیڈ بنا کر پونی کر لیتی
بغیر میک اپ کے ہی بے حد حسین لگتی تھی

اس کی آنکھیں اس نے خاص اپنے نانا سے چرائی تھی کیونکہ کے اس کے ماما پاپا کی آنکھیں بھورون تھی پھر اس کا بھائی راب خان ہینڈ سم تو بہت تھا لیکن لڑکیوں کی طرح شرمیلا۔ ٹائپ تھا البتہ لڑکیاں کے علاوہ ہر قسم کی شرارت میں آگے اور بالکل غیر نرمہ دار کسی کو کچھ نہ سمجھنے والا
ابھی فرسٹ انرجماعت کا طلب علم تھا لیکن ذہن بھی تھا پڑھا کا لاپرواہ ارے وہی بس موبائل ہو اور وہ ہو

عشق بے اختیار
امریبہ افضل

پھر گھر کی چھوٹی بیٹی میرب خان جتنا جھگڑا کرتی اتنا ہی پیار بھی کرتی تھی تیکھی مرچی۔۔۔۔۔ دسویں جماعت
کی سٹوڈنٹ تھی

جیسے بھی ان کی فیملی اچھے سے رہ رہی تھی

لیکن حافظ صاحب اور حرا بیگم کے ایک فیصلے نے

زویا خان کو بدل دیا تھا وہ نرم دل شوخ چیخل لڑکی اب ایک سنجیدہ اور سفاکت پسند لڑکی بن گئی تھی

زویا ان سب سے دور لاہور میں یونیورسٹی میں پڑھتی تھی لیکن پڑھنے کے ساتھ ملک کی حفاظت کی راہ میں لگ گئی

تھی لیکن اس کی یہ بات کسی کو نہیں پتہ تھی

چھ ماہ پہلے جو وہ ٹوٹی تھی اس کے بعد زویا بدل گئی تھی۔۔۔۔۔



جی سر

ایک کبین میں سر جبران کے سامنے کھڑی تھی بلکل سنجیدہ آنکھوں میں کوئی تاثر نہیں تھا

کیونکہ ابھی تک اس کی فیملی کے علاوہ اس کا چہرہ کسی نے نہیں دیکھا تھا صرف آنکھیں ہی دیکھتی تھی پنٹ شرٹ اوپر

لونگ گھٹنوں تک آتی جیکٹ پہنے چہرے پر نقاب تھا جیسے رومال سے باندھا گیا تھا صرف اس کی آنکھیں ہی نظر آرہی

تھی جو اس وقت بے تاثر تھی

چہرہ وہ کیوں چھپاتی تھی اس کے علاوہ کوئی نہیں جانتا تھا

عشق بے اختیار

[illegible]

ٹھیک ہے پھر مس زویا خان آل دی بیسٹ آپ کو کل ہے ترکی جانا ہے آپ کا کام اس پین ڈرائیو میں ہے اور ہاں
آپ اکیلے ترکی جائے گی
سرنے تفصیلی بات کہہ تھی

او کے سر-----ان سے پین ڈرائیو لیتے اسے اپنی جیب میں رکھا تھا
یہ ٹور کے طور پر ہوگا جس میں آپ کو یونیورسٹی کی طرف سے بھیجا جائے گا ایک مقابلے کے لیے لیکن آپ نے وہاں
اپنا کام کرنا ہے-----

[illegible]

زویا لٹے قدم وہاں سے واپس آتی ہے



ہوسٹل پہنچ کر فریش ہوتی ہے اور روم کی کھڑی میں آکر کھڑی ہو جاتی ہے
فون پر نمرداں کرتی ہے اور فون کان سے لگاتی ہے دوسری ہی بیل پر فون اٹھا لیا جاتا ہے۔۔۔۔۔۔۔۔
ہیلو اسلام علیکم آپ۔۔۔۔۔۔۔۔

میرب کی آواز فون سے آتی ہے جس میں چاہت تھی
واعلیکم السلام کیسی ہو۔۔۔۔۔۔۔۔ نارمل انداز میں پوچھا جاتا ہے۔۔۔۔۔۔۔۔
ایک میرب ہی تھی جس سے وہ تقریباً نارمل انداز میں بات کر لیتی لیکن پہلے جیسے نہیں۔۔۔۔۔۔۔۔
آپی میں ٹھیک ہوں آپ کیسی ہے اور کب آرہی ہے آجائے آپ پانچ منٹہ ہو گے ہے لیکن آپ ملنے تک نہیں آئی
۔۔۔۔۔۔۔۔ افسردہ لہجے میں میرب نے اس سے شکوہ کیا تھا جو چھ ماہ پہلے یہاں آئی تھی اور صرف ایک دفعہ اپنی
کسی فائل جو یونیورسٹی سے ریلیٹڈ تھی اسے لینے آئی تھی صرف ایک دن کی اوہ چلی گئی ایسے جیسے اجنبی ہو

میر و فون سپیکر پر اب رکھ دو تاکہ جو تمہارے پاس سے انہیں بھی سن سکے۔۔۔۔۔۔۔۔

نارمل انداز تھا لیکن اگلے کو حیران کر گیا تھا کہ تبھی میرب نے فون سپیکر پہ کیا تھا
بیٹا کیسی ہو حرا بیگم نے محبت بھرے لہجے میں پوچھا تھا

عشق بے اختیار اسی بہ افضل

ٹھیک ہوں آپ کیسی ہے لہجہ خود بخود سنجیدہ ہو گیا تھا۔۔۔۔۔

میں بھی ٹھیک ہوں

پاپاما میں یونیورسٹی کی طرف سے ترکی جارہی ہوں کل شام کی فلائٹ ہے بس یہی بتانے کے لیے فون کیا تھا

۔۔۔۔۔

اپنی بات بتائی گئی تھی

لیکن بیٹا اتنی دور اکیلے کیسے جاؤ گی اب کے حافظ صاحب بولے تھے

بس چلی جاؤ گی آپ لوگ فکر نہیں کرے وہاں یونیورسٹی کا سٹاف ہو گا۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔

گویا نہیں تسلی دی تھی

ٹھیک ہے بیٹا اپنا خیال رکھنا حرا بیگم نے کچھ کہنا چاہا تھا تبھی حافظ صاحب نے انہیں روکا اور خود بول پڑے تھے

ٹھیک ہے پاپا اب مجھے نیند آرہی ہے وہاں سے آکر چکر لگاؤ گی گھر بلکہ شادی پہ ملے گے رضا بھائی کی شادی پہ

ہاں بیٹا کیوں نہیں اللہ تمہیں اپنے حفظ و امان میں رکھے

اب تم آرام کرو

تجھی فون بند ہو گیا تھا

ان کے لیے یہی بہت تھا کہ اتنا سب ہونے کے بعد بھی وہ ان سے بات کر لیتی تھی کوئی بد سلوکی نہیں کرتی تھی

اور اب تو وہ ابھی رہی تھی پتہ تھا کہ وہ صرف رضا کہ اصرار پر آرہی ہو گی

Page 15 of 411

عشق بے اختیار
امریبہ افضل

رضا اس کا ماموں زاد کزن تھا لیکن۔ دونوں بہت کلوڑتھے رضا بھائی کی ہر بات زویا خان مان لیتی تھی

لیکن انہیں یہ بھی پتہ تھا ایک بار پھر اس کی بیٹی کو ازیت سے گزرنا پڑے گا

جو وہ چھ ماہ پہلے سنبھل چکی تھی اب پتہ نہیں کیا ہونا تھا

لیکن زویا بھی اب لگتا پتھر کی ہو گئی تھی

لیکن اس بات سے زویا خان بھی انجان تھی کہ اب اس کی زندگی میں بھی پتھر کو توڑنے والا کوئی آنے والا تھا بہت

جلد



شام کی فلائٹ سے وہ ترکی پہنچ چکی تھی جانے سے پہلے زمینی ماہ نور اور رومان کو خاص ہدایات دے کہ آئی تھی

رات کو پہنچی تھی تھوڑا آرام کیا تھا

ایک خوبصورت گھر میں اس کی رہائش تھی جو سرنے ہی کروائی تھی اُرپورٹ سے ہی کوئی اسے اس گھر تک لایا تھا

اور پھر اپنا نمبر دیتا واپس چلا گیا تھا

صبح جب وہ بیدار ہوئی تو بھوک شدید لگی ہوئی تھی

کچن کا رخ کیا تو وہاں کھانے کو کچھ موجود نہ تھا

اففففففف۔۔۔۔۔۔ اب کیا کھاؤں میں ایک تو اتنی بھوک لگی ہے لگتا باہر جانا ہی پڑے گا۔۔۔۔۔۔ سر کیا

تھا اگر کچھ کھانے کو بھی رکھ دیتے۔۔۔۔۔

عشق بے اختیار
امریبہ افضل

بڑ بڑاتی وہ شاور لینے چلی گئی

باہر آئی بال ڈرائی کیے آج وائٹ شرٹ پہنی ہوئی تھی جس کے نیچے بلیو پینٹ اور ساتھ نیوی بلیو رنگ کے رومال سے چہرہ کو رکھیا تھا گلے میں سکارف کو ڈالتے گردن میں سے ایک راؤنڈ لاتے دونوں ہاتھ آگے کی ہوئی تھی بالوں کی مخصوص سٹائل میں یونی باندھی ہوئی تھی۔۔۔۔۔

مارکیٹ چونکہ تھوڑا نزدیک تھا تو چل کر جانے کا فیصلہ کیا تھا

ابھی تھوڑا دور چلی تھی جب ایک لڑکی نظر آئیں جو اپنی بیٹی کے ساتھ تھی شاید اسے ڈانٹ رہی تھی۔۔۔۔۔

غیر ارادی طور پر چل کر ان کے پاس گئی تھی وہ ایک کیفے تھا شاید اور باہر کرسیاں لگی ہوئی تھی

مامانو مجھے ایک اور آنسکریم کھانی ہے کیوٹ سی بچی اپنی ماما کو بار بار کہہ رہی تھی

اور ساتھ سو سو۔۔۔ کر رہی تھی جس کا مطلب تھا اسے زکام ہے۔۔۔۔۔

[illegible]

لڑکی سخت جھنجھلائی ہوئی تھی۔۔۔۔۔

ہائے لٹل پرنسس تبھی زویا نے اس چھوٹی سی بچی کو بلایا تھا

آپ کو آنسکریم چاہیے اس نے اس کے ماما کے ہاتھ میں پکڑی آنسکریم کی طرف اشارہ کیا تھا

تو لڑکی نے زور زور سے اثبات میں سر ہلایا جس سے وہ اور کیوٹ لگ رہی تھی۔۔۔۔۔

ہممم بٹ دیکھوں میں بھی بھوکی ہوا بھی تک میں نے کچھ نہیں کھایا کیا آپ وہ آنسکریم مجھے نہیں دے گی زویا نے آنکھوں میں معصومیت لاتے ہو پوچھا تھا

تب بچی نے اپنی ماما کی طرف دیکھا جو مسکرا رہی تھی

آنٹی کو کسی نے کچھ نہیں دیا ویری بیڈ لیکن علیزے آپ کو آنسکریم دے گی۔۔۔۔۔

بچی نے بھی معصومیت سے کہا تھا اور اپنی ماما سے آنسکریم لے کر زویا کو دے دی تھی

زویا پہلے ہی سمجھ گئی تھی کہ یا تو وہ پاکستانی ہے یا انڈین۔۔۔۔۔

لیکن یہ ساری کاروائی دور بٹھیا ایک انسان بڑے انہماک سے دیکھ رہا تھا چہرے پر مسکراہٹ خود ہی آگئی تھی

نبیلی آنکھیں اس پر مرکوز تھی

اب زویا لڑکی سے اور لڑکی زویا سے کچھ پوچھ رہے تھے

تبھی اچانک وہاں کچھ آوارہ لڑکے آئے تھے جو کب سے زویا کو ہی گھور رہے تھے

ہائے بے بی ہمیں بھی اپنی خاطر مداری کا کچھ موقع دو بھوک تو اس نے مٹادی ہے آؤ پیاس ہم مٹا دیتے ہے

ان میں سے ایک لڑکے نے خباثت سے کہا تھا۔۔۔۔۔

تبھی زویا نے ان کی طرف دیکھا تھا۔۔۔۔۔

فففففف آنکھیں ہی قاتل ہے تو چہرہ تو قیامت ہو گا۔۔۔۔۔

اس لڑکے نے اب کہ ایک آنکھ دبا کر کہا تھا

عشق بے اختیار اسی بہ افضل

لیکن زویا کی آنکھوں میں سکون تھا جو وہ بچی سے بات کرتے ہوئے تھا۔۔۔۔۔۔
لیکن نیلی آنکھوں میں غصہ در آیا تھا جو یہ مناظر دیکھ اور سن رہا تھا ایک وحشت طاری تھی آنکھوں سے جیسے آنکھوں
سے ان لڑکوں کو مارنا چاہتا تھا

تبھی پاس پیٹھے عارف نے اس کی آنکھوں میں اس قدر غصہ دیکھا تو اس کے کندھے پر ہاتھ رکھا تھا
شہیر تم ٹھیک ہو۔۔۔۔۔۔

لیکن کوئی جواب نہیں ملا تھا۔۔۔۔۔۔ غصہ تھا کہ بڑھتا جا رہا تھا
زویا نے لڑکی کو اشارے سے ایک سائنڈ پہ کیا اور دو قدم ان کے پاس گئی تھی
اچھا تو جانو کیا چاہے آپ کو۔۔۔۔۔۔
زویا بھی ان کے انداز میں بولی تھی

ہائے ہائے ہائے۔۔۔۔۔۔ یہ تو مان گی بوس آج کی رات تو پکی رنگین سمجھو
دوسرے لڑکے نے بھی دل پر ہاتھ رکھ کر خباثت سے کہا تھا
بے بی کس چاہے وہ بھی ابھی۔۔۔۔۔۔

اس کے نزدیک جاتے اسے کہا تھا۔۔۔۔۔۔
اچھا پر میں کس یہاں سے دوں گی۔۔۔۔۔۔
زویا نے اپنی انگلی ہونٹوں پر رکھی تھی۔۔۔۔۔۔

عشق بے اختیار اریبہ افضل

اس کی بات سن کر تھوڑا دور کھڑی روشنائی (علیزے کی ماما) بھی بری طرح چونک گئی تھی اور نیلی آنکھوں نے یہاں جواب دے دیا تھا غصہ کٹڑول کر ناب مشکل تھا اور اس لڑکی جس کی طرف وہ کنچھا تھا اس کے منہ سے بھی ایسی باتیں سن کر اسے بھی قتل کرنے کو دل کر رہا تھا تبھی اپنی جگہ سے کھڑا ہوا اور ان کی طرف قدم بڑھائے تھے لیکن اگلے ہی پل قدم رک گئے تھے لڑکا جو زویا کی طرف آیا تھا اور ہاتھ بڑھا کر اس کا نقاب کھولنا چاہتا تھا ہاتھ وہی اٹک گیا تھا زویا نے اس کا ہاتھ بری طرح پکڑا تھا اور اس کے ہاتھ کو کمر سے پیچھے لا کر چہرہ دوسری طرف کر کے اس کے ہاتھ کو زور سے جھٹکا دیا کہ لڑکے کی چنچیں نکلی تھی پاس لوگ جمع ہو گئے تھے تبھی اسے سامنے کر کے اس کے جڑے پر زوردار مکار سید کیا کہ وہ دور جا گرا اب سارے لڑکے زویا پر حملہ کر رہے تھے لیکن زویا خان نے بڑی پھرتی سے ان کو دھول چٹادی تھی ایک ایک کو پکڑ کر خوب مارا تھا

لڑکے بڑی مشکل سے بچ کر وہاں سے بھاگ گئے تھے

نیلی آنکھوں میں اب حیرت تھی

بھلا وہ ایک لڑکی اتنی آسانی سے لڑکوں سے لڑ کر انہیں بھاگا چکی تھی

لیکن شہیر کو یہ نہیں پتہ تھا وہ عام تھوڑی تھی وہ پہلے خود سے لڑ کر اس قابل ہوئی تھی

واووووو آنٹی ڈیشوم ڈیشوم کی آپ نے علیزے اپنے ہاتھوں کی مٹھیاں بنا کر ہوا میں مار کر دیکھا رہی تھی

عشق بے اختیار اربابِ افضل

واقعہ تم نے بڑی بہادری کا کام کیا ہے۔۔۔۔۔ ایک لڑکی ہو کر یہ سب ویری امپریسنگ۔۔۔۔۔
روشانے نے دل سے اس کی تعریف کی تھی

انہی لوگوں کے لیے تو یہ سب سکھا ہے۔۔۔۔۔ زویا نے کہا تھا
اچھا اب میں چلتی ہوں کافی دیر ہو گئی ہے کہتے ہوئے روشا نے کانبر لیتی وہاں سے چلی گئی تھی
جبکہ روشا نے یہی سمجھی تھی کہ اس نے مارشل آرٹ سیکھی ہوگی پر حقیقت اس سے بھی زیادہ تھی۔۔۔۔۔
خود تو وہ چلی گئی تھی لیکن اپنے پیچے نیلی آنکھوں کو پاگل کر گئی تھی جو شہیر شاہ جو کسی آگے نہیں جھکا تھا
اس بات سے بے خبر تھا کہ وہ اس گرے آنکھوں کے سامنے ایک دن جھک جائے گا



شہیر کو کسی پل چین نہیں تھا یہ اسے کیا ہو رہا تھا وہ جو خود اتنا ہینڈ سم تھا لڑکیاں مرتی تھی اس کی قربت کے لیے
صرف ایک آنکھوں نے اس کا جینا حرام کر دیا تھا
جدھر بھی دیکھتا جو بھی سوچتا ان آنکھوں کے متعلق سوچتا تھا اسے پتہ تھا کہ ایسا اس کی زندگی میں نہیں ہو سکتا وہ کیا
ہے وہ خود جانتا تھا

اس نے کہا سوچا ہوا تھا وہ کبھی بھی جھمیلوں میں نہیں پڑے گا پر اب کیا ہو رہا تھا۔۔۔۔۔
اس کے بے رحمی پتھر دل پر کسی نے کاری ضرب لگائی تھی

ابھی بھی آفس میں بیٹھا ایک نقطے کو گھور رہا تھا جب شان اور عارف آفس میں داخل ہوئے تھے

عشق بے اختیار اربابِ افضل

یار چل نہ کہی باہر چلتے ہے کام تو ہمارا ختم ہو گیا ہے کچھ دن ادھر انجوائے کرے گے پھر واپس پاکستان بھی تو جانا ہے

شان اپنی ہی دھن میں بولی جا رہا تھا۔۔۔۔۔

جب آگے سے کوئی جواب نہ آیا تو اس نے عارف کی طرف دیکھا۔۔۔۔۔

شہیر۔۔۔۔۔ عارف نے پاس جا کر اسے ہلایا تھا جو نجانے کتنی گہری سوچ میں تھا
ہمممممم کیا ہوا۔۔۔۔۔ خود کو نارمل کرتے ہوئے اس نے پوچھا تھا

لوجی لگتا ہے یہ بھابھی کے خیالوں میں گھوم ہے

شان نے اپنی عادت کے مطابق شو شا چھوڑا تھا۔۔۔۔۔

وہ چار دوست لوگوں کی ٹیم مطلب چار دوست تھے شہیر شاہ ٹیم کالیڈرنیلی آنکھیں ستواں ناک ہلکی برڈ ہلکی
موچھوں کے نیچے عنابی ہونٹ کالے بال اس وقت ماتھے پر تھے غرض اگلے بندے کو ٹھٹھکانے والی پر سنلٹی کا مالک
وہ شخص پتھر کا تھا لیکن اس لڑکی نے اسے بری طرح متاثر کیا تھا۔۔۔۔۔

عارف۔ شان۔ حسن

عارف اس کے سب سے زیادہ قریب تھا شان کافی شرارتی ٹائپ کا تھا اور اس کی شرارت میں کبھی کبھی حسن بھی اس
کا ساتھ دے دیتا۔۔۔۔۔

ابھی وہ عارف اور شان کسی کام سے ترکی آئے تھے۔۔۔۔۔

عشق بے اختیار اسی بہ افضل

لیکن سب سے اہم بات تھی ان کی زندگیوں کا وہ راز جو ان کے علاوہ کوئی نہیں جانتا تھا۔۔۔۔۔

اس کی بات سن کر عارف نے اسے گھورا تھا۔۔۔۔۔

کیا یار ایسے تو نہ دیکھوں مجھے بھی شادی کرنے کو دل کرے گا۔۔۔۔۔

شان نے کی پھر زبان پھسلی تھی

شان۔۔۔۔۔

کل تم لوگوں نے ایک لڑکی دیکھی تھی وہاں مارکیٹ میں۔۔۔۔۔

اس کی بات پر دونوں نے چونک کر دیکھا تھا

شہیر شاہ اور لڑکی۔۔۔۔۔

کبھی ان دونوں کو غلط تو نہیں سن گیا تھا

ہممممم میں نے دیکھی تھی یار کیا مارا اس نے مزہ آگیا۔۔۔۔۔

شان نے مزہ لیتے ہوئے کہا تھا

ہممممم مجھے اس کی ڈیٹیل چاہیے وہ بھی جلدی۔۔۔۔۔

دونوں اس کی بات سن کر پھر چونکے تھے۔۔۔۔۔

کہا تھا نہ عارف بھابھی کو ہی سوچ رہے ہیں۔۔۔۔۔ اب بتا مجھے مانتا ہے نہ۔۔۔۔۔

شان نے فرضی کالر جھاڑا تھا۔۔۔۔۔

Page 23 of 411

عشق بے اختیار

عشق بے اختیار

شہر یار واہ ہمارے لیے بھا بھی ڈھونڈ لی اور ہمیں خبر نہیں۔۔۔۔۔

اب کے عارف بھی بولا تھا

ایسی کوئی بات نہیں ہے۔۔۔۔۔ وہ بس یار مجھے وہی نظر آتی ہے جب کچھ سوچتا ہوں تو اس کا خیال آ جاتا ہے

لگتا میں اس سے امیر یس ہوا ہوں بس اور کچھ نہیں

شہیر نے اپنی پچھلی دودن کی کفیت بتائی تھی ویسے اپنے اموشن وہ کم کسی پر ظاہر کرتا تھا پتھر کانب جاتا تھا۔۔۔۔۔

لیکن اس بار معاملہ الگ تھا اسے کچھ سمجھ نہیں آ رہا تھا پچھلے دو دن سے اس نے کسی چیز پر فوکس نہیں کیا تھا

یار اسے محبت کہتے ہے امپریس نہیں اب کی بار عارف نے ہی یہ بات کہی تھی۔۔۔۔

تو مان نہ مان پتھر دل پر کاری ضرب لگ گئی ہے

ہم لوگ جلد ڈیٹیل نکلاتے ہیں تو ریکس رہ۔۔۔۔۔

عارف کہتا ہوا شان کا بازو کینچہ چھتا ہوا لے گیا تھا معلوم تھا کہ شان پھر کوئی شوشا چھوڑے گا۔۔۔۔۔

آخر سے کم ہی وہ لوگ ڈانٹتے تھے لاڈلا جو تھا سب کا۔۔۔۔۔



وہ ایک کلب میں بیٹھی ہوئی تھی اس نے وہاں سے ایک چیز حاصل کرنی تھی یہاں آنے کا اس کا یہ مین مقصد تھا

تبھی وہاں پر ایک لڑکا لڑکھڑاتا ہوا آیا تھا۔۔۔۔۔

ہائے بے بی آؤ ڈانس کرے۔۔۔۔۔

گرے آنکھوں نے اپنے شکار کی طرف دیکھا تھا۔۔۔۔۔

یہ کیا چہرہ تو دیکھوں آنکھوں سے تو مار ہی دیا ہے جانم۔۔۔۔۔

لڑکا کہتا ہوا اس پر جھکا اس کا نقاب اتارنے کو تھا تب اس نے اس کا ہاتھ تھام لیا تھا۔۔۔۔۔

نہیں جان ڈانس کرنے چلتے ہے وہاں دیکھ لینا۔۔۔۔۔

زویا اسی کے انداز میں بولی تھی

اور ڈانس فلور کی جانب بڑھ گئی تھی۔۔۔۔۔

لڑکا بھی اس کے ساتھ چلا آیا تھا۔۔۔۔۔

ڈانس فلور پھر اور بھی لڑکیا لڑکوں کے گلے کا ہار بنی جھوم رہی تھی اپنی عزت کی پرواہ کیے بغیر۔۔۔۔۔

اب بس نے ایک دفعہ لڑکے کو چھونا تھا۔۔۔۔۔

جو اس کے لیے خاصہ مشکل ہو رہا تھا۔۔۔۔۔

لڑکا کافی نشے میں تھا زویا نے اس کے کندھے پر ہاتھ رکھا تو لڑکا لڑکھڑا کر اس اپنا سر اس کے کندھے پر رکھ چکا تھا

۔۔۔۔۔

تب موقعہ پا کر بڑی تیزی سے زویا نے اس کی جیب سے مطلوبہ چیز نکالتی پیچھے ہوئی تھی

لڑکانشے میں تھا زویانے پاس ایک لڑکی کو مخاطب کیا تھا

ایکسوزمی-----

لیس-----

یہ آپ کے ساتھ ڈانس کرنا چاہتے ہے-----

زویانے لڑکے کی طرف اشارہ کیا

اور لڑکی نے تو فوراً ہاں کر دی شاید لڑکے کی برانڈیڈ چیزیں دیکھ کر-----

تب زویانے اس کا سر لڑکی کے کندھے پر رکھا اور خود وہاں سے نکلتی چلی گئی بڑی ہوشیاری سے وہ اپنے گھر پہنچی تھی



ایک دن ہو گیا تھا لیکن اس کی کوئی ڈیٹیل نہیں آئی تھی

اضطرار بی کیفیت میں گھر کی چھت پر آیا تھا جہاں اس نے کچھ ایکسر سائز کا سماں رکھا تھا

ایکسر سائز کرتے ہوئے بھی اس کے بارے میں سوچ رہا تھا کہ آخر کون تھی وہ اور کہا چلی گئی تھی-----

تقریباً آدھا گھنٹہ ایکسر سائز کے بعد وہ مشین سے نیچے اتر پانی کی بوتل منہ کو لگا تا رینگ کے اور پاس گیا تھا رینگ سے

ٹیک لگائے پانی پی رہا تھا جب فون کی گھنٹی نے اس کی توجہ اپنی جانب کھینچی تھی پانی رکھ کر فون اٹھایا تو شان کا تھا

عشق بے اختیار
امریبہ افضل

عشق بے اختیار

فون کام سے لگا کر ابھی ریکنگ کے ساتھ ہی دوسری جانب مڑا پھر ٹھٹھا کا تھا۔۔۔۔۔

فون سے کوئی بول رہا تھا۔۔۔۔۔

شہیر اس کا پتہ چلا ہے لیکن کچھ زیادہ نہیں کیوں کہ وہ یہاں نہیں رہتی۔۔۔۔۔

ہیلو تم سن رہے ہو۔۔۔۔۔

شان بیچارہ ہیلو ہیلو کرتا رہ گیا لیکن شہیر نے نہ سنا اور آخر فون بند کر دیا تھا۔۔۔۔۔

بڑی غور سے اسے دیکھ رہا تھا آج اس کی گرے آنکھیں دیکھی تھی جس میں خود کو ڈوبتا ہوا محسوس کر رہا تھا

تین دنوں کی بے چینی کو اب سکون نصیب ہوا تھا۔۔۔

وہ پاس دوسری چھت پر ہی ہاتھ میں سیل فون لیے گانا گا کرواک کرنے میں مصروف تھی یہ اس کی عادت تھی کہ وہ

اس ٹائم واک ضرور کرتی اگر کبھی کوئی ٹائم ہوتا تو رہ جاتی تھی

اس دن کی خلاف آج اس نے گلانی رنگ کی شلوار قمیض پہنی ہوئی تھی دوپٹہ آج بھی نہیں تھا ہاں بس چہرے کو کور

کیا ہوا تھا بس آنکھیں ہی نظر آرہی تھی۔۔۔۔۔

سونگ لگا کر واک کرتی ہو اسے اس کے بال اس کے چہرے پر آرہے تھے جیسے وہ بار بار پیچھے کر رہی تھی۔۔۔۔۔

اور شہیر بڑی توجہ سے اس کا ہر انداز دیکھ رہا تھا بھلہ کیا تھا اس میں ایسا جو کسی لڑکی کو منہ نہ لگانے والا اس کی جانب اس

قدر جھک رہا تھا کیا خاص بات تھی اس نے تو چہرہ بھی نہیں دیکھا تھا اس کا پھر کیا بات تھی شاید دل اس کی خوبصورتی

اس کی ہر ادا کو سمجھ گیا تھا۔۔۔۔۔

عشق بے اختیار
امریبہ افضل

اچانک زویا کے قدم رکھتے تھے سامنے نظر پڑی تو آنکھوں میں ناگواری آگئی تھی شہیر نے بھی فوراً اس کی نظروں کی سمت دیکھا تھا

نیللی آنکھوں میں غصہ در آیا تھا۔۔۔۔۔

وہاں ایک لڑکا بڑی فرصت سے زویا کا جائزہ لے رہا تھا اور اس کے تاثرات بڑے ہی گھٹیا قسم کے تھے

فورا غصے سے اسے گھورتا تھا لیکن لڑکا کافی ڈھیٹ ثابت ہوا تھا۔۔۔۔۔

شہیر تو غصے سے پاگل ہونے کو تھا بھلا کہا گوارا تھا کہ اس کی محبت کو کوئی اور دیکھے غصے اسے زویا پر بھی آ رہا تھا کہ کیا ضرورت تھی اس طرح وال کرنے کی۔۔۔۔۔

دل کر رہا تھا اس لڑکے کو چھت سے گرا دے۔۔۔۔۔

تجہی پاس پڑی اپنی جیکٹ اٹھا کر زویا کر طرف پھینکی جو سیدھا اس کے منہ کے اوپر ہی گری تھی۔۔۔۔۔

جاؤ نیچے وہ دھاڑتے ہو ابولا اس قدر غصہ تھا اس کی آواز میں کے ایک پل کو زویا بھی اہم گی تھی پھر فوراً سنبھلتے ہوئے اور موقع کا لحاظ کر کے نیچے چلی گئی تھی

تب شہیر نے ایک فون کال ملائی تھی اگلے دس منٹ وہ لڑکا غائب تھا۔۔۔۔۔

کسی طور بھی تو سکون نہیں آ رہا تھا

بس اب بہت ہو گیا اب میری زندگی میں آنے کے لیے تیار ہو جاؤ۔۔۔۔۔

غصے سے کہتا وہ نیچے چلا گیا تھا



نیچے ایک کمرے میں اندھیرا تھا وہ چلتا ہوا اس کمرے میں آیا تھا

کون ہو تم لوگ اور مجھے کیوں لائے ہو یہاں

ایک لڑکا مسلسل بول رہا تھا شان اور عارف وہاں سے نکل چکے تھے

شہیر اس کے پاس پہنچا تھا

تمھاری اتنی ہمت تم نے شہیر کبیر شاہ کے عشق کو دیکھا

----- انتہائی غصے سے بولا گیا تھا غصے سے اس کی نیلی آنکھیں لال ہو چلی تھی -----

مجھے جانے دو -----

جانے ہی تو دے رہا ہوں تمھیں خدا کے پاس ویسے بھی بہت سی لڑکیوں کی زندگیاں برباد کر چکے ہو تم -----

سفاکت سے کہتے ہو اچا تو اس کی انگلی میں مار دیا تھا

جس سے لڑکے کی دلخراش چینخ بلند ہوئی تھی -----

شہیر اس کی ساری انفارمیشن نکلا چکا تھا جس سے پتہ چلا تھا وہ لڑکیوں کی زندگیاں برباد کر چکا ہے یقیناً زویا کو بھی اس

ارادے سے ہی دیکھ رہا ہوگا

اور اسی بات سے اسے زیادہ غصہ آیا تھا -----

عشق بے اختیار

عشق بے اختیار

اب لڑکے کا حشر بہت برا ہوا تھا اس کی چیخیں خالی کمرے میں گونج رہی تھی جس سے مقابل کو سکون کو ریا تھا پھر ایک دم آوازیں بند ہو گئی جس کا مطلب تھا اب سانسیں بند ہو گئی ہے



اگلے دن وہاب کوئی نہ آیا شہیر جب بے چین ہوا تو پتہ کر وایا جس سے معلوم ہوا وہ واپس جا چکی ہے۔۔۔۔۔

فوراً ٹکٹ بک کرواؤ ہم واپس جارہے رہے۔۔۔۔۔

عارف اس کی بات سن کر باہر چلا گیا وہ اس کی حالت سمجھ چکا تھا۔۔۔۔۔

اگلے ہی دن وہ پاکستان میں موجود تھے۔۔۔۔۔

گاڑی میں بیٹھتے ہی شہیر بولا تھا

مجھے کی ڈیٹیل چاہیے۔۔۔۔۔

اس بات سے انجان کہ مقابل بھی کوئی کم تھوڑا تھا۔۔۔۔۔

سرہم نے یہاں جانا ہے سر کہنے کا مطلب تھا اب کام کی باری ہے۔۔۔۔۔

جس میں کسی قسم کی کوئی رعایت نہیں تھی۔۔۔

READERS CHOICE _____ اؤ کے چلو۔۔۔۔۔

گاڑی کا رخ ایک چھوٹے سے علاقے میں تھا پنجاب کو وہ علاقہ ایک شہر کے آگے کافی گاؤں تھے اور اب وہ ایک گاؤں میں سے گزر رہے تھے کہ اچانک گاڑی بند پڑ گئی تھی

عشق بے اختیار اسریبہ افضل

کیا ہوا شہیر جو اپنے لیپ ٹاپ پر جھکا کوئی کام میں بھی تھا گاڑی رکنے سے بولا تھا۔۔۔۔۔

سر گاڑی تک گئی میں دیکھتا ہوں۔۔۔۔۔

زرا جلدی کرو گاڑی چیک کر کے لانی تھی نہ۔۔۔۔۔

عارف فوراً گاڑی سے اتر اٹھا

سریہ مینک سے ہی ٹھیک ہو گی۔۔۔۔۔

جھجھکتے ہوئے بولا تھا

واٹ اب اس گاؤں میں کہاں سے لائے مینک تم لوگوں کو کچھ خیال نہیں ہے

غصے سے بولا تھا۔۔۔۔۔

سرا دھر پوچھتے ہے کافی لوگ جمع ہے وہاں عارف نے ایک گھر کی طرف اشارہ کیا جہاں شاید کوئی شادی وغیرہ تھی

وہ دونوں وہاں گئے تھے۔۔۔۔۔

ایک بزرگ آدمی سے ملے

انہں اپنی مسئلہ بھی بتا دیا۔۔۔۔۔

کوئی بات نہیں بیٹا تم لوگ اندر آؤ میرے بیٹے کی شادی ہے تھوڑی دیر تک مینک آجائے گا تب تک اندر آ جاؤ

۔۔۔۔۔

اسرپر افضل

عشق بے اختیار

اس کی بات سن کر دونوں نے ایک دوسرے کی طرف دیکھا اب انتہا کا غصہ بھی آیا عارف پر پر خاموش رہا اور کچھ سوچتے ہوئے اندر چلا گیا

اپنے دشمن تک بھی پہنچنا تھا جو ایک گاؤں میں چھپا ہوا تھا یہ سوچ کر کہ وہ بچ جائے گا جو ناممکن تھا۔۔۔۔۔



زویا سیدھا اپنے گھر گئی تھی وہاں سے وہ لوگ شادی اٹینڈ کرنے نکلے تھے

بڑی مشکل سے وہ وہاں پھر قدم رکھ رہی تھی صرف اور صرف رضا کے اسرار پر پتہ تھا وہاں سب ہو گے۔۔۔۔۔

لیکن اب ان سے ڈرنک نہیں تھا کہ وہ بھی اب اپنے ماں باپ کو اس مقام تک لے آئی تھی۔۔۔۔۔

ہر طرف شادی کا شور غل تھا ہر کوئی اپنے کام میں مصروف تھا۔۔۔۔۔

سب انجوائے کر رہے تھے اسے کسی نے مخاطب نہیں کیا تھا لیکن وہاں پر واہ کسے تھی۔۔۔۔۔

گڑیا تم یہاں اکیلی کیا کر رہی ہو چلو وہاں سب کے ساتھ

رضا بھائی نے اکرا سے بلایا تھا۔۔۔۔۔

نہیں بھائی میں یہاں ٹھیک ہوں اور آپ کو شادی مبارک۔۔۔۔۔

اس نے خوشدلی سے دعا دی تھی۔۔۔۔۔

گڑیا تم یہاں میرے لیے آئی ہو تو میری ہر بات ماننی ہوگی چلو اب وہاں

ان کی بات مانتے ہوئے وہ وہاں چلی گئی تھی سب بڑی عجیب نظروں سے اسے دیکھ رہے تھے

فل بلیک ڈریس پہنا ہوا تھا سر پر حجاب تھا آنکھوں پر ہنوز رومال سے نقاب تھا اوپر بلیک ہی جیکٹ پہنی تھی
کچھ پہچان گئے تھے تو کچھ نہیں۔۔۔۔۔

آپی سونگ ہی سنا دے۔۔۔۔۔

میر نے اسے دیکھتے ہوا کہا تھا۔۔۔۔۔

سونگ اور یہ پاس بیٹی کچھ کزن نے حسد سے اس کا مذاق اٹھایا تھا۔۔۔۔۔

شروع سے اس واقع سے پہلے وہ سونگ سنا دیا کرتی تھی اس کی آواز بہت پیاری تھی لیکن بعد میں جیسے سب کچھ بھول
گئی تھی

اب بھی میر کی بات کو نظر انداز کر گئی تھی

گڑیا سنا دمجھے خوشی ہو گی اپنی بہن کو واپس ایسے دیکھ کر۔۔۔۔۔

رضا بھائی نے بڑے پیار سے کہا تھا

جانتے تھے پہلے کالج وغیرہ کے فیسٹیول میں بھی وہ گایا کرتی تھی۔۔۔۔۔

ٹھیک ہے بھائی آخر ان کی بات مان لی گئی تھی۔۔۔۔۔

READERS CHOICE

میں ڈھونڈے کو زمانے میں جب وفا نکلا۔۔۔۔۔

پتا چلا کہ غلط لے کر میں پتہ نکلا۔۔۔۔۔

عشق بے اختیار اسی بہ افضل

سونگ جو لڑکے کی آواز میں تھا اسے لڑکی کی آواز میں گارہی تھی خوبصورت آواز میں ایک سحر سا تھا۔۔۔۔۔
تب کوئی اور بھی اس آواز کی جانب کینچھتا ہوا آیا تھا شہیرا و عارف وہاں ہی آگے تھے سامنے گرے آنکھوں کو دیکھ
کر نیلی آنکھوں میں ایک چمک آئی تھی۔۔۔۔۔ بڑی انہماک سے اس کا یہ روپ دیکھ رہا تھا۔۔۔۔۔
جس کے آنے سے مکمل ہو گئی تھی زندگی۔۔۔۔۔
دستک خوشیوں نے دی تھی مٹ گئی زندگی۔۔۔۔۔
کیوں بے وجہ دی یہ سزا کیوں خواب دیکھے وہ
لے گیا۔۔۔۔۔

جیے جو ہم لگے ستم عذاب ایسے وہ دے گیا۔۔۔۔۔
میں ڈھونڈنے کو جو اس کے دل میں خدا نکلا۔۔۔۔۔
پتہ چلا کہ غلط لے کر میں پتہ نکلا۔۔۔۔۔
بس پھر وہ خاموش ہو گئی تھی سحر ٹوٹا تھا۔۔۔۔۔ وہ بڑے پیار سے اسے ہی دیکھ رہا تھا۔۔۔۔۔
واہ واہ کیا بات ہے۔۔۔۔۔

رضا بھائی اور باقی سب نے بھی اس کی تعریف کی تھی۔۔۔۔۔
اب تقریباً وہ خوش تھی جب تک کے اس کا سامنا اس سے نہ ہو جاتا جس کی وجہ سے وہ درد میں تھی۔۔۔۔۔
اچانک ڈانس کا شور گونجا تھا

آپی آپ بھی کرے نہ۔۔۔۔۔

نہیں میر۔۔۔۔۔

آپی پلیز۔۔۔۔۔ اتنے دن بعد تو آپ ہمارے پاس آئی ہے۔۔۔۔۔ میر نے اسرار کیا تھا تبی اس کے فون کی میسج ٹون بھی تھی

اگر تم نے ڈانس کیا تو اپنی ٹانگیں ٹوٹنے کی ذمہ دار تم خود ہو گی۔۔۔۔۔

مسیح پڑھ کر اس نے ادھر ادھر دیکھا تھا کین وہاں کسی کو بھی اپنی جانب متوجہ نہیں پایا تھا۔۔۔۔۔

شہیر جو اس کی گفتگو سن چکا تھا کہاں گوارا تھا ادھر سب کے سامنے اس کا یوں ڈانس کرنا فوراً مسیح کیا تھا۔۔۔۔۔

لیکن سامنے والے کو کہا اثر تھا جان بوجھ مسیح پر چڑھ گئی جاننے کے لیے کہ آخر کس نے کیا مسیح۔۔۔۔۔

تبھی شہیر کا میٹر گھوما تھا۔۔۔۔۔

فوراً عارف کو اشارہ کیا تھا۔۔۔۔۔

اچانک لائٹ آف ہو گئی تھی۔۔۔۔۔

اور وہ اسے پکڑ کر ایک سائڈ پر لے آیا تھا۔۔۔۔۔

کہا تھا نہ کہ ڈانس نہیں کرنا تم نے سمجھ نہیں آتا تمہیں اتنی سی بات۔۔۔۔۔

غصے سے اس کی بازو کو گرفت میں لیا گیا تھا۔۔۔۔۔

کون تم چھوڑو مجھے ورنہ اچھا نہیں ہو گا۔۔۔۔۔

عشق بے اختیار اسی بہ افضل

ہمت کروہ بھی بولی تھی اندھیرا ہونے کی وجہ سے وہ کچھ نہ دیکھ سکی۔۔۔۔۔

اب کے شہیر نے غصے سے اسے خود سے قریب کیا تھا اس کے ہاتھ اس کی کمر پر تھے اور چہرہ اس کے کان کے قریب اس کی گرم سانسوں کو زویا باخوبی محسوس کر سکتی تھی۔۔۔۔۔

تمہارا شوہر ہونے والا محرم اور میں نہیں چاہتا ہوں سب کے سامنے تم ڈانس کرو بے شک وہ کزن ہے تمہاری۔۔۔۔۔

اس کے کان میں سرگوشی کی تھی۔۔۔۔۔

اتنا مضبوط ہونے باوجود زویا اس کی قربت پر سمٹ گئی تھی۔۔۔۔۔

جنگلی جانور چھوڑو مجھے درد ہو رہا ہے۔۔۔۔۔

زویا نے خود کو آزاد کروانے کی کوشش کی

اس طرح کرنے سے اس کی گرفت میں اور مضبوطی آگئی تھی اور ایک آہ زویا کے منہ سے نکلی تھی۔۔۔۔۔

اس کے قریب جا کر شہیر پاگل ہو رہا تھا اس نے سوچ لیا تھا اب بس دیر نہیں کرے گا اسے اپنا بنالے گا اس دنیا سے

اسے چھپالے گا کرسی کو نہیں دیکھنے دے گا اسے۔۔۔۔۔

READERS CHOICE & &

او فو۔۔۔۔۔ یہ لائٹ کو کیا ہو گیا ہے

میرب نے ماتھے پر ہاتھ مار کر کہا تھا

اب میں یہاں سے نیچے کیسے جاؤ ایک تو ممانی کو بھی میں ہی ملی تھی اوپر بھیجنے کے لیے حد ہے ویسے۔۔۔۔۔
گھر کے اس حصے کی لائٹ بند تھی۔۔۔

میرب بیٹا دھیان سے نہیں تو اللہ کو نہ پیاری ہو جاؤ میں
میرب احتیاط سے سیڑھیاں اترتی بولی
ایک تو موبائل بھی زیمیل نے لے لیا ہے۔۔۔۔۔

اس نے اپنی ماموں زاد کا زکر کیا بس ایک دو کزن ہی تھی جو اس سے سیدھے منہ بات کر لیتی تھی۔۔۔۔۔
بڑی احتیاط سے وہ نیچے اتر رہی تھی تبھی کسی سے ٹکرائی تھی
اففففففف اللہ گئی میں تو۔۔۔۔۔

گرتے ہوئے اس کے منہ سے بے اختیار ہی نکلا تھا۔۔۔۔۔
لیکن گرنے سے پہلے ہی کسی نے اسے تھام لیا تھا۔۔۔۔۔
اندھے ہو نظر نہیں آتا کہا جاہل پاگل انسان۔۔۔۔۔

میرب غصہ سے اسے بول رہی تھی
میڈم پہلی بات میں اندھا نہیں ہوں لائٹ ہی بند ہے جس کی وجہ سے آپ گر گئی تو اس کا مطلب پھر آپ بھی اندھی
ہوئی

ذیشان نے بھی ترخ کر کہا تھا۔۔۔

میرب ہنوز اس کی باہوں میں تھی۔۔۔۔

اس کی بات سن کر تو میرب کو اور غصہ آیا تھا مسٹر آپ مجھ سے ٹکرائے ہیں میں نہیں بد تمیز۔۔۔۔۔
میرے خیال میں میں نے ابھی ایسی کوئی خاصی بد تمیزی نہیں کی آپ کے ساتھ جو آپ نے اس طرح نوازا مجھے خیر
مدد ہی کی ہے آپ کی۔۔۔۔۔

ابھی بھی دونوں اسی پوزیشن میں تھے
تبھی میرب کچھ بولتی کے لائٹ آگئی تھی
لائٹ آتے ہی میرب نے سکھ کا سانس لیا تھا۔۔۔۔۔

لیکن مقابل سانس لینا جیسا بھول گیا تھا۔۔۔۔۔ ایک ٹک وہ میرب کو ہی دیکھ رہا تھا ہر چیز سے بیگانہ بس اس حسین لڑکی کو
دیکھ رہا تھا جس نے ایک پل کو اسے ٹھٹھا کا دیا تھا۔۔۔۔۔
میرب نے ہلکے سبز رنگ کی فراک پہنی تھی ہلکے میک اپ میں بالوں کو کھلا چھوڑے جواب اس کے پکڑنے کی وجہ
سے نیچے کو تھے بھورون آنکھیں اس وقت اس کے چہرے پر تھی تیکھی ناک نیچے خوبصورت ہونٹ اور ساتھ بایاں
گال پر ایک تل اوپر سے سفید رنگت

ذیشان تو بس اسے دیکھتا اس میں کھو گیا تھا جہاں سے وہ آیا تھا اس نے وہاں بہت سا حسن دیکھا تھا لیکن۔۔۔۔۔ اس لڑکی میں
بات ہی کچھ الگ تھی

بہت دیر سے وہ خود کو اس سے چھڑوانے کی کوشش کر رہی تھی

آخر تک کر بولی تھی

مسٹر چھوڑے چھوڑ مجھے۔۔۔۔۔

اس کی بات سے وہ ہوش میں آیا تھا

کیا واقعہ۔۔۔۔۔

بڑی دلچسپی سے اس کی جانب دیکھتے ہوئے بولا تھا

چھوڑو۔۔۔۔۔

اوکے کہنے کے ساتھ اسے چھوڑا تھا۔۔۔۔۔

آہ۔۔۔۔۔

اس سے پہلے وہ گرتی اس نے پھر اسے تھام لیا تھا

اب کی بار میرب کی آنکھیں بند تھی

جب معلوم ہوا کہ نہیں گری تو فوراً آنکھیں کھولیں تھی وہ ابھی بھی بڑے غور سے اسے دیکھ رہا تھا

چھوڑو بد تمیز

ذیشان نے اب کی بار اسے چھوڑ دیا تھا

جب وہ پلٹ کر جانے لگی تو ذیشان بولا تھا

کچھ وقت تم یہ چھوڑو چھوڑو نہیں کہو گی اور نہ میں مانو گا۔۔۔۔۔

عشق بے اختیار اربابِ افضل

میرب نے اس کی جانب دیکھا تو وہ سڑھیاں چڑنے لگا میرب بھی واپس چلی گئی ویسے بھی اس کی بات میرب کے سر کے اوپر سے گزری تھی تب فوراً سر جھٹک کر زمیل کے پاس چلی گئی



چھوڑو ہمیں سنائی نہیں دے رہا کیا یوں لپٹے کھڑے ہو جنگلی جانور۔۔۔۔۔
زویا نے جب اسے خود سے دور کرنے کی کوشش کی تو اس نے اس کی کمر کے گرد گرفت اور مضبوط کر لی تھی
لائٹ آنے کی وجہ سے زویا اس کا چہرہ دیکھ چکی تھی لیکن زویا کے چہرے پر ہنوز نقاب تھا
یہ تمہارا نقاب تمہارے چہرے کے بالکل پاس ہے۔۔۔۔۔
لیکن یہ غیر نظروں سے تمہاری حفاظت کرتا ہے اس لیے مجھے پسند ہے
تب ہی تمہیں دیکھوں گا جب تمہارا محرم بن جاؤ گا
شہیر نے اس کی آنکھوں میں دیکھتے ہوئے ایک جذب سے کہا تھا
جس پر زویا نے اس کا دھیان ہٹا دیکھ اس کے بازو پر زور سے مارا تھا اور خود کو اس سے آزاد کیا تھا۔۔۔۔۔
جب وہ جانے لگی تھی تب شہیر نے پھر اسے پکڑ لیا تھا۔۔۔۔۔
جنگلی جانور کی جنگلی شرمی تمہاری یہی ادا تو پسند ہے مجھے اب کوئی ٹکر کی ملی ہے
مجھ سے جتنا مرضی بھاگ جب میں نے چاہا تمہیں میرے پاس ہی آنا ہو گا۔۔۔۔۔
اسے خود کہ قریب کرتے ہوئے بولا تھا

عشق بے اختیار اربابِ افضل

ابھی زویا کچھ سخت بولتی کہ میرب کی آوازیں آنے لگی۔۔۔۔۔

چھوڑو مجھے آنکھوں میں سفاکت اگئی تھی بہت کچھ یاد آگیا تھا اسے۔۔۔۔۔

جب میرب کی آوازاں پھر سے آرہی تھی۔۔۔۔۔

نام لو ایک بار میرا پھر چلی جانا کہو شہیر بولو

کسی جنونی کی طرح وہ بولا تھا

نہیں ہر گز نہیں جنگلی چھوڑو مجھے اور دفع ہو جاؤ آخر ترکی سے تم یہاں میرا پیچھا کر رہے ہو۔۔۔۔۔

میرو کی آوازاں نزدیک سے آرہی تھی۔۔۔۔۔

تب وہ بول پڑی تھی کہ یہ انسان اسے مینٹل لگ رہا تھا لوگوں سے ہی مانے گا لیکن ابھی وقت نہیں ہے بس ایک بار

کبھی فرصت میں میرے ہاتھ آنا تمہارا تو شہیر و ہیر تو ہم پھر نکالے گے۔۔۔۔۔

دل میں سوچتے ہوئے اس نے اس کا نام بول دیا تھا

شہیر۔۔۔۔۔

اس کے منہ سے اپنا نام سن کر ایک انجانی سی خوشی ملی تھی جیسے بہت کچھ پالیا ہو۔۔۔۔۔

اس کی گرفت ٹھوڑی ڈیلی ہوئی تو زویا نے فوراً نکل کر ایک زور کی کک اس کی ٹانگ پر ماری تھی اور تھوڑا فاصلے پر

کھڑی ہوئی تھی

عشق بے اختیار اسیبا افضل

شہیر تو ابھی اس کے اپنا نام پکارے جانے میں ہی کھویا تھا ایسا پہلی دفع ہوا تھا کہ کوئی اس کے مقابل آکر اسی پر وار کر گیا تھا۔۔۔۔۔

اور وار کرنے والی اس کا عشق تھی جو کچھ دنوں میں ہی اس کی روح میں اتر چلی تھی
اس کی یہی ادا تو اسے پسند تھی کہ وہ کسی کو خود کے قریب نہ جانے دیتی اور بڑے انوکھے انداز میں اگلے پر وار کرتی تھی

اس بار تو چھوڑ رہی ہوں انگلی بار ایسی نیکی ہر گز نہیں کروں گی
گرے آنکھیں اس پر مرکوز کرتی وہ جا پٹی اور وہاں سے چلی گئی۔۔۔۔۔
نیلی آنکھیں اب بھی اسے جاتے دیکھتی رہی تھی ایک چمک تھی نیلی آنکھوں میں
کس ظالم نے کہا تھا اس بار بھی چھوڑ آگے سے یہ نیکی میں تمہیں خود نہیں کرنے دوں گا
اسے دل میں مخاطب کرتا اس کی بات کا جواب دیا تھا۔۔۔۔۔



دوبارہ گھر کے اس حصہ میں پہنچ گئی تھی جہاں فنکشن اریج تھا

میر و آوازیں دے رہی تھی تم مجھے

میرب کے پاس پہنچتی اسے کہا تھا۔۔۔۔۔

جو حرا بیگم کی طرف جارہی تھی حرا بیگم اس سفر کسی عورت سے ہی گفتگو میں محو تھی

جی آپنی کہا تھی آپ۔۔۔۔۔

اس نے روک کر اس کی طرف دیکھ کر کہا تھا

آہاں کہی نہیں تم بتاؤ انجوائے کر رہی ہونا۔۔۔۔۔

معمول سے ہٹ کر اس سے بات کر رہی تھی اپنی چھوٹی بہن سے وہ پھر بھی بات کر لیا کرتی تھی

جی آپنی بہت ابھی ماما کی طرف جارہی ہوں کھانا لگ گیا ہے تو آپ بھی اجائے۔۔۔۔۔

ٹھیک ہے چلو کہتے ہی اس کے ساتھ ہم قدم ہوئی تھی

جب کوئی اس کے راستے میں آیا تھا۔۔۔۔۔

ایم سوری۔۔۔۔۔

زویا نے سراٹھا کر دیکھا تھا گرین آنکھیں دیکھ کر اسے کیا کچھ نہیں یاد آیا تھا۔۔۔۔۔

ہر چیز ہی تو یاد آئیں تھی کس قدر پتھر کی ہو گئی تھی وہ اس سامنے کھڑے انسان کی وجہ سے۔۔۔۔۔

اچانک اس کی آنکھوں میں غصہ آیا تھا

میرب نے بھی دیکھا تھا اسے تو اپنی آپنی کی طرف سے فکر تھی لیکن

زویا ریلکس ہو گئی۔۔۔۔۔

اب گرے آنکھوں میں کچھ نہیں تھا بے تاثر اور بے تاثر آنکھیں تو غصے والی آنکھوں سے بھی زیادہ درد دیتی تھی

ایم سوری پلیز فار گومی زویا۔۔۔۔۔

عشق بے اختیار امیر افضل

ایک بار پھر اسے مخاطب کیا تھا جو وہ خود کو اگر مضبوط نہ کرتی تو ابھی کہی بیٹھی رو رہی ہوتی۔۔۔۔۔
کس قدر مشکل سے اس نے خود کو اس مقام تک لایا تھا سب کچھ بدل گیا تھا اس کی زندگی میں سب کچھ ہی

تھینک یو۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔

ایک لفظی جواب دیتی وہ میرب اور احمد علی آفندی کو چونکنے پر مجبور کر گئی تھی۔۔۔۔۔
تبھی پاس آتی اپنی ماما اور میرب پر ایک سرد نظر ڈالتی وہ وہاں سے چلی گئی تھی
احمر بھی سر جھکائے جا چکا تھا۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔

میرب اپنی ماں کے پاس آئی تھی۔۔۔۔۔

جو اس کے لیے پریشان ہو رہی تھی۔۔۔ انہیں ایک کرسی پر بیٹھایا تھا
بیٹا وہ کیسے گئی ہے یہاں سے اسے روک جا کہ

حرا بیگم دکھی کہنے میں بولی تھی

ماما کچھ نہیں ہوتا ادھر ہی ہوگی آپ کی آپ کو پتہ ہے اب وہ ویسی نہیں ہے وہ سبھال لے گی آپ ٹنشن نہ لے
میں راحب (میرب اور زویا کا بھائی) کو کہتی ہوں وہ دیکھ لے گا۔۔۔۔۔

اپنی ماما کو تسلی دے رہی تھی ساتھ اس کی آنکھ نم ہو گئیں تھی
کیا کچھ نہیں دیکھا تھا اس نے اپنی بہن کے ساتھ ہوتا ہوئے

Page 44 of 411

عشق بے اختیار اسی بہ افضل

اس کو تکلیف میں دیکھ کر پاس کھڑے ایک شخص کو بھی تکلیف ہوئی تھی
دل کر رہا تھا اسے خود میں سمیٹ کر اس کی تکلیف کو اس کے درد کو دور کر دے جو چیز اسے درد دے رہی ہے اسے مٹا
دے



چپ چاپ گھر کہ اس حصے میں آتی ہے جہاں خاموشی تھی اس وقت وہاں کوئی نہیں تھا فنکشن دوسری طرف رکھا گیا
تھا

ایک گہری سانس فضا کے سپرد کرتی ہے۔۔۔۔۔
آتے مہنوں بعد تم میرے پھر سامنے ہو کیوں آخر۔۔۔۔۔
خود کو اس کے سامنے سنبھلنے کے بعد اب وہ یہاں اکیلے میں بکھر رہی تھی
کیا کچھ نہیں کیا تھا میں نے تمہارے لیے اور تم نے بھی کیا خوب جواب دیا میرے کرنے کا خوب بہت خوب
اپنی بات کہہ کر وہ خود استہزاء ہنسی تھی۔۔۔۔۔

کاش کہ رضا بھائی آپ نے نہ بلایا ہوتا مجھے یہاں۔۔۔۔۔ لیکن خیر کمزور تو بالکل نہیں ہوں میں کوئی نہیں توڑ پائے گا
مجھے اس بار۔۔۔۔۔

Am sorry zoya forgive me

اس کے جملے زہن میں آتے ہی وہ کرب سے آنکھیں بند کر لیتی ہے سوری۔۔۔۔۔

عشق بے اختیار اسیبا افضل

معاف تو میں تمہیں کر چکی ہوں

لیکن شاید تمہیں سکون نہیں ہے شاید اب تمہیں خدا سے معافی مانگنی چاہیے۔۔۔۔۔
اپنی زندگی کا فیصلہ میں نے اللہ پر چھوڑا تھا اور میرے اللہ نے مجھے بہتر راہ دکھائی ہے۔۔۔۔۔۔۔
اب سکون سے وہ ویسے ہی آنکھ موندے کھڑی ہوتی ہے



تم سب فضول ہو گے ہو وہ کسے پھر بھاگ۔۔۔۔۔

شہیر اس وقت بہت غصے میں تھے وہ اس وقت ایک میز پر بیٹھے تھے

جب عارف نے اسے بتایا تھا کہ جسے انہوں نے پکڑنا ہے اسے پتہ چل گیا اور وہ پھر بھاگ گیا ہے۔۔۔۔۔

ڈرتے ڈرتے اسے بتایا تھا کہ کہی وہ یہی نہ کسی دوسرے کہ گھر اسے سنانے لگ جائے

اور وہ بالکل غصے سے بولا تھا ایسا پہلی بار ہوا تھا کہ کوئی ایسے بھاگ گیا تھا اس سے بچ کر کیوں آخر کیوں۔۔۔۔۔۔۔

سرانگی بارہم پوری کوشش کرے گے شاید ہی اسے کسی نے بتایا ہے

واٹ دو یو مین بائے کوشش کرے گے اگر دوبارہ ایسا کچھ بھی ہوا تو یاد رکھنا تم لوگوں کو زندہ گاڑھ دوں گا اس کی جگہ

READERS CHOICE

وہ ایک بار پھر غصے سے بولا تھا۔۔۔۔۔

نہ یہاں روکتے نہ ایسا ہوتا چلو اب یہاں سے۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔

Page 46 of 411

عشق بے اختیار
امریبہ افضل

عشق بے اختیار

شہیر کہتا ہوا ٹیل سے اٹھ گیا تھا۔۔۔۔۔



دوری دیر وہاں روکنے کے بعد ہی وہ وہاں سے ایک روم میں گئی تھی اپنے کپڑے تبدیل کرنے والی تھی کہ اس کا فون رنگ ہوا تھا اس نے فون اٹھا کر کان کو لگایا تھا

میں یہ کچھ نہیں بول رہا ہر طرح سے اس کے منہ سے اگلو انا چاہا لیکن یہ بول ہی نہیں رہا اب کیا کرے ہم۔۔۔۔۔

زیب بول کر خاموش ہو گیا

پاگل ہو گے ہو تم سب کسی کام کے نہیں ہو وہ کوئی نیک صفت انسان نہیں ہے جتنا ہو سکے اسے ثابت کرو نجانے اس کی وجہ سے کتنی جانیں گئیں ہے۔۔۔۔۔

زویا ان پر غصہ نکالتی ہوئی بولی

جب تک میں نہ اچاؤ تب تک اسے مارو۔۔۔۔۔ میں آتی ہوں ابھی

ابھی اپنے کیس کے مطابق ہی انہوں نے ایک آدمی کو گرفت میں لیا تھا لیکن وہ ڈھیٹ بنا کچھ بول ہی نہیں رہا تھا خاصا وفادار لگتا تھا

لیکن سامنے بھی زویا خان موجود تھی اس نے اس سے پہلے بھی کافی کیس سولو کیے تھے اس کے اندر بس اب ایک یہی تو جنون تھا اپنے ملک کو ہمیشہ اس کے دشمنوں سے پاک رکھنے کا پھر چاہے اس کے لیے اسے جان ہی نادینی پڑے

اس نے کہتے ہی کال بند کی اپنے مخصوص لباس میں واپس آئیں تھی

ابھی روم سے باہر قدم رکھا تھا جب اسے ایک مسیج موصول ہوا تھا

گیم فنش۔۔۔۔۔ لکھا ہوا دیکھ کر وہ سمجھ گئی تھی کس کا مسیج ہے لیکن اسے بعد میں نیٹنے کے لیے رکھ دیا یہ سوچے بغیر کہ اس نے کتنی بڑی غلطی کی ہے۔۔۔۔۔

جس آدمی کو پکڑا تھا اس کے بوس کا ہی مسیج تھا شاید وہ اس کا کوئی خاص بندہ تھا مسیج پہلے بھی اچھے تھے لیکن اس نے کوئی دھیان نہیں تھا

ایک بار تو اس پر ہلکا سا حملہ بھی ہوا تھا جس سے وہ بڑی چالاکی سے بچ گئی تھی۔۔۔۔۔

اگرچہ رے پر سے نقاب ہٹا کر گھومتی تو کوئی ہر گز اسے پہچان نہ سکتا لیکن وہ ایسا ہر گز نہیں کر سکتی تھی۔۔۔۔۔



ابھی زویا نیچے آئی ہی تھی کہ اسے میرود کھائی دی

تو اس کی جانب چل پڑی

میرو میں تھوڑی دیر کے لیے اپنی پاس ہی کسی دوست کے پاس جا رہی ہوں تم پریشان نہیں ہونا جلد لوٹ آؤ گی

READERS CHOICE

عجلت سے اسے بولی تھی

عشق بے اختیار اسیبا افضل

ادھر سے دروازے کی طرف جاتے شہیر نے بھی اسے دیکھ لیا تھا اسے دیکھتے ہی اسے اپنے اندر سکون اترتا ہوا محسوس ہوا تھا۔۔۔۔۔

دروازے کی اس طرف لوگ تھوڑا کم ہی تھے

ابھی وہ گھر سے نکلنے کے لیے ایک دو قدم ہی بڑھی تھی کہ اسے کچھ غیر محسوس سا معلوم ہوا یہی کیفیت شہیر کی بھی تھی۔۔۔۔۔

تبھی گولی چلنے کی آواز آئی وہاں جتنے بھی لوگ تھے ان میں ہڑ بڑی مچ گئی تھی ہر کوئی وہاں چھپ رہا تھا وہاں موجود ایک ٹیبل کا سہارا وہ بھی لے چکی تھی۔۔۔۔۔

سامنے تین نقاب پوش موجود تھے اور شاید ان میں سے ایک نے گولی چلائی تھی۔۔۔۔۔

خود کو ریلیز کرتے وہ سوچنے لگی تھی اسے اس سچویشن سے نبٹنے کی پوری ٹریننگ دی گئی دی اور کچھ اس کی صلاحیتوں کا نتیجہ تھا کہ وہ ہر کام اچھے سے کرتی تھی

ہر طرف ڈر تھا وہ موجود کچھ لڑکیاں قاعدہ چینیخ رہی تھی

شہیر بھی پاس ہی ایک جگہ چھپا ہوا تھا عارف اس کے ساتھ نہیں بلکہ دوسری جگہ تھا۔۔۔۔۔

بد قسمتی یہ تھی کہ شہیر کی پسٹل اس کے پاس نہیں تھی

اس نے عارف سے پسٹل مانگی تھی

عشق بے اختیار اسیبا افضل

جب عارف اس کی طرف پسٹل پھنکنے لگا تو پھر ایک بار گولی لگی اس بار زویا جو تھوڑا اوپر ہو کر صورت حال کو دیکھ کر کچھ کرنے کا سوچ رہی تھی اس کی طرف نشانہ لگایا گیا تھا.....



وہ یونیورسٹی کے گیٹ کے باہر کھڑی تھی جلدی جلدی میں اسے کہی پہنچنا تھا کوئی ٹیکسی بھی نظر نہیں آرہی تھی تب اس نے پیدل چلنے کا سوچا

مرحبا آج تو ہو گئی میں لیٹ کوئی حال نہیں تمہارا پتہ بھی ہے کہ جلدی ہے پھر بھی لا بیری میں بیٹھی رہی ہے کم عقل۔۔۔۔

تیز تیز چلتے وہ خود ہی سنارہی تھی

کل رات ہونے والی بارش کی وجہ سے وہ سنبھل کر چل رہی تھی۔۔۔۔

ابھی تھوڑی دور ہی پہنچی تھی جب ایک گاڑی فراٹے سے آئی اور اس کے پاس سے گزری تھی کیوں کہ اس جگہ پانی تھا تبھی وہ پانی اچھل کر اس کے کپڑے اور منہ کو بھگو گیا تھا

مرحبا اس اچانک ہونے والی افتاد کو سمجھ رہی تھی۔۔۔۔۔

اپنے حلقہ پر نظر پڑی تو غصے سے لال پہلی ہو گئی ویسے بھی وہ غصے کی تھوڑی تیز تھی۔۔۔۔۔

جلدی سے پاس سے آتے ہوئے رکشہ کو روکا تھا۔۔۔۔۔

اور اس میں بیٹھ گئی

بھائی جلدی چلے اس گاڑی کا پیچا کریں جلدی۔۔۔۔۔

رکشے والے کو کہتی وہ اپنا منہ صاف کر رہی تھی

رکشہ والا رکشہ سٹارٹ کر چکا تھا

آپ کو کدھر جانا ہے۔۔۔۔۔

رکشے والا اس کے حلیے کو دیکھتا ہوا بولتا ہے۔۔۔۔۔

جلدی اس کا گاڑی کا پیچھا کرو پھر بتاتی ہوں کہا جانا ہے جلدی

مرحانے اسے ذرا سختی سے کہا تو وہ سپیڈ تیز کرتا گاڑی کا پیچھا کرنے لگا۔۔۔۔۔

اور تیز آخر مرحانے اس سے رکشے کی سپیڈ اور بڑھالی تھی۔۔۔۔۔

گاڑی کی سپیڈ بھی ٹھوڑی تیز ہی تھی اس کے برعکس مرحا اپنا رکشہ گاڑی کے آگے رکوا کر رکشے سے اتری۔۔۔۔۔

اچانک رکشہ سامنے آنے پر شان نے بھی بریک مارے نہیں تو ایکسیڈنٹ تو پکا ہو جانا تھا۔۔۔۔۔

وہ غصے سے رکشے سے باہر آئی تھی

گاڑی کا شیشہ بجانے لگی۔۔۔۔۔

کھولا دروازہ اور اردو باہر جاہل انسان کیا تمہیں نظر نہیں آتا کہ کوئی سڑک پر چل رہا ہے۔۔۔۔۔

شیشہ بجاتے ہوئے وہ مسلسل اسے غصے سے بول رہی تھی

شان آخر کار باہر نکلا تھا

عشق بے اختیار اسی بہ افضل

سامنے کھڑی اس آفت کو دیکھا جو بلیو شلوار قمیض گلے میں سکارف پینے اوپر حجاب کر رکھا تھا۔۔۔۔۔

بڑی بڑی کالی آنکھیں اسی پر مرکوز وہ اسے سنانے میں مصروف تھی۔۔۔۔۔

شان تو بس اسے گھور رہا تھا اس پری صفت لڑکی کو جب اس نے اپنے ہاتھ میں پکڑی فائنل اس کی گاڑی پر زور سے ماری تو وہ ہوش میں آیا تھا۔۔۔۔۔

نظر تو آتا نہیں لگتا بہرے بھی ہو کم عقل انسان۔۔۔۔۔

غصے سے اس کے گال لال ہو رہے تھے

دیکھے میم مجھے جلدی تھی اس لیے ایم ریلی سوری۔۔۔۔۔

جتنا وہ غصے سے بولی تھی اتنا ہی وہ اچھے سے بولا تھا۔۔۔۔۔

جلدی تھی تو کیا ہم لوگ آپ کو پاگل نظر آتے ہے۔۔۔۔۔

تیکھی نظروں سے اسے ہی گھور رہی تھی۔۔۔۔۔

میم میں سوری کر تو رہا ہوں۔۔۔۔۔

ایک بار پھر اس نے نرمی سے کہا تھا۔۔۔۔۔

سوری میری جوتی کو بھی پرواہ نہیں آپ کی سوری کی۔۔۔۔۔

غصے میں اس کے نقش مزید دلکش لگ رہے تھے شان تو اس میں کھوسا گیا تھا

ایک بار پھر ہوش میں جو چیز اسے لائی اسے دیکھ کر وہ حیرت زدہ تھا بھلا اتنا بھی کیا غصہ۔۔۔۔۔

عشق بے اختیار اسیبا افضل

مرحانے وہی سڑک سے پتھر اٹھا کر اس کی گاڑی کے شیشے پر مارا تھا جس سے شیشہ ٹوٹ کر بکھر گیا تھا۔۔۔۔۔

اب رخ اس کی طرف کیے بڑی معصومیت سے آنکھیں گھما کر بولی تھی

ایم سوری۔۔۔۔۔ اچانک ہاتھ سے پتھر پھسل گیا۔۔۔۔۔

کہتی ہوئی اپنے رکشے پر بیٹھی اور یہ جاوہ جا

پیچھے سے وہ حیرت سے اسے جاتا ہوا دیکھ رہا تھا۔۔۔۔۔



گولی چلنے سے پہلے ہی زویا نیچے ہو گئی تھی اور عارف اچانک گولی چلنے کی وجہ سے پسٹل غلط رخ پر پھنک چکا تھا اب پسٹل زویا کے پاس گری تھی

اور ایسے ہی کسی موقع کی تلاش میں تھی

زویا کی طرف گولی چلانے والے کو شہیر بڑے غصے سے دیکھ رہا تھا جیسے ابھی مار ڈالے گا اور اس نے بالکل ایسا ہی کیا

اچانک نیلی آنکھیں سے عزت در آئی تھی وحشت سی ٹپک رہی تھی نیلی آنکھوں

اپنا چاکو نکال کر بڑی زور سے اسے دے مارا تھا جس وہ شخص زمین بوس ہو چکا تھا۔۔۔۔۔

اور دوسرے دوسا تھی اسی کو دیکھ دیکھنے آگے کو آئے تھے اور یہی ان کی موت لکھی تھی

زویا نے بھی بڑی پھرتی سے گن اٹھائی تھی

اور ٹیبل سے نکلتی ایک اقدام آگے ہوتی گھومتی ہوئی اسے ایک آدمی کو گولی ماری چکی تھی جبکہ

عشق بے اختیار اسی بہ افضل

اتنی سی تیزی سے

پاس پڑے بندے کی گن اٹھا کر شہیر نے دوسرے ساتھی کی ٹانگ میں ماری تھی یہ سب بہت اچانک ہوا تھا
وہاں موجود لوگ چھپے ہوئے تھے کسی میں گولیوں کے چلنے کی آوازوں کی وجہ سے اتنی ہمت نہیں تھی کہ اٹھ کر
دیکھ لے کیا ہو رہا ہے

زویا کی ماری گئی گولی سے وہ شخص بھی جہنم واصل ہو چکا تھا۔۔۔۔۔

اور خود فائر مارنے ساتھ ہی پاس بڑے سے پلر کے پیچھے چھپ گئی

مقصد صرف کسی کی نظروں میں نہ سنا تھا

لیکن کوئی تھا جو یہ سب دیکھ چکا تھا۔۔۔۔۔

عارف نے بڑی حیرت سے یہ سب دیکھا تھا وہ فیصلہ نہیں کر پارہا تھا کہ آیا اس نے سچ دیکھا تھا ابھی ایک لڑکی نے گن
چلائی تھی۔۔۔۔۔

اور وہ بھی مہارت سے۔۔۔۔۔

اور زویا کو پورا یقین تھا کہ وہ شخص مر چکا ہوگا آخر زویا نے گولی چلائی تھی جیسے خود جبران نے ٹرینگ دی تھی

اتنی سخت کے پہلے پہل زویا بھی ہمت ہارتی تھی

لیکن اس واقعہ کو جب بھی یاد کرتی ہمت اس میں جیسے پھونک دی جاتی تھی

شہیر اب اس آدمی کو زمین سے اٹھاتے بری طرح مار رہا تھا

Page 54 of 411

اس پر افضل

تمہاری اتنی ہمت تم نے اس پر گولی چلائی۔۔۔۔۔

مسلل اس پر مكوں كر برسات كر رها تھا۔۔۔۔۔

شہیر تو یا گل ہو رہا تھا اسے بس یاد تھا تو زویا پر گولی چلانا اگر وہ بروقت نیچے نہ ہوتی تو۔۔۔۔۔

اس سے آگے اس سے سوچنا ہی محال تھا اس کا عشق اس کا جنون اس سے دور کر رہے تھے یہ لوگ ایک اور مکار تاروہ
اسے زمین پر پھینک چکا تھا

جاؤ یہاں سے اور بتاؤ اسے جا کہ کہ ابھی زندگی ہوں میں ماردوں کا سب کو اگر کسی نے بھی اس کی طرف دیکھا

ایک جنونی کی طرح اب ایک اور لات ماری تھی

وہ شخص نڈھال سا ہو گیا تھا جان بچ گئی تھی جیسے گسٹھے ہوئے وہ وہاں سے چلا گیا تھا۔۔۔۔۔

اور زویا بے یقین بے تاثر آنکھوں سے یہ سب دیکھ رہی تھی



عشق بے اختیار اربابِ افضل

زویا فوراً وہاں سے گھر کی اندر کی جانب گئی تھی شہیر اور عارف بھی موقع سے ہٹ گئے تھے باقی لوگ بھی جب فائرنگ ختم ہوئی تو قدرے پرسکون تھے اور بھاگ بھاگ کر اندر جا رہے تھے
زویا اندر آکر فوراً رضا بھائی کی طرف گئی تھی

بھائی میری یونیورسٹی میں کچھ امپورٹنٹ کام نکل آیا ہے میرے فامز کا کچھ کام ہے مجھے ابھی جانا ہو گا۔۔۔۔۔
لیکن گڑیاؤں اس طرح رضا بھائی اسے دیکھتے ہوئے پوچھتے ہیں۔۔۔۔۔

بھائی پلیز ٹرائے ٹوانڈر سٹینڈ میرا جانا ضروری ہے
ٹھیک ہے اس کے اس طرح کہنے سے رضا بھائی مان گئے تھے۔۔۔۔۔
اسے پتہ تھا کہ اگر وہ وہاں رہی تو مسئلہ پیدا ہو سکتا ہے اور ویسے بھی لاہور جا کر اسے بہت سے کام کرنے تھے
۔۔۔۔۔

تبھی فوراً حرا بیگم کے پاس آئی

میں لاہور جا رہی ہوں مجھے ضروری کام ہے ماما۔۔۔۔۔

حرا بیگم سے کہتی ہے آنکھیں بے تاثیر تھی

میں رضا بھائی کو بتا چکی ہوں اپنا خیال رکھنا اب میں چلتی ہوں

حرا بیگم بھی اس کا اٹل لہجہ دیکھ کچھ نہ بولی آخر بولتی بھی کیوں اب

اللہ تمہیں اپنے حفظ و امان میں رکھیں آمین جاؤ بیٹا

حرا بیگم نے انہیں دعا دی اور وہ وہاں سے چلی گئی

گرین آنکھوں نے دور تک اس کا پیچا کیا تھا تبھی کچھ سوچ کر وہ مطمئن ہو گیا۔۔۔۔۔

_____ 😍 & _____ 😍 & _____ 😍 & _____

شہیر بھی وہاں سے جا چکا تھا گاڑی میں بیٹھے وہ لوگ لاہور جا رہے تھے جہاں ان کا کچھ کام تھا اس بار ان کے ساتھ
شان بھی تھا۔۔۔۔۔

عارف مجھے اس کا پورا پورا ڈیٹا چاہیے ابھی کہ ابھی۔۔۔۔۔

کچھ دیر خاموش رہنے کے بعد جب وہ بولا تو لہجہ سرد تھا جس سے کوئی بھی خوف کھا سکتا تھا

عارف نے بس جی کہنے پر اکتفا کیا تھا

اور کسی کو کال کی تھی تقریباً آدھے گھنٹے بعد وہ فون اس کی جانب بڑھا بڑھاتے ہوئے بولا تھا

سریہ

شہیر نے خاموشی سے اس سے فون لیا اور فون دیکھنے لگا تھا

زویا اس کا نام لیتے ہی اسے اپنے اندر سکون اترتا ہوا محسوس ہوا

اور وہ ایک فیصلہ کر چکا تھا۔۔۔۔۔
READERS CHOICE

اور حملہ کرنے والے کا بھی وہاں پہنچنے کے بعد فوراً چاہیے۔۔۔۔۔

اب گاڑی اپنی منزل کی طرف رواں دواں تھی



زویا لاہور پہنچتے ہی زویا اپنی مخصوص جگہ پہنچی تھی وہاں رومی اور ماہ نور پہلے سے ہی موجود تھے

ایک کمرہ میں ایک آدمی کو رکھا گیا تھا جس کی اسے تلاش تھی اس کا ایک آدمی ملا تھا

لیکن وہ کچھ نہیں بول رہا تھا

تبھی اس کے پاس گئی تھی آنکھوں میں سفاکت تھی

بتاؤ کہاں ہے وہ بتاؤ کہاں ہے ایس۔ کے

انتہائی غصے سے پوچھے تھا۔۔۔۔۔

مجھے نہیں پتا اس آدمی نے بس اتنا ہی کہا تھا جب پاس پڑی چیز زویا اس کے ہاتھوں میں اتار چکی تھی

بولو کہا ہے وہ تم لوگوں کی وجہ سے لاکھوں زندگیاں جا رہی ہے یہ بات سمجھ میں آتی ہے تمہیں۔۔۔۔۔

انتہائی درد کی وجہ سے وہ چیننا تھا۔۔۔۔۔

لیکن جواب وہی مجھے نہیں پتا

تب زویا نے زیبی کی طرف دیکھا تھا

یہ سچ کہہ رہا ہے اسے دوسرے لوگ آپ میں شفٹ کر دو آخر اس کے گناہوں کی سزا ملی چاہے اسے۔۔۔۔۔

کہتی ہوئی وہ نکل گئی تھی وہاں سے وہ سیدھا سر کے پاس آئی تھی

ایس۔ کے کوئی سراغ۔۔۔۔۔

عشق بے اختیار اسی بہ افضل

نہ سہرا بھی نہیں لیکن جلد انشا اللہ ہم اسے پکڑ لے گے۔۔۔۔۔
ہم سب دھیان سے وہ ہماری سوچ سے بھی زیادہ چالاک ہے ابھی تم جاؤ یہاں سے۔۔۔۔۔
سر کے کہتے ہی وہ وہاں سے چلی گئی تھی



وہاں سے سیدھا وہ ہو سٹل گئی تھی۔۔۔۔۔

دوسری طرف شہیر بھی لاہور پہنچ چکا تھا اور جو خبر سننے کو ملی اس سے وہ پاگل ہو رہا تھا
آخر کون ہے ایسا جو یہ سب کر رہا ہے کس نے انفارم کیا ہو گا کون ہے ایسا جو میرے خلاف ہے کون ہے ایسا جو ایس
کے کے خلاف گیا۔۔۔۔۔

کوئی خبریں پہنچا رہا ہے ہماری وہاں ایجنسی میں ضرور کوئی گڑبڑ ہے۔۔۔۔۔
وہ دونوں اس کے سامنے موجود تھے سر جھکائے ہوئے آج واقع وہ پھر سے ایس۔ کے روپ میں واپس آیا تھا
شہیر کبیر شاہ ضرور پتا کروائے گا ضرور۔۔۔۔۔

غصے سے کہتے اس نے ایک کال ملائی تھوڑی دیر کی گفتگو کے بعد ہی اس نے کال بند کر دی

شانہ اپنا سامان پیک کرو ہم کبھی جا رہے اب

کھیل کا مزہ آئے گا بہت کھیل لیا اس نے کھیل اب ہماری باری

وہ رنی اور شانہ سے مخاطب ہوا تھا

عشق بے اختیار اے سید افضل

آج اس کا غصہ دیکھنے لائق تھا آخر اس قدر غصہ کہ اگر ان دونوں کے علاوہ کوئی ہوتا تو ڈر سے مرنے جاتا اپنے دشمن کو

کہاں چھوڑتا تھا وہ

تبھی دونوں وہاں سے نکلے تھے

ہمیں اس جگہ جانا ہے

کہتے ہوئے وہ لوگ گاڑی میں بیٹھ چکے تھے



زویا بھی ہو سٹل آئی تھی کہ کال آگئی دیکھا تو سر جبران کی کال تھی اس نے پک کی

مس زویا آپ کو جو گھر ہم نے دیا ہے آپ وہاں شفٹ ہو جائے آپ کے ساتھ ایک اور ٹیم بھی کام کرے گی

ایس۔ کے والے کیس میں تو وہ لوگ بس پہنچ رہے ہوں گے۔۔۔۔۔

سرنے کہتے سے ہی کال کاٹ دی اور زویا کو رہ کر غصہ آ رہا تھا

فور اسب کچھ سمیٹا سب کچھ کمر کیا اور آدھے گھنٹے بعد وہ اس گھر میں تھی جو سرنے اسے دیا تھا۔۔۔۔۔

بہت ہی اہم بات شہیر کو پتہ چلی تھی جس سے اس نے ختم کرنا تھا شہیر کبیر شاہ عرف ایس۔ کے نے فور اسے پہلے

اوپر ایک سنیر کو کال ملائی تھی اور ایک سی میں شامل ہو گیا نہ صرف شامل ہوا بلکہ اس کیس کے ساتھ بھی جوڑنا چاہتا

تھا جو اس کے متعلق تھا آخر وہ ایسا نہ کرتا تو اس کا راز بھی باہر آ سکتا تھا

معاملے کی سنگینی کو وہ چاروں سمجھتے تھے اس لیے وہ بھی اس کا مکمل ساتھ دے رہے تھے۔۔۔۔۔

تھوڑی دیر تک وہ ایک گھر کے باہر تھے دروازے کھٹکھٹایا

زویا جوا بھی کچھ دیر پہلے پہنچی تھی۔۔۔۔۔

دروازہ کھواتو حیران رہ گئی بے اختیار منہ سے نکلا تھا

تم۔۔۔۔۔

ادھر دوسری طرف شہیر جو پہلے بے چینی کی کیفیت میں تھا اسے دیکھ کر سارا غبار نکلتا ہوا محسوس ہوا اب خود کی

قسمت پر رشک کر کا تھا۔۔۔۔۔

اس کی پرواہ کیے بغیر اندر چلا گیا اور وہاں جا کر صوفے پر بیٹھ گیا تھا

پیچھے وہ دونوں بھی موجود تھے۔۔۔۔۔

تمہیں تمیز ہے ہی نہیں یہاں کیا کر رہے ہو میرا پیچھا کرتے ہوئے یہاں تک پہنچ گئے پاگل انسان۔۔۔۔۔

زویا غصے سے کھڑی اس کے سر پر چلا رہی تھی اور وہ پر سکون سا صوفے پر بیٹھا تھا

میں تم سے ہی پوچھ رہی ہوں۔۔۔۔۔

جب وہ کچھ نہ بولا تو فوراً بولی تھی۔۔۔۔۔

تمہیں کال نہیں آئی کیا۔۔۔۔۔

ایس۔ کے بس اتنا کہتا خاموش ہو گیا تھا۔۔۔۔۔

تب زویا کے سر پر گویا جھمکا ہوا تھا۔۔۔۔۔

تم اور ایجنٹ کیا ہی یہ ایجنٹ کی توہین ہے۔۔۔۔۔

اب کے قدرے بے زاری سے بولی جو فون پر کچھ ٹائپ کر کا تھا پھر اٹھا اس کا بازو پکڑا اور اسے ایک روم میں لے گیا تھا

زویا اس اچانک ہونے والے افراد پر بوکھلا گئی تھی

جنگلی انسان اپنی حرکتوں سے باز نہ آنا تم چھوڑو ہمیں

زویا کہتی ہوئی چلائی تھی۔۔۔۔۔

لیکن اسے کوئی پرواہ نہیں تھی فوراً بولا تھا

ہمارا نکاح ہے سو ایک اچھے انسان کی طرح تمہیں بتایا ہے۔۔۔۔۔

شہیر کہتا ہوا سکون سے کھڑا تھا

پر زویا کو تو حیرت کا شدید جھٹکا لگا تھا۔۔۔۔۔

تبھی سینے پر بازو باندھے وہ بھی پر سکون ہو گئی تھی۔۔۔۔۔

اور تمہیں ایسا لگتا ہے کہ ہم تم سے نکاح کرے گے واؤ امیزنگ۔۔۔۔۔

آخر میں کہتی وہ استہزاء ہنسی تھی۔۔۔۔۔

لیکن مقابل کی خاصہ ڈھیٹ تھا اب بھی پر سکون تھا

بلکل کروگی۔۔۔۔۔

عشق بے اختیار
امریبہ افضل

عشق بے اختیار

کہتا ہوا اسے جیسے آگ لگا گیا تھا۔۔۔۔۔

فوراً موبائل اس کی جانب بڑھایا تھا موبائل پر چلنے والی ویڈیو دیکھ کر زویا کا دماغ گھوم گیا تھا۔۔۔۔۔

وہاں میرب تھی کرسی پر بندھی ہوئی بچاؤ بچاؤ چلا رہی تھی۔۔۔۔۔

یہ دیکھ کر پہلی بار زویا کو کچھ ٹوٹا ہوا محسوس ہوا تھا۔۔۔۔۔

لیکن پھر بھی خود کو سنبھالا تھا تمہیں پتا ایک لڑکی سپیشلی ایجنٹ کو ہر اس کرنے کی کتنی بڑی سزا ملے گی تمہیں۔

اسے دھمکانا چاہتا تھا۔۔۔۔۔

پرواہ نہیں لیکن۔ اس کا دلفظی جواب مانوزویا کو بہت غصہ دلا گیا تھا تبھی تھوڑے قدم پیچھے ہوئی تھی۔۔۔۔۔

اور پھر پلٹی تھی بھاگ کر دیوار پر ایک پاؤر کھا اور اور پلٹ کر

مقابل پر حملہ کیا تھا۔۔۔۔۔

وہ جو سمجھ رہا تھا کہ صدمے سے وہ شاید گرنے والی ہوگی اس کی زوردار کک پڑنے پر خود کا حال خراب لگ رہا تھا

تبھی زویداروازے کی طرف گئی تھی۔۔۔۔۔

لیکن پھر رکی تھی

ہاں حسن کر لوجو کچھ کرنا ہے تم نے اس لڑکی کے ساتھ۔۔۔۔۔

شہیر فون کان کو لگائے کہہ رہا تھا ایک نظر اس پر ڈالی تھی۔۔۔۔

نہیں پلیز۔۔۔۔۔

زویا کہتی ہوئی واپس اس کے پاس آئی تھی۔۔۔۔۔

اوکے دینے دو۔۔۔۔۔ کہتا ہوا وہ فون بند کر چکا تھا

میری جنگلی شرمی ایسے بھگی بلی تم ٹھیک نہیں لگتی پر کیا کرو ایک بار نکاح ہو جائے پھر ہم دونوں روز لڑا کرے گے

۔۔۔۔۔

شہیر کہتا ہوا اسے تھام چکا اسے اپنے حصار میں قید کر چکا تھا

تمہیں پتہ ہے مجھے تم سے عشق ہے اور شہیر شاہ اپنا عشق ضرور مکمل کرے گا تمہیں پہلی بار دیکھ کر مجھے تم سے بہت

محبت ہو گی تھی پتہ نہیں کیا خاص بات تھی تم میں لیکن مجھے پاگل کر گئی تھی

تم میری پہلی نظر کا ہونے والا عشق ہو جو مجھے بے اختیار ہوا ہے کبھی تمہیں خود سے دور نہیں کرو گا۔۔۔۔۔

اسے خود میں مزید پیٹنے والے وہ ایک پاگل دیوانے کی طرح بول رہا تھا۔۔۔۔۔

پھر اسے چھوڑ دیا تھا مولوی صاحب آتے ہو گے۔۔۔۔۔

READERS CHOICE

باقی باتیں بعد کے لے رکھ لیتے ہیں۔۔۔۔۔

کہتا ہوا وہ چلا گیا تھا

عشق بے اختیار اربابِ افضل

اور زویا ایک بار پھر ٹوٹ گئی تھی مولوی صاحب آئے ایجاب و قبول کے مرحلے طے ہوئے اور وہ زویا خان سے زویا
شہیر کبیر شاہ بن چکی تھی
پر اسے ہوش ہی کہا تھا

آج پھر کسی اپنے کی خاطر وہ ٹوٹی تھی پھر سے چھ ماہ بعد پھر اس کے ساتھ وہی ہوا تھا ایک بار پھر سے
مولوی صاحب کے جاتے ہی وہ دروازہ لاک کرتی اس کے ساتھ لگی پھوٹ پھوٹ کر رودی تھی
آخر چھ ماہ بعد پھر سے -----



کمرے میں بیٹھی وہ رو رہی تھی

یا اللہ پھر سے میرے ساتھ ایسا کیوں ہوا یا اللہ یہ کون سی آزمائش ہے جو تو مجھ سے لے رہا ہے یا میرے خدا میرا ساتھ
دے مجھے پتا ہے کہ میرے اللہ کے سوا میرا کوئی سہرا نہیں ہے۔۔۔۔۔

ٹھیک ہے یا اللہ تیری ہر آزمائش مجھے قبول ہے ہر چیز کا مقابلہ کرو گی ثابت قدم رہ کر بس تو میرا ساتھ دینا
مجھے پتہ

بے شک اللہ صبر کرنے والوں کے ساتھ ہے۔۔۔۔۔

ساتھ ہی اس نے اپنی آنکھیں بری طرح رگڑی تھی گرے آنکھیں سرخ ہو رہی تھی۔۔۔۔۔

جلدی سے اٹھ کر وہ اپنے آپ کو ایک بار پھر اس سب کے لیے تیار کر چکی تھی

عشق بے اختیار اریبہ افضل

اٹھ کر واشروم گئی اپنے منہ پر پانی کے چینٹھے مارے خود کو پرسکون کرتی وہ باہر آئی تھی۔۔۔۔۔

ڈریسنگ ٹیبل کے سامنے کھڑی ہوئی اب بس آنکھوں میں کاجل کا اضافی کیا تھا جس سے اس کی آنکھیں مزید دلکش لگ رہی تھی

وہ اپنی کمزوری کسی پر ظاہر نہیں کرنا چاہتی تھی اس لیے کاجل آنکھوں میں ڈال کر آنکھوں کی سرخی کو چھپانے کی کوشش کی تھی جو کسی حد تک کامیاب بھی ہو گئی تھی

شہیر بھی نکاح کے بعد اس کے پاس نہیں گیا تھا جانتا تھا وہ غصے میں ہے اور پتہ نہیں کیا کر جائے یا پھر وہ اسے ٹائم دے رہا تھا۔۔۔۔۔

زویا روم سے باہر آئی تو وہ لوگ ابھی بھی وہی صوفے پر بیٹھے ہوئے تھے وہ کال کر کے ماہ نور لوگوں کو بلا چکی تھی۔۔۔۔۔

تھوڑی دیر تک دروازے پر دستک ہوئی تو زویا نے دروازہ کھولا اس دوران اس نے ایک مرتبہ بھی شہیر کو نہیں دیکھا تھا آنکھیں جو پہلے ہی بے تاثر رہتی تھی اب ان میں مزید سنجیدگی اور سفاکت آ گئی تھی جس سے کوئی عام انسان نو یقیناً خوف کھا جاتا یا محض وہ غصے کی وجہ سے اس طرح کا تاثر دے رہی تھی

سامنے زیب لوگ کھڑے تھے انہیں لے کر اندر آئی تھی
بنا کسی کی طرف دیکھے وہ بولی تھی

چلو میرے پیچھے۔۔۔۔۔

عشق بے اختیار اسیبا افضل

بس اتنا کہتی وہ چل پڑی باقی سب نے پہلے ایک دوسرے کو دیکھا اور چل دیے۔۔۔۔۔

وہ ایک روم میں پہنچی تھی سامنے ٹیبل پر کچھ کرسیاں تھی چلتی ہوئی وہاں جا کر سربراہی کرسی پر بیٹھ گئی تھی

شہیر بار بار اسے دیکھ رہا تھا لیکن اس ظالم نے ایک بار بھی اس کی جانب نہیں دیکھا تھا

کوئی بات نہیں اب میں اپنے طریقے سے مناؤ گا اپنی جنگلی شیرنی کو

شہیر دل میں سوچتا ہوا آیا اور دوسری سائڈ پر سامنے والی کرسی پر بیٹھ گیا تھا۔۔۔۔۔

اس طرح سب نے اپنی اپنی نشست سنبھالی اب وہاں شہیر اور اس کے ساتھ شان اور رنی تھے۔۔۔۔۔

جبکہ حسن کو وہ لوگ وہی چھوڑ آئے تھے کہ انہیں وہاں کی بھی خبر رکھنی تھی۔۔۔۔۔

اور زویا کے ساتھ زبی رومی اور ماہ نور تھے

ماہ نور مسلسل وہاں کسی کی نظروں خود پر محسوس کر رہی تھی لیکن غور نہیں کیا تھا۔۔۔۔۔

ٹیم آج سے ہمارے نیوکیس پر یہ لوگ ہمارے ساتھ کام کرے گے۔۔۔۔۔

اور کام میں مجھے کسی بھی قسم کی کوئی کوتاہی برداشت نہیں یہ بات تم سب لوگ اپنے ذہنوں میں ڈال لو

وہ بولی تو لہجہ پہلے سے زیادہ سرد تھا۔۔۔۔۔

شہیر اس کی اس ادھر مسکرایا لیکن فوراً سے پہلے اپنی مسکراہٹ چھپا گیا تھا۔۔۔۔۔

زیب کام مکمل کیا

اب اس نے زیب کی طرف دیکھا تھا۔۔۔۔۔

جی میم جس نے مسکرا کر کہا تھا۔۔۔۔۔
ہممم گڈ

اینڈ ناؤ گیم سٹارٹ تم سب کو پتہ ہے تم لوگوں نے کیا کرنا ہے اور کہا جانا ہے۔۔۔۔۔
میرے سورسز سے مجھے پتہ چلا ہے کہ ایس۔ کے یہی پاکستان میں ہے۔۔۔۔۔
اس نے بات کرتے ہوئے ایک نظر سب کو دیکھا تھا

ایس۔ کے کا نام سن کر شان اور عارف چونکے تھے اور پھر ایس۔ کے کی جانب دیکھا جو بڑے ریلکس انداز میں اسے
سن رہا تھا

آپ لوگ۔۔۔۔۔

زویا نے اب کہ عارف کو دیکھا تھا۔۔۔۔۔

ایم ایجنٹ عارف

عارف نے اپنا تعارف کروایا تھا۔۔۔۔۔

اینڈ ہائے ایم

READERS CHOICE

ابھی شان کچھ بولتا کہ زویا نے اس کی بات کاٹ دی تھی
یہ ہائے ہیلو کرنے کے لیے یہاں نہیں لے کہ آئے ہم تمہیں نہ تم کسی گرل فرینڈ سے بات کر رہے ہو ایجنٹ شان

۔۔۔۔۔

عشق بے اختیار اربابِ افضل

زویا نے اپنا غصہ کچھ اس بیچارے پر نکالا تھا کیونکہ اس کے نکاح پر مولوی کو وہی لایا تھا
اس کی بات سن کر شان تھوڑا چوڑا نکلا تھا۔۔۔۔۔ ساتھ اس کا یوں نام لینا بھی اس کے ساتھ باقی دونوں کو چوڑا کرنے پر
مجبور کر گیا تھا۔۔۔۔۔

شہیر نے جلد ہی اپنے تاثرات چھپائے تھے۔۔۔۔۔
تب زویا نے ان کے تاثرات دیکھ کر استہزاء مسکرائی تھی
زویا خان تو اپنے دشمن کا بھی نام یاد رکھتی ہے آپ لوگ تو پھر میرے ساتھ کام کرنے والے ہو سو یوں چوڑا کرنے میں
اپنا اور میرا قیمتی وقت ضائع نہ کرو
اور کام کی کوئی بات ہے تو بتاؤ۔۔۔۔۔

تب اس سے پہلے کے شان کچھ بولتا کہ شہیر بول چکا تھا
میرے خیال میں ہم سب کو دو دن دینے چاہیے اور پھر جو انفارمیشن اکٹھی ہوئی اس کے مطابق چلنا چاہیے
شہیر نے آرام سے اس کی طرف دیکھا تھا۔۔۔۔۔
ہمممم ٹھیک ہے جسٹ اس بار دو دن پر آگے سے یہ دو دن نہیں ملا کرے گے
شان اینڈ عارف آپ اپنے ٹیم لیڈر کو جو انفارمیشن ملی بتا دیجیے گا اور آپ مسٹر شہیر شاہ عرف ایس۔ ایس ہم سے
ڈسکس کر لیجیے گا

نہیں تو آپ ہمیں بھی بتا سکتے ہیں ذریعہ اوکے۔۔۔۔۔

اپنی بات کہتی اس نے ان دونوں کی طرف دیکھا تھا

جہنوں کا اتنی دیر سے روکا سانس بحال ہوا اور فوراً ہاں میں سر ہلا دیا تھا

زویا نے جب ایس کہا تھا تو ایک پل کو وہ بھی چونکا تھا لیکن اس کے ایس۔ ایس کہنے سے وہ نارمل ہوا تھا۔۔۔۔۔

اب زویا نے اسے ایک نیا نام دے دیا تھا ایس۔ ایس۔۔۔۔۔

تم لوگوں کی موبائل پر کچھ بھیجھا ہے میں نے چیک کر دیا اور اپنے کام پہ لگو لیکن کسی کو بھی کوئی شک نہ ہو لوگوں کے

سامنے تم وہی ہو جو تم بن کر دکھاتے ہو۔۔۔۔۔ اس نے اپنی ٹیم سے کہا تھا

زیب تم اپنا کام ختم کر کے مجھے کال کرنا مجھے کچھ امپورٹنٹ ڈسکس کرنا ہے تم سے۔۔۔۔۔

تھینک ہے زوی۔۔۔۔۔

زیب نے مسکرا کر کہا تھا غیر اداری طور پہ اس کے منہ سے اس کا نیک نیم نکل گیا تھا

زویا نے کچھ کہنا چاہا لیکن پھر انکسور کر گئی۔۔۔۔۔

اور پاس بیٹھا ایس۔ کے جو کب سے پرسکون بیٹھا اسے دیکھ رہا تھا اب اسے آگ لگی تھی کب سے جب بھی زویا زیب

سے بات کرتی تو اس کا یوں مسکرانا اور پھر اب زویا کہنا مانوا سے پاگل کر گیا تھا غصہ سے زیب کو گھور رہا تھا

READERS CHOICE

زویا اپنی چیئر سے اٹھی تھی باقی سب بھی اٹھ کر جا چکے تھے۔۔۔۔۔



عشق بے اختیار
امریبہ افضل

عشق بے اختیار

ماہ نور ابھی دروازے تک پہنچی تھی عجلت میں نکلتی ہوئی کسی سے ٹکرائی تھی سامنے عارف کھڑا تھا ماہ نور کا ماتھا زور

سے عارف کے ماتھے سے ٹکمرایا تھا یا اسے ہی یوں لگا تھا۔۔۔۔۔

اففففففففف خدایا۔۔۔۔۔

ماہ نور نے ماتھا مسلتے ہوئے کہا تھا۔۔۔۔۔

آپ ٹھیک ہے۔۔۔۔۔

عارف نے ماہ نور کی جانب دیکھا تھا اسے آتے ہی یہ پیاری سی لڑکی بھاڑ گئی تھی لیکن اس کا یوں خود کو انگور کرنا ذرا اچھا

_____ نہیں لگا تھا۔

ماہ نور نے کوئی جواب نہیں تھا اور بڑبڑاتے اسے کے پاس سے گزری

اندھے نہ ہو تو۔۔۔۔۔

ماہ نور کہتے ہوئے وہاں سے چلی گئی پیچھے سے عارف اس کو پشت کس گھور کر جاتا دیکھتا رہا اور کچھ سوچ کر مسکرا گیا

زویا اپنے روم میں آئی تھی اپنی موبائل نکالا اور میر کو مسیج ٹائپ کر کہ بھیجھا تھا

میروریدی فارسی پرانز-----

اس کی بات کا مطلب سمجھ کر میرے آگے سے دل ❤️ والے ایمو جی بیچھے تھے۔۔۔۔۔

تب اس نے موبائل رکھا اور کھڑی کی جانب گئی کہ پیچھے سے اس نے کسی کے قدموں کی آہٹ سنی تھی لیکن کوئی

جواب نہ دیا اور ویسے ہی کھڑکی کے پاس کھڑی ہو گئی

ارسیبہ افضل

عشق بے اختیار

پیچھے سے آنے والے نے گن اس کی کنپٹی پر رکھ دی تھی
جس کی وجہ سے وہ تھوڑا چونکی تھی



مرحاً گھر پہنچی تھی جب گھر میں اسے کچھ غیر معمولی احساس ہوا وہ بھاگتی ہوئی کمرے میں آئی تھی
----- کمرے میں کوئی نہیں تھا لائٹ بھی آف تھی اس نے آگے بڑھ لائٹ ان کی تو کوئی نہیں تھا صارم کہا ہو
تم ماما پاپا کوئی ہے-----

وہ اب مسلسل بولتی ہوئی آگے بڑھی کیچن کی بھی لائٹ آف تھی اسے کچھ خوف بھی محسوس ہوا کہ کہی کسی کو کچھ ہو
تو نہیں-----

نہیں نہیں یہ میں کیا اول فول سوچ رہی ہوں-----
کہتی ہوئی وہ کچن میں گئی ابھی قدم رکھا تھا اور لائٹ ان کرنے لگی تھی کہ یکدم لائٹ آن ہو گئی

Happy birthday 🎂.....

Happy birthday too you mirha....

وہ چونکی اور خوشی سے ایک ہلکی سی چیخ اس کے منہ سے نکلی تھی

جہاں سامنے اس کے پاپا ماما اور بھائی کھڑے تھے-----

وہ ان کے قریب گئی اور اپنے پاپا کے گلے لگ گئی پاپا آپ کو یاد تھا-----

Page 72 of 411

ہاں میری پرنس تو اور کیا نہیں یاد ہونا چلو آؤ کیک کاٹو۔۔۔۔۔

اس کے پاپا کہتے ہوئے اسے اپنے ساتھ لے گے

مرحانے کیک کاٹا تھا سب نے اسے وش کیا تھا۔۔۔۔۔

پاپا میرا گفٹ اس نے اپنا ہاتھ زید صاحب کے آگے کیا تھا۔۔۔۔۔

بھو کی بہن صارم نے اسے چڑاتے ہوئے کہا تھا۔۔۔۔۔

جس پر اس نے ایک ہلکی سی چپت اسے رسید کی تھی۔۔۔۔۔ اور پھر وہ مسکرا دی۔۔۔۔۔

آپ لوگ تیار رہنا میں اپنی پرنس کو اس کی مرضی کا گفٹ دلاؤ گا۔۔۔۔۔

زید صاحب نے کہا اور اس کے ماتھے پر بوسا دیا تھا جس سے وہ اور رمزہ بیگم مسکرا دی تھی۔۔۔۔۔

_____ 😍 ❤️ _____ 😍 ❤️ _____ 😍 ❤️ _____

اس نے ایک نظر اپنی کنپٹی پر رکھی ہوئی گن کو دکھا تھا۔۔۔۔۔ اور اگلے ہی لمحے بڑی پھرتی سے نیچے ہوئی بڑھتی

اس نے ساتھ ہی ٹانگ بڑھا کر زور سے سامنے کھڑے کو مار دی تھی اس کے گٹھنے پر لگنے کی وجہ سے وہ بھی گر گیا تھا

اس کے گرتے ہی زویا حیران ہوئی تھی۔۔۔۔۔

سا منے شہیر بڑے پر شوق نظر سے اسے دیکھ رہا تھا۔۔۔۔۔

زویا نے ایک ناگوار نظر اس پر ڈالی اور اٹھ گئی ابھی دو قدم چلی تھی جب شہیر نے اس کی ٹانگ میں اپنا پاؤں پھنسا کر

اسے اپنے اوپر گرا چکا تھا۔۔۔۔۔

عشق بے اختیار
امریبہ افضل

عشق بے اختیار

اور اسے اپنی مضبوط باہوں کے حصار میں لے لیا تھا۔۔۔۔۔

کہاں کی تیاری ہے مسز ایس۔ ایس

شہیر نے بھی اسے اس نام سے پکارتا تھا جو صبح اس نے اسے دیا تھا۔۔۔۔۔

تم نے اتنا اچھا نام مجھے دیا ہے انعام تو بنتا ہے نہ۔۔۔۔۔

شہیر نے آنکھوں میں محبت لیے اس کی جانب دیکھ کر کہا تھا جو

خود کو اس سے چھڑوانے کی کوشش کر رہی تھی

بے شک میری جنگلی شیرنی تم بہت چالاک ہو اور ہاں تھوڑی طاقتور بھی لیکن جب میں تمہارے پاس ہوں تو چاہے

کچھ بھی ہو جائے تم میری گرفت سے نہیں نکل سکتی۔۔۔۔۔

شہیر نے اس پر گرفت مضبوط کرتے کہا تھا

تمہیں دیکھ کر میرا دل کرتا ہے تمہیں سب سے چھپالوں خود میں قید کر لوں تمہیں اور بھول کر بھی تم میری اس قید

سے نہیں نکل سکتی۔۔۔۔۔

جنگلی جانور چھوڑو مجھے سانس نہیں ارہا۔۔۔۔۔

زویا واقع ہی محسوس کر چکی تھی کہ اس کی گرفت بہت سخت ہے وہ ہر چیز سے لڑنے والی اس کی مضبوط گرفت سے

ہار جاتی تھی اوپر سے ایک نیا بنار شتہ۔۔۔۔۔

’مہمم سانس نہیں ا رہا تمھیں یہ تو غلط بات ہے چلو تمھیں سانس دی جائے۔۔۔۔۔‘

عشق بے اختیار اسیبا افضل

شہیر زو معنی انداز میں بولا تھا۔۔۔۔۔

اس کی بات کا مطلب سمجھ کر زویا ہڑبڑائی تھی۔۔۔۔۔

تم جانتے نہیں ہو میں بہت برا حال کرو کی تمہارا۔۔۔۔۔

زویا نے گویا اب اسے دھمکی دی تھی

فلحال تو یہ حال تمہارا ہے جان۔۔۔۔۔

شہیر اتنے ہی آرام سے بولا تھا۔۔۔۔۔

ساتھ ہاتھ اس کے نقاب کی طرف بڑھایا تھا۔۔۔۔۔

اس کا بڑھتا ہوا ہاتھ دیکھ کر زویا نے فوراً اس کا ہاتھ تھامنا چاہا تھا۔۔۔۔۔

نہیں ہر گز نہیں ایسا کرنے کے بارے میں سوچنا بھی مت ورنہ جان سے جاؤ گے۔۔۔۔۔

زویا نے اب تھوڑا سخت لہجے میں کہا تھا

جان تو تم پہلے ہی میری لے چکی ہو شہیر نے کہتے کے ساتھ اس کا ہاتھ پکڑ کر اس کی کمر کے پیچھے پن کر دیا تھا

۔۔۔۔۔

کہا تھا میں نے کہ جب محرم بنو گا تب ہی تمہارا چہرہ دیکھوں گا۔۔۔۔۔

شہیر کہتے ہوئے ہاتھ بڑھا کر اس کا نقاب اتار چکا تھا نقاب اترتے ہی زویا نے اپنی آنکھیں بند کر لی تھی

شہیریک ٹک اسے دیکھ رہا تھا اتنا حسن اس کی آنکھیں ہی کمال کی نہیں تھی وہ بلا تو خود بہیت حسین تھی کافی دیر اسے یوں ہی دیکھتا رہا تھا۔۔۔۔۔

ہاتھ بڑھا کر اس کے چہرے کو چھو داتا تھا۔۔۔۔۔

اور زویا جو دشمنوں سے لڑنے کے لیے اتنی مضبوط تھی اب ایک مرد کو اپنے اتنا قریب دیکھ کر گھبرائی تھی اور وہ جو اس کا محرم تھا۔۔۔۔۔

شہیر نے اس کی گھبراہٹ نوٹ کی تھی ہلکا سا مسکرایا تھا۔۔۔۔۔

سانس نہیں آرہی تھی نہ تمہیں شہیر نے اس کی جانب دیکھا تھا اور گرفت مزید مضبوط کی تھی۔۔۔۔۔

زویا کی آنکھیں اب بھی بند تھی شہیر نے اس کی طرف دیکھا تھا اب اسے مزید گرفت میں لیتا اس پر جھک گیا تھا اس کے ہونٹوں پر اپنے ہونٹ رکھ چکا تھا۔۔۔۔۔

سب کچھ بلائے وہ اپنے آپ کو سکون پہنچا رہا تھا خود کو سراب کر رہا تھا اس بات کی خوشی تھی کہ اس نے اپنے آپ کو محفوظ رکھا تھا سب سے۔۔۔۔۔

زویا مزاحمت کر رہی تھی لیکن اس طرح اس کے عمل میں اور شدت آرہی تھی

آخر کار زویا نے اپنا ہاتھ چھڑوا کر اسے خود سے دور کیا تھا۔۔۔۔۔

اور فوراً اٹھ کر کھڑی ہوئی تھی

شہیر کو اس کی حرکت ناگوار لگی تھی ابھی زویا کچھ بولتی کہ پاس پڑا اس کا موبائل بجاشاید کوئی میسج آیا تھا

زویا خود کو نارمل کرتی موبائل اٹھانے کے لیے بڑھی کہ ایس۔ ایس اس کا موبائل اٹھا چکا تھا۔۔۔۔۔
ارادہ اس کو تنگ کرنے کا تھا لیکن موبائل پر نظر پڑتے چہرے پر ناگوار تاثرات ابھرے اور آنکھوں میں غصہ آگیا تھا



سامنے موبائل پر زہی لکھا ہوا تھا اس نے مسیج سوہنی کیا
جہاں لکھا تھا

کال کر لوں میں اب آپ نے کہا تھا ناؤ ایم فری۔۔۔۔۔
مسیج پڑھ کر شہیر غصے سے پاگل ہوا تھا ایک نظر زویا پر ڈالی جو اسے غصے میں دیکھ چکی تھی
لیکن اسے کہا پرواہ تھی۔۔۔۔۔

تبھی شہیر نے موبائل دور پھینکا تھا صدمہ شکر کہ موبائل پاس بیڈ پر گرا تھا
یہ کیا حرکت تھی ہاں جاہل انسان تمیز نام کی چیز واقع نہیں ہے تمہیں
وہ غصے سے چلائی تھی

تب شہیر نے اس کا بازو زور سے پکڑا تھا۔۔۔۔۔

اگر آج کے بعد یہ زیب تن سے اس طرح فرینک ہوا یا کام کے علاوہ کوئی بات کی تو اس کو زندہ جلادوں گا اور اس
سب کی ذمہ دار تم ہوگی اور اسے محض دھمکی نہ سمجھنا۔۔۔۔۔

غصے سے اس کا بازو پر گرفت اور مضبوط کی لیکن زویا بھی ڈھیٹ بنی تھی منہ سے ایک آہ نکل نہیں نکلی تھی

عشق بے اختیار اوریہ افضل

اور یہ زیب اس کا نام ہے نہ تو زیب ہی رکھوں اور بدلو اسے زیبی سے۔۔۔۔۔
شہیر نے مزید کہا تھا غصہ سے اس کی نیلی آنکھیں سرخ ہو گئی تھی کچھ پل پہلے والا سکون کہی چلا گیا تھا
کسی کے ساتھ نہیں دیکھ سکتا میں تمہیں عشق کے مجھے تم سے جواب جنون کا روپ لے رہا ہے۔۔۔۔۔
بازو ہنوز اس کی گرفت میں تھا

زویا کچھ نہ بولی وہ اسے دیوار کے ساتھ لگائے دونوں بازو سائڈ پر رکھ چکا تھا۔۔۔۔۔
زویا نے پھر بھی کچھ نہ کہا تھا بس سکون سے کھڑی رہی اور اس کا یوں یہی ہٹ دھرمی سکون اسے آگ لگا رہا تھا تبھی
گرفت مضبوط کی تھی زویا کا ایک ہاتھ اس کے ہاتھ میں اور دوسرا دیوار کے ساتھ لگائے کھڑا تھا۔۔۔۔۔
اچانک زویا نے اس کے ہاتھ کو جھٹکا دیا تھا
اور خود اس کا ہاتھ پکڑ کر اسے زور سے مروڑا تھا۔۔۔۔۔
لیکن شہیر اسے کھڑا تھا جیسے اس نے اس کا ہاتھ بڑے پیار سے پکڑا ہے دونوں ہی ہر چیز میں ماہر اور دونوں ہی ضدی
تھے۔۔۔۔۔

دوبارہ میرا موبائل کو ہاتھ نہیں لگانا اتنی دیر بعد زویا صرف اتنا بولی تھی۔۔۔۔۔
کچھ دنوں پہلے اس کا لیپ ٹاپ خراب ہو گیا تھا اس نے امپورٹنٹ ڈیٹا اپنے موبائل میں سیو کر لیا اور کاپی پین ڈرائیو
میں تھی

انفارمیشن بہیت امپورٹنٹ تھی اس نے ابھی تک اپنی ٹیم کو نہیں بتایا تھا

عشق بے اختیار اربابِ افضل

شہیر کا یوں فون پکڑنا اور پھینکنا اسے بہت برا لگا تھا کہ اگر وہ سب شہیر دیکھ لیتا تو غلط ہو جاتا۔۔۔۔۔
وہ کسی پر بھی اتنی جلدی بھروسہ نہیں کرتی تھی ابھی تک تو اپنی ٹیم ممبر کو نہیں بتایا تھا اس نے۔۔۔۔۔
دونوں اسی پوزیشن میں کھڑے درد کی پرواہ کیے بغیر ایک دوسرے کی آنکھوں میں دیکھ رہے تھے
نبلی آنکھوں میں جہاں غصہ تھا اور ایک جنون تھا
دوسری طرف گرے آنکھیں ہر قسم کے تاثر سے پاک تھی یوں جیسے وہ اپنے غصے کو بھی چھپا گئی تھی
اور اپنے جذبات چھپانے میں دونوں ہی ماہر تھے۔۔۔۔۔



تیار ہونے کے بعد وہ مال میں آئی تھی اپنی فیملی کے ساتھ۔۔۔۔۔
پاپا چلے وہ دیکھے وہاں چلتے ہے۔۔۔۔۔

وہ زید صاحب کو یہاں سے وہاں لیے جا رہی تھی اور اس کی خوشی دیکھ کر باقی سب بھی خوش ہو رہے تھے۔۔۔۔۔
بھی میری تو بس ہو گئی ہے مجھ سے نہیں اٹھائے جاتے آپ کی پرنس کے نخرے میں تو یہاں بڑھنے لگی ہوں

۔۔۔۔۔
رمزہ بیگم نے کہا تھا کافی دیر سے وہ لوگ مال میں گھوم رہے تھے لیکن مر حامیڈم کو کچھ پسند ہی نہیں رہا تھا

۔۔۔۔۔
تبھی رمزہ بیگم بولی تھی

ٹھیک ہے بیگم آپ لوگ وہاں فورٹ کانر میں بیٹھ جائے میں دلادیتا ہوں اپنی پرنس کو جاؤ صارم اپنی ماما کے ساتھ
زید صاحب نے ان کی طرف دیکھ کر کہا تھا۔۔۔۔۔

پاپا آپ بھی جائے وہ سامنے شاپ سے ہی مجھے چیز مل جائے گی آپ بھی وہاں بیٹھ جائے تھک گئے ہیں۔۔۔۔۔
مرحاکہتے ہوئے سامنے شاپ کو دیکھا جس میں جیولری کا سامان تھا
لیکن بیٹا۔۔۔۔۔

زید صاحب نے کچھ کہنا چاہا جب مرحا پھر بولی تھی
پاپا آپ پیسے دے میں چلی جاؤ گی
مرحاکے اسرار پر زید صاحب اسے پیسے دیتے فورٹ کانر کی طرف بڑھ گئے جبکہ وہ شاپ میں انڑ ہو گئی سامنے جا کر وہ
ادھر ادھر دیکھتی کچھ پسند کرنے لگی تھی
تبھی کسی نے اس کے سامنے ایک لاکٹ کیا تھا اس نے نظر اٹھا کر دیکھا تو حیران رہ گئی
تم بد تمیز۔۔۔۔۔

بے اختیار ہی وہ بولی تھی۔۔۔۔۔

اس کی بات پر شان کے چہرے پر مسکراہٹ آئی تھی
یہ لو اس نے لاکٹ اس کی جانب کرتے ہوئے کہا تھا۔۔۔۔۔
یہ کیا ہے اور میں تم سے یہ کیوں لوں۔۔۔۔۔

مرحانے بھی تیوری چڑھا کر پوچھا تھا۔۔۔۔۔

وہ تمہیں جلد پتا چل جائے گا۔۔۔۔۔

شان معنی خیزی سے بولا تھا۔۔۔۔۔

اب کون اسے ورنہ وہ سامنے تمہاری فیملی بیٹھی ہے نہ شان نے کہنے کے ساتھ ہی ان کی طرف اشارہ کیا مرحانے بھی اس طرف دیکھا تھا اور چونک کر واپس شان کی طرف دیکھا تھا۔۔۔۔۔

کیا پتا تمہارے بھائی کا ایکسڈنٹ ہو جائے سو بہتر یہی ہے کہ تم یہ لے لو اور اسے پہنو اور اتر نامت اپنے آپ کو میری امانت سمجھنا اگر کبھی اس میں بے ایمانی کی تو سب کو جلا کر راکھ کر دوں گا۔۔۔۔۔

شان سنجیدہ لہجے میں بولتا مر حاکو ڈرا گیا تھا۔۔۔۔۔

تبھی اس نے ایک نظر اپنی فیملی کو دیکھا اور اس کے ہاتھ سے لاکٹ لیا جو دل کی شپ میں تھا اور دل کو کھولنے سے اندر وائٹ نگوں سے ایک سائڈ پرائس اور ایک پرائیم لکھا ہوا تھا

مرحایہ کرا لہجہ اور ڈر سے اس کی جانب دیکھتی ہے بھلا اس کا نام تک پتہ کروالیا تھا اس انسان نے جیسے وہ جانتی بھی نہیں تھی

اگر تم چاہتی ہو کہ اسے میں پہناؤ تو مجھے کوئی مسئلہ نہیں ہے شان کہتا ہوا ایک قدم اس کی جانب بڑا تھا تبھی مرحانے تیزی سے وہ لاکٹ پہنا تھا

اس کی تیزی پر شان مسکراہٹ دبا گیا تھا۔۔۔۔۔

وہ بنا دیکھے وہاں سے نکل گئی تھی شان نے بھی اسے نہیں روکا تھا پہلی دن کی ملاقات میں ہی وہ تیکھی سی چھوٹی لڑکی سے اسے لگاؤ ہو گیا تھا لیکن یہ محبت تھی اور اپنے دل کے ہاتھوں مجبور ہو کر اس کا سارا ڈیٹا نکلو اچکا تھا اب بس اسے اپنی محبت کو اپنی زندگی میں شامل کرنا تھا

مرحاجاتے ہی زید صاحب سے بولی تھی

پاپامیری طبیعت نہیں ٹھیک چلے یہاں سے زید نے اپنی بیٹی کی طرف دیکھا جو گھبرائی ہوئی تھی بنا کچھ کہے وہ اپنی فیملی کو لیے وہاں سے چلے گئے تھے۔۔۔۔۔

اور شان کی نظروں نے دور تک اس کا پیچھا کیا تھا جیسے شاید مرحا بھی محسوس کر چکی تھی۔۔۔۔۔



ابھی وہ دونوں اسی پوزیشن میں تھے ایک دوسرے کی آنکھوں میں دیکھ رہے تھے شہیر کی آنکھوں میں اس کی قربت سے جہاں اب غصے کی جگہ محبت نے لے لی تھی لیکن زویا کی آنکھوں میں بے زاریت تھی۔۔۔۔۔

تبھی وہ اپنا ہاتھ چھڑواتا پیچھے ہوا اور کمرے سے نکلتا چلا گیا

پیچھے سے زویا نے اپنی آنکھیں بند کر کے کھولیں تھی اور ایک سانس فضا کے سپرد کی تھی

اپنا موبائل اٹھایا تھا جہاں زویا کا میسج تھا

اس نے ایک میسج ٹائپ کیا اور سب کو بھیج دیا تھا۔۔۔۔۔

خود اپنا مقابل اٹھا تھا نقاب باندھتے اسے پھر شہید کا خیال آیا تھا۔۔۔۔۔

عشق بے اختیار اریبہ افضل

اپنے سر کو جھٹکتی وہ باہر کی تھی گھر سے باہر نکل کر وہ اب یونیورسٹی کی جانب رخ کر چکی تھی
ابھی یونیورسٹی سے چند قدم ہی دور تھی کہ اسے لگا کہ شاید اس کا کوئی پیچھا کر رہے اس نے پیچھے مڑ کر دیکھا تو ایک بلیک
کلر کی کار نظر آئیں وہ دوبارہ چلنے لگی تھی لیکن نظر اب بھی پیچھے کر کہ دیکھ لیتی گاڑی اب بھی پیچھے آرہی تھی اب
اسے غصے آنے لگا۔۔۔۔۔

غصہ تو پہلے شہیر پر بھی بہت تھا تبھی گاڑی کی طرف کی گاڑی تک چکی تھی
زویا نے ہاتھ بڑھا کر ابھی گاڑی کا شیشہ بجانا چاہا جب اچانک دروازہ کھولا تھا سامنے والے نے اس کا بازو پکڑ کر اندر کی
جانب کینچھا تھا زویا چونکہ اس اچانک حملے کے لیے تیار نہیں تھی فوراً گری تھی
مقابل کو دیکھا تھا۔۔۔۔۔

لیکن وہ بلیک پینٹ شرٹ اوپر بلیک ہوڈی آنکھوں پر گلاسز لگائے ہوئے تھا اب اس کا چہرہ پوری طرح کور تھا
۔۔۔۔۔ بس ہلکے سے ہونٹ نظر آرہے تھے

کون ہو تم اور اس حرکت کا کیا مطلب ہے۔۔۔۔۔

اس نے سختی سے پوچھا تھا۔۔۔۔۔

مقابل کے ہونٹ مسکراہٹ میں ڈھلے تھے
READERS CHOICE

اس کی طرف تھوڑا جھکتے ہوئے وہ بولا تھا۔۔۔۔۔

میں مس زویا خان مجھے ہی تو ڈھونڈ رہی ہے آپ اس نے زویا کو دیکھتے ہوا کہا تھا

اور زویا کو بس ایک پل لگا تھا اسے پہچاننے میں۔۔۔۔۔

ایس۔۔۔۔۔ کے۔۔۔۔۔

زویا نے اس کا نام ادا کیا تھا

ہائے ہائے ہائے ہائے۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔

کیا اندازہ ہے آپ کا ویسے ہم پہلے مل چکے ہیں پتہ ہے آپ کو۔۔۔۔۔

ایس۔۔۔۔۔ کے نے اس کے بالوں کے پیچھے کرتے ہوئے کہا تھا

چھوڑو ہمیں پھر بتاتے ہیں تمہیں۔۔۔۔۔

زویا اس کا نام سن کر بھسم گئی تھی۔۔۔۔۔

چھوڑا ہی تو نہیں جتنا پہلی ہی ملاقات میں تم نے مجھے اپنا اسیر کر لیا تھا۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔

تمہیں پتا ہے خود کو خود کی اجازت کے بغیر دیکھنے کی جرت تو میں خود بھی نہیں کرتا۔۔۔۔۔

اس نے زویا کی طرف دیکھتے ہوئے کہا تھا اب اس کے تاثرات دیکھ رہا تھا

اچانک زویا کے سر پر جھمکا ہوا تھا

اسے سب یاد آ گیا تھا لیکن اس وقت اسے خود کو نارمل کرنا تھا

اور شہیر سوچ رہا تھا کہ اب وہ کیاری ایکشن دے گی

تبھی وہ پرسکون سے انداز میں بولی تھی

عشق بے اختیار
امریبہ افضل

عشق بے اختیار

میں نے تو سنا تھا ایس۔ کے پیٹھ پیچھے وار نہیں کرتا افسوس ہوا کہ میں نے غلط سنا تھا۔۔۔۔۔

زویا نے افسوس سے سر کے دائیں بائیں ہلایا تھا۔۔۔۔۔

تب شہیر کے ہونٹ اس کی چالاکی پر خود بخود مسکرائے تھے۔۔۔۔۔

اور یہ مسکراہٹ زویا سے مخفی نہیں رہی تھی۔۔۔۔۔

ٹھیک سنا ہے تم نے اب تو مقابلہ اپنے سامنے ہی ہو گا۔۔۔۔۔

شہیراس کی طرف مزید جھک کر بولا تھا۔۔۔۔۔

اور زویا نے موقع کا فائدہ اٹھا کر پیچھے سے اسے لات ماری تھی اس کی کک زور سے شہیر کو لگی تھی لیکن وہ ڈھیٹ بنا رہا

قفا

تب شہیر نے خود ہی اسے چھوڑ دیا تھا۔۔۔۔۔

زوبا پھرتی سے گاڑی سے باہر آئی تھی۔۔۔۔۔

مس زویا تیار رہنا اب کھیل تو شروع کر چکی ہو اب تمہارے ساتھ کھلنے میں مزہ بہت آئے گا شہیر نے اس کی طرف

دیکھتے کہا اور گاڑی سٹارٹ کی تھی اور گاڑی کو وہاں سے بھگاتا ہوا لے گیا پیچھے زویا اس کی گاڑی کو جاتا دیکھتے ہوئے بولی

حق

Let's see S.K

تمہیں نہیں پتا کس کے ساتھ کھیلنا ہے اب تم نے۔۔۔۔۔

Page 85 of 411

سوچتے ہوئے اب وہ واپس مڑ چکی تھی



گھر پہنچ کر اس نے ایک نظر سب کو دیکھا تھا سب ریڈی ہے اس نے پوچھانے تھا تو سب نے اثبات میں سر ہلادیا

چلو پھر نکلتے ہے۔۔۔۔۔

زویا اب کسی کام کی وجہ سے اپنے گاؤں جارہی تھی جو گاؤں کم شہر زیادہ لگتا تھا۔۔۔۔۔

لیکن اس نے ان میں سے کسی کو نہیں بتایا تھا کہ وہ کام کی وجہ سے جارہی ہے۔۔۔۔۔

بس ان سے کہا تھا کہ وہ لوگ ساتھ چلے کیوں کہ وہ جانتی تھی ان کی ضرورت پڑ سکتی تھی۔۔۔۔۔

لیکن شہیر لوگوں کو اس نے نہیں کہا تھا۔۔۔۔۔

لیکن جب شہیر کو پتا چلا تو فوراً سے پہلے اوپر کال کھڑکائی تھی اور نتیجہ یہ نکلا کہ وہ لوگ بھی اس کے ساتھ جارہے تھے

کہ وہ بھی کیس سے کونیکٹیڈ ہے۔۔۔۔۔

گاڑی اپنی منزل کی طرف رواں دواں تھی وہ لوگ گھر پہنچ چکے تھے

اس نے دروازہ کھٹکھٹایا تھا سامنے سے میرو نے دروازہ کھولا اونچی آواز میں چلاتی اس کے گلے لگ گئی تھی۔۔۔۔۔

ریکس میرو ہم بھاگ نہیں رہے اس نے میرو کو پر سکون ہونے کو کہا تھا۔۔۔۔۔

پھر وہ لوگ اندر آئے گھر کو دیکھ کر کہی سے نہیں لگتا تھا کہ وہ لوگ گاؤں میں ہے۔۔۔۔۔

خوبصورت گھر تھا۔۔۔۔۔

وہ سامنے ڈرائنگ روم میں داخل ہوئی تھی پیچھے وہ چھ لوگ بھی داخل ہوئے تھے اپنی ماما پاپا سے مل کر وہ ایک صوفے پر بیٹھی تھی اور ساتھ انہیں بیٹھنے کا اشارہ کیا تھا

پاپا یہ لوگ ہماری یونیورسٹی کے کلاس فیلو ہے ہمیں یونیورسٹی میں ایک اسمنٹ ملا ہے فریڈائزرز کے متعلق تو میں نے سوچا ہمارے گاؤں سے بہتر کیا جگہ ہوگی

زویا نے اپنے پاپا کی طرف دیکھتے وہ جھوٹ بولا جو وہ راستے میں سوچ کر آئی تھیں۔۔۔۔۔
حافظ صاحب نے ان کی طرف دیکھا تھا

ٹھیک ہے بیٹا آپ لوگ اپنے روم میں جائے فریش ہو جائے اور پھر باہر آکر کھانا وغیرہ کھانے سفر کی وجہ سے بھوک لگ گئی ہوگی۔۔۔۔۔

حافظ صاحب نے مسکرا کر کہا تھا

اور زویا مسکرا کر ان کی جانب دیکھتی اب اپنے کمرے میں جانے کے لیے سڑھیوں پر جا چکی تھی صرف زویا کا کمرہ ہی اوپر تھا باقی سب کے نیچے تھے۔۔۔۔۔

حرا بیگم نے سب کو ان کے روم دکھائے تھے۔۔۔۔۔ گھر سارا بند تھا صرف باہر تھوڑا سا صحن تھا اور اس کے آگے دروازہ باہر کا

گھر باہر سے دیکھنے میں تو عام سا لگتا لیکن اندر جا کر دیکھنے میں وہ کافی بڑا اور اچھا لگتا تھا

عشق بے اختیار اسی بہ افضل



تھوڑی دیر میں سب فریش ہو کر باہر آئے تھے کھانا کھایا گیا تھا اور پھر سب لوگ باہر صحن میں بیچھی چارپائی پر آکر بیٹھ گئے تھے۔۔۔۔۔

شہیر مسلسل زویا کو انور کر رہا تھا یا پھر اپنے جذبات پر قابو پانا چاہتا تھا لیکن ایک آدھ دفعہ اس کی جانب دیکھتا پھر نظریں پھیر لیتا

لیکن پرواہ کیسے تھی زویا تو الٹا سکھ کا سانس لے رہی تھی۔۔۔۔۔

کھانا وغیرہ کھا کر زویا لازمی واک کرتی تھی اور بھی وہ سونگ لگا کر باہر صحن میں آئی تھی باقی سب اپنے فون میں لگے تھے یا کوئی ایک دو ایک دوسرے سے بات کر لیتا تھا۔۔۔۔۔

زویا جب اب دروازہ کی طرف آئی تو اس نے دروازہ کھولتا دیکھا تھا

سامنے اس کے کچھ کزن کھڑے تھے رضا بھائی ان کی وائف زمیل۔ ذیشان۔ معاز۔ رخسار۔ ایمین وہ ان کو دیکھ کر حیرت اور خوشی دونوں لیے کھڑی تھی۔۔۔۔۔

اور جب کسی اور نے دروازے سے اندر قدم رکھا تو زویا کی مسکراہٹ ایک دم سے سمٹی تھی

گرین آنکھوں نے یہ منظر دیکھا تھا سر جھکائے اندر داخل ہوا تھا

گڑیا ہم تو تم نے ملنے آگے ہے۔۔۔۔۔

رضا بھائی نے خوشی سے اسے کے سر پر ہاتھ رکھتے ہوئے کہا تھا

جس پر وہ بامشکل ہلکا سا مسکرائی تھی

وہ لوگ چلتے ہوئے چارپائی پر بیٹھ گئے تھے

آپ لوگوں کو کیسے پتہ کہ ہم آئے ہے اس نے سوالیہ نظروں سے سب کو دیکھا تھا۔۔۔۔۔

اور پھر پیچھے کھڑی میرو کو۔۔۔۔۔

جو خاموش کھڑی تھی اس کا مطلب تھا کہ اس نے ہی بتایا ہو گا انہیں۔۔۔۔۔

اس نے گھور کر میرو کو دیکھا تو وہ نظریں جھکا گئی اور کسی نے غور سے اس کی یہ حرکت دیکھی تھی اور مسکرا گیا تھا

۔۔۔۔۔

اب انہی۔ ریفریشنٹ دینے کے بعد وہ لوگ باتوں میں مصروف ہو گئے تھے

ایمن مسلسل شہید کو دیکھ رہی تھی جس کی پرسنلٹی اسے کافی متاثر کر گئی تھی۔۔۔۔۔

لیکن شہیر اپنے موبائل میں مصروف تھا۔۔۔۔۔

تبھی زویا جو واک کر رہی تھی اس کے نمبر پر ایک میسج آیا اس نے میسج اوپن کیا تو حیران رہ گئی۔۔۔۔۔

وہاں اس کی ویڈیو اور ساتھ کے تمام کزن کی ویڈیو چل رہی تھی۔۔۔۔۔

جوا بھی کی تھی اس نے ادھر ادھر نگاہ دوڑائی لیکن سب اپنے کام میں متوجہ تھے اور اس کے گھر کے پاس بھی کوئی

نہیں تھا۔۔۔۔۔

اس نے کون لکھ کر بیجھا تھا۔۔۔۔۔

کھیل کھیلنے سے پہلے میں نے سوچا تمہیں سر پرانزدوں اور ساتھ خود بھی تمہاری آواز سن کر سر پرانز ہو۔۔۔۔۔

میج پڑھ کر اسے سمجھ آ گیا تھا کہ مقابل کون ہے۔۔۔۔۔

اس نے ایک نظر اپنی فیملی کی طرف دیکھا اگر فیملی نہ ہوتی تو زویا کسی نہ کسی طرح نکل آتی اس مصبت سے

پر اب سامنے والے کی بات ماننے کے علاوہ وہ اس وقت تو فلحال کچھ نہیں کر سکتی تھی

پہلے ہی اسے غصہ تھا اب مزید بڑھ گیا تھا۔۔۔۔۔

اسے اس کا گھر کیسے پتہ چلا وغیرہ زویا کو یہ سب جاننے میں کوئی پرواہ نہیں تھی۔۔۔۔۔

اس نے میج ٹائپ کر کے بھیجھا۔۔۔۔۔

کیا چاہے۔۔۔۔۔

تو مقابل نے مسکراتے ہوئے جو فرمائش کی تھی اسے اس سے غصہ آ گیا تھا۔۔۔۔۔ غصے سے اس کی آنکھوں سے

وحشت ٹپک رہی تھی

پہلے شہیر پھر احمر کا یہاں اجانا اور اب یہ ایس۔ کے اور اس کی فرمائش۔۔۔۔۔

اس کی قسمت ایک ساتھ کئی بار پھوٹی تھی۔۔۔۔۔

اس نے پاس والوں پر ایک نظر ڈالی

اور چلنے کا گئی۔۔۔۔۔ تب ہی میج آیا تھا

شروع کرو۔۔۔۔۔

عشق بے اختیار اسی بہ افضل

صرف دولائن اور اینڈ پر پتہ ہے نہ کیا کہنا ہے۔۔۔۔۔

اس نے میسج پڑھا تھا غصے سے اس کا دل کیا اس شخص کو مار دے لیکن۔ نہیں ایسا وہ ابھی کر نہیں سکتی تھی
شہیر اس کی حالت دیکھ کر محض ہوا تھا اسے پتہ تھا کہ کیا چل رہا ہے اور وہ پورے اہتمام کے ساتھ یہ سب کر رہا تھا

۔۔۔۔۔

تبھی وہاں سے اٹھا اور کمرے میں چلا گیا

پیچھے سے زویا نے اب گانا سٹارٹ کیا ساتھ کسی کی کال بھی آگئی اس نے کال اٹھائی

کال بند نہ کرنا اب گاؤ۔۔۔۔۔

ایس۔ کے نے صرف اتنا کہا

یہ سب وہ بس اس لیگ کر رہا تھا کہ زویا الجھ جائے کیونکہ وہ نہیں چاہتا تھا کہ زویا ایس کے تک پہنچے یعنی خود کے پاس لا
کر بھی اسے خود سے دور کرنا چاہتا تھا

تبھی زویا نے سونگ گایا کہ احمر اسے اپنی طرف آتا دکھائی دیا غصہ مزید بڑھ گیا غصے سے دماغ کی رگیں پٹھنے کو تھی

۔۔

اینڈ پر اس نے اونچی آواز میں۔۔۔۔۔

I love s.k

کہنا تھا

Page 91 of 411

عشق بے اختیار اسی بہ افضل

جب احمر اس کے پاس پہنچا تو فون سے آواز آئی تھی اسے کہو دور رہے تم سے ورنہ یہ مر جائے گا۔۔۔۔۔۔
شہیر سرد آواز میں بولا تھا۔۔۔۔۔۔

اسے اس وقت سخت غصہ آرہا تھا کہ وہ اس انسان کو جان سے بھی مار سکتا تھا۔۔۔۔۔۔۔۔
ایسا ہی حال زویا کا تھا جو سامنے کھڑے انسان کی وجہ سے یہاں پہنچی تھی پر جان نہیں مینا چاہتا تھی
ابھی احمر نے کچھ کہنے کے لیے اپنے لب کھولے کہ زویا نے ابھی آواز میں

I love s.k

بولا تھا وہاں موجود ہر شخص کے چہرے پر حیرت تھی بھلا اسے کیا ہو گیا تھا
لیکن ان میں سے کچھ سب جانتے تھے تبھی پر سکون تھے
زویا نے احمر کی طرف دیکھا اور فقط اتنا بولی تھی
دور رہوں نہیں تو مارے جاؤ گے۔۔۔۔۔۔۔۔

لجہ بے حد سرد تھا

کہنے کے ساتھ وہ ہر انسان کو ہکا بکا چھوڑے اپنے روم میں چلی گئی تھی

شہیر بھی کال بند کر چکا تھا
READERS CHOICE

رات ہو رہی تھی تو وہ لوگ بھی بات کل پر ڈالتے سانے کے لیے جا چکے تھے۔۔۔۔۔۔۔۔

زویا ابھی روم میں پہنچی تر دروازہ لاک کیا تھا

Page 92 of 411

عشق بے اختیار اسی بہ افضل

واشر دم کی طرف بڑھی تھی پھر فریش ہو کر واپس آئے تو حیران رہ گئی سامنے ہی شہیر کھڑا تھا



تم تم یہاں کیا کر رہے ہو۔۔۔۔۔

زویا نے حیرت سے اس کی طرف دیکھا تھا

شوہر بیوی کے کمرے میں اتنی رات کو کیا کرتا ہے بھلا۔۔۔۔۔

شہیر نے معنی خیزی سے کہا اور ساتھ ساتھ اپنی ٹھوڑی نیچھے رکھ کر پرسوج انداز میں بولا تھا

دیکھوں نکلویہاں سے مجھے پہلے ہی غصہ ہے۔۔۔۔۔

یہ نہ ہو کہ تم اپنی جان سے جاؤ۔۔۔۔۔

زویا نے انگلی دیکھاتے ہوئے کہا تھا

جب ایس۔ ایس بڑی پھرتی سے اس کی جانب قدم بڑھاتا وہی انگلی سے تھام کر اسے اپنی جانب کینچھا تھا۔۔۔۔۔

اور زویا جو بات کہنے میں مصروف تھی سیدھی اس کے سینے سے ٹکرائی تھی

دونوں کی دھڑکنیں ایک ہوئی تھی دونوں کو ایک دوسرے کی سانسیں سنائی دے رہی تھی۔۔۔۔۔

جب شہیر نے اس کا چہرہ اوپر کیا تھا۔۔۔۔۔

دیکھوں یہ تم ٹھیک نہیں چھوڑو ورنہ آج پکا ہمارے ہاتھوں سے تمہارا قتل ہو گا خود کو چھڑوانے ہوئے زویا نے کہا

تھا

عشق بے اختیار اسی بہ افضل

لیکن۔ مقابل شاید چھوڑنے کو تیار نہ تھا تبھی گرفت مزید مضبوط کی تھی۔۔۔۔

پتہ تمھیں۔ میں ناراض ہو تم سے

شہیر نے مصنوعی خفگی سے کہا تھا۔۔۔۔۔

تو۔۔۔۔۔

زویا نے بس یک لفظی جواب دیا تھا۔۔۔۔۔

تو مجھے منایا کیس نہیں۔۔۔۔۔

شہیر نے اب جھک کر اس کے بال پیچھے کیے تھے

ہم اور تمھیں منائے۔۔۔۔۔

زویا طنزیہ ہنسی تھی۔۔۔۔۔

اس کی بات پر شہیر نے اسے خود کے مزید قریب کیا تھا

اب نہیں منایا تو سزا تو ملے گی اور اس کے بعد تم مجھے خود منایا کرو گی۔۔۔۔۔

کہنے کے ساتھ شہیر زویا پر جھکا تھا اور اپنے ہونٹ اس کے ڈمپل پر رکھ دیے تھے

کافی دیر وہ اسی طرح کھڑے رہے تھے

شہیر خود کے اندر سکون اترتا ہوا محسوس کر رہا تھا آخر کو اس کا سکون ہی زویا تھی

پھر اس سے چہرہ ہٹایا تھا

Page 94 of 411

اب ہاتھ بڑھا کر اس کا نقاب اتار چکا تھا تھا اور اپنے ہونٹ اس کی گال پر رکھ دیے تھے۔۔۔۔۔

پھر ایسے ہی دوسری گال پر رکھ دیے۔۔۔۔۔

دور رہوں ہم سے جو جنگلی جانور۔۔۔۔۔

زویا مسلسل اسے خود سے دور کر رہی تھی

لیکن شہیر تھا کہ ٹس سے مس نہیں ہو رہا تھا پتہ نہیں اسے زویا کے پاس آ کر کیسا مزہ طاری ہوتا تھا جو اس کی گرفت

خود بخود مضبوط ہو جاتی تھی ایسے جیسے وہ زویا کو تھوڑا سا بھی چھوڑے گا تو وہ بھاگ جائے گی۔۔۔۔۔

اب اس کی ہونٹوں کو فوکس کرتا اس کی سانسوں کو قید کر چکا تھا عمل میں بے تحاشا شدت تھی۔۔۔۔۔

خود کو وہ فقط سراب کر رہا تھا بس اپنی ذات کو اس میں گھم کر رہا تھا اس کے حصار میں قید ہو رہا تھا۔۔۔۔۔

شدت اتنی تھی کہ زویا کی برداشت سے باہر ہو گیا اے اپنا سانس اب رکنا ہوا محسوس ہوا تھا۔۔۔۔۔

لیکن شہیر شاید اسے بخشنے کے موڈ میں نہیں تھا

جب زویا کو لگا کہ اگلے پل وہ اس دنیا میں نہیں رہے گی تب شہیر آخر ترس کھا کر اس سے الگ ہوا تھا۔۔۔۔۔

شدت کی وجہ سے زویا کے ہونٹ سے خون رس چکا تھا۔۔۔۔۔

شہیر نے اس کے ہونٹ کی طرف دیکھا تو خود کو شرمندگی محسوس ہوئی جو اتنی شدت اس پر حاوی تھا

زویا اپنا سانس بحال کر رہی تھی

جب سانس ہموار ہوا تو اس کی جانب دیکھا تھا

تم انتہائی۔۔۔۔۔

ابھی وہ کچھ کہتی کہ شہیر اسے خود سے لگا کر اپنی باہوں کے حصار میں۔۔۔۔۔ لے چکا تھا۔۔۔۔۔

اور اس دفعہ بھی شدت سے۔۔۔۔۔



وہ اسے اپنے حصار میں لیے کھڑا تھا جب زویا نے اسے دھکا دے کر خود سے دور کیا تھا

تم یہاں کیا کر رہے ہو اور کیوں آئے یہاں دور رہا کرو ہم سے جتنا ہو سکے۔۔۔۔۔

زویا نے انتہائی غصے سے اس کی جانب دیکھ کر کہا تھا۔۔۔۔۔

دور ہی تو نہیں رہا جاتا اور ابھی تک تمہیں پتا نہیں چلا کہ کیوں آیا ہوں میں یہاں۔۔۔۔۔

شہیر آنکھوں میں شرارت لیے اس کی جانب دیکھتا ہوا بولا تھا۔۔۔۔۔

اس کی کچھ پل پہلے کی حرکت سے زویا غصے اور سرم سے لال ہو رہی تھی۔۔۔۔۔

جنگلی جانور ذرا تمیز نہیں ہے تمہیں۔۔۔۔۔

زویا اپنے ہونٹوں سے خون صاف کرتی ہوئی بولی تھی۔۔۔۔۔

سوری تمیز تو بہت ہے پر تمہیں دیکھ کر کبھی گھم ہو جاتی ہے۔۔۔۔۔

شہیر اب بھی اسی انداز میں بولا تھا۔۔۔۔۔

لاؤ میں کردار صاف۔۔۔۔۔

عشق بے اختیار اسیبا افضل

شہیر کہتا ہوا اس کی جانب قدم بڑھاتا ہے جب وہ دو قدم پیچھے ہٹتی ہے دور رہوں ہم سے ورنہ نتائج کہ ذمہ دار تم خود ہو گے۔۔۔۔

گویا اسے دھمکی دیتی ہے۔۔۔۔

اس کی حرکت پر شہیر مسکراتا ہے

آج تم مجھے بتا ہی دو نتائج جان۔۔۔۔۔۔۔۔

شہیر کہتا ہوا اس کی جانب پھر سے قدم بڑھاتا ہے جب وہ پاس پڑا اس اٹھا کر اس کی جانب انتہائی غصے سے مارتی ہے اگر بروقت شہیر وہاں سے نہ ہلتا تو پکا اس کا سر پھٹ جانا تھا

وہ انتہائی حیرت سے زویا کی طرف دیکھتا ہے لڑکی تمہیں اتنی جلدی ہے بیوہ ہونے کی شرم کرو کچھ اپنے شوہر کو مار رہی ہو۔۔۔۔

شہیر بہت معصوم منہ بنا کر اسے کہتا ہے۔۔۔

جاؤ یہاں سے جس پہ زویا غور نہیں کرتی اور اسے جانے کا بولتی ہے۔۔۔۔۔

پہلے ہی ان سب پہ غصہ تھا بار بار اپنی جانب اس کے بڑھتے قدم زویا کو یاد رہے تھے جس سے اسے تکلیف ہو رہی تھی۔۔۔۔

READERS CHOICE

اور اوپر سے اب ایس۔ ایس۔۔۔۔۔۔۔

زویا کی طرف دیکھتا وہ کچھ سوچتا ہوا باہر بڑے احتیاط سے کمرے سے باہر نکل جاتا ہے

عشق بے اختیار امریبہ افضل

اس کے جاتے ہی زویا بھی اپنے بیڈ پر لیٹ جاتی ہے ہے نیند تو خیر اسے آنی ہی تھی

گرین آنکھیں ایک بار پھر اس کی زندگی میں وارد ہو چکی تھی

لیکن اب اس نے بھی مضبوط ارادہ کر لیا تھا ناٹوٹنے کا تبھی باہر سے اسے شور و غل کی آواز آتی ہے۔۔۔۔۔

اپنے کمرے سے باہر نکل کر دیکھتی ہے تو اس وقت وہ سب لوگ باہر بیٹھے خوش گپیوں میں مصروف ہوتے ہے

۔۔۔۔۔

اچانک رضا کی نظر اس پر پڑتی ہے تو وہ اسے بھی بلاتے ہے لہذا زویا بھی نیچے چلی جاتی ہے۔۔۔۔۔

تبھی میرب بولتی ہے۔۔۔۔۔

میں سب کے لیے آسکریم لے کر آتی ہوں۔۔۔۔۔

میرب یہ کہہ کر کچن کی جانب بڑھ جاتی ہے۔۔۔۔۔

کچن میں اکروہ فریج سے آسکریم نکالتی ہے اسے شلف پر رکھتی ہے تو اپنے پیچھے کسی کی آہٹ محسوس کرتی ہے ہے

پیچھے مڑ کر دیکھتی ہے جہاں ذیشان بڑے غور سے اسے ہی دیکھ رہا ہوتا ہے۔۔۔۔۔

اس کے اس طرح دیکھنے پر میرب حجل سی ہوتی ہے۔۔۔۔۔

آپ یہاں کچھ چاہے۔۔۔۔۔

میر و نظریں نیچی کر کے اس سے پوچھتی ہے۔۔۔۔۔

ہاں نا تم۔۔۔۔۔

ذیشان سینے پر ہاتھ باندھے ہوئے اسے بولتا ہے
جس پر میر و چونک کر اس کی جانب دیکھتی ہے۔۔۔۔۔
سے آنسکر یم چاہے۔۔۔۔۔

ذیشان باقی کا جملہ پورا کرتا ہوا اس کی جانب دیکھتا ہے۔۔۔۔۔
باہر جائے لاتی ہوں سب باہر ہے۔۔۔۔۔
میر و تیکھی نظروں سے دیکھتی ہوئی اسے کہتی ہے۔۔۔۔۔
تم۔۔۔۔۔

ذیشان پھر رکتا ہے۔۔۔۔۔
میر و اس کی جانب دیکھتی ہے۔۔۔۔۔
دیکھوں مسٹر ذیشان مجھے نہیں پتا تھا تم میرے کزن ہو سوا ب تم بھی اتنے اچھے بننے کی کوشش نہ کرو تو بہتر ہے مجھے
سب معلوم ہے اپنی یہ فلرٹ بازیاں کسی اور پر چلاؤ جا کر میں ان سب میں آنے والی نہیں ہوں سمجھ آئی تمہارے
اب نکلویہاں سے مجھے آرام سے اپنا کام کرنے دو۔۔۔۔۔
میر و سخت لہجے میں اسے کہتی ہے اس کے اس انداز پر ذیشان حیرت سے اسے دیکھتا ہے۔۔۔۔۔
بھلا اس نے ایسا کیا کر دیا تھا۔۔۔۔۔

اسے تو بس اس سے پیار ہوا تھا چانک پہلی نظر میں ہی پھر اس کا یہ روایہ۔۔۔۔۔

ذیشان لب سیہ وہاں سے باہر کی جانب چلا جاتا ہے
میر و بھی اس کے پیچھے آنسکر یم لے کر آتی ہے۔۔۔۔۔
سب کو آنسکر یم دیتی ہے

تھوڑی دیر تک سب انجوائے کرتے وہاں سے چلے جاتے ہے۔۔۔۔۔
ذیشان ایک دفعہ بھی اس کی جانب نہیں دیکھتا لیکن وہ بھی تیکھی مرچی کہا اسے پرواہ تھی۔۔۔۔۔



صبح اٹھ کر وہ سب لوگ فریش ہوئے تھے۔۔۔۔۔
زویانے سب کو ایک جگہ جمع کیا تھا۔۔۔۔۔
ہم سب لوگ ان سے الگ الگ پیر بنا کر جائے گے۔۔۔۔۔
ماہ نور عارف اور رومی تم لوگ اس سے آگے والے گاؤں میں جاؤ گے سور سز کے مطابق وہاں ان کے ٹھکانے ہو سکتے
ہے۔۔۔۔۔

زیب تم اور شان لاہور جاؤ گے ان کے باقی کے بچے اڈے تباہی کرنے کے لیے چاہے تو وہاں سے تم لوگ ہلپ لے
سکتے ہو۔۔۔۔۔

مسٹر ایس۔ ایس آپ کراچی جائیں گے۔۔۔۔۔

عشق بے اختیار اسریبہ افضل

اور ہم یہی رہے گے ادھر ہمیں کسی پر شک ہے اور ہمیں یقین ہے کہ اس وجہ سے ہم اپنے میشن کے قریب نکل پڑے گے۔۔۔۔۔

سب لوگ اپنا کام دھیان سے کرنا باقی کی انفارمیشن وہاں جا کر آپ کے پرسنل سیل پر دی جائے گی۔۔۔۔۔
گوٹ اٹ۔۔۔۔۔ زویا ان کی طرف دیکھتی ہوئی بولی تھی سب اس وقت سنجیدہ تھے سب نے اثبات میں سر ہلا تھا۔۔۔۔۔

ٹھیک ہے ہم لوگ تھوڑی دیر تک نکلے گے یہ سب امپورٹ ہے اس سے ہم اپنے ملک کے کافی لوگوں کی جان بچا سکے گے۔۔۔۔۔

وہ لوگ ابھی اٹھنے لگے تھے جب انہیں غیر ارادی محسوس ہوا تھا۔۔۔۔۔
زویا نے اپنا موبائل اٹھایا اور اس کی سکرین کو اپنے گھر کی چاروں طرف گھوم آیا تھا تب اسے ایک نقاب پوش نظر آیا تھا

زویا چونکہ تھی تو اس کا دشمن ایک گاؤں میں ایک عام گھر تک بھی پہنچ گیا تھا۔۔۔۔۔
اس نے سب کی طرف دیکھا تھا۔۔۔۔۔

بی الرٹ ہم لوگ گرچکے ہیں دشمن ہمارے آس پاس ہے سب ہی اس کی بات سن کر چوکے ہوئے تھے۔۔۔۔۔
سب نے جب اپنی گن نکالی تب ان پر فائر ہوا تھا وہ سب بڑی چالاکی سے اپنی جگہ سے ہلے تھے۔۔۔۔۔
ادھر ادھر جگہ پر چھپے تھے۔۔۔۔۔

عشق بے اختیار

تب زویا کے اشارے پر زیب نے پاس پڑاپتھر اٹھا کر باہر ہوا میں اچھالا تو فوراً سے گولی چلنے کی آواز آئی تھی
اس نے اپنا فون نکالا اور کانفرنس کال پر لے گئی۔۔۔۔۔۔۔

زیب تمہارے پاس ایک اور جگہ ہے چھپنے کی کیا تم اس پوزیشن میں ہو کہ باہر نکل کر بچ کہ دوسری جگہ پر جاؤ

زویا نے زیب سے پوچھا تھا۔۔۔۔۔

جی میم ایم ریڈی زیب نے فوراً کہا تھا۔۔۔۔۔

ٹھیک ہے تھوڑا خطرہ ہے لیکن اتنا نہیں کہ ہم لوگ دشمن سے ڈر جائے۔۔۔۔۔

سب دھیان سے سنبوب جب زیب نکل کر دوسری جگہ جائے گا تب وہ لوگ اس کی طرف متوجہ ہو گے۔۔۔۔۔

ہمیں بس تب موقع کا فائدہ اٹھانا ہے۔۔۔۔۔

گوٹاٹ_____

زویا نے سب کو کہا تو سب نے فوراً ہاں کہا تھا۔۔۔۔۔

پھر تبھی زیب بڑی ہوشیاری سے پہلے پتھر پھینکا جب ان لوگوں نے پتھر پر فائر کیا تو خود نکل کر دوسری جگہ جانے لگا

سب لوگ اس کی طرف متوجہ تھے۔۔۔۔

تجھی زو ما اور ماتی سب نے ماہر نکل کر فائر کیا تھا۔۔۔۔۔

وہاں موجود چھ بندوں کو وہ لوگ مار چکے تھے۔۔۔۔۔

عشق بے اختیار اسی بہ افضل

لیکن جب ہی زویا ساتویں انسان کو مارنے کے لیے فائر کرنے لگی تو اس انسان نے فوراً فائر کیا تھا۔۔۔۔۔

زویا کے تھوڑے فاصلے پر شہیر نے زویا کو دھکا دیا تھا۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔

اور گولی شہیر کے بازو کو چھو کے گزری تھی اور ساتھ ہی وہاں سے خون نکلا تھا۔۔۔۔۔

زویا نے جلدی سے اس آدمی کے ٹانگ پر گولی ماری تھی اس سے پہلے کہ رومی اسے مارتا زویا نے اسے روک لیا تھا

۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔

شان رومی جلدی سے اسے یہاں قریب ڈاکٹر ہے وہاں کے جاؤ زویا نے ان دونوں کو حکم دیا تھا۔۔۔۔۔

لیکن شہیر ماننے کو تیار نہ تھا تبھی بولا تھا

گولی چھو کر گزری ہے ایسی چھٹی موٹی باتیں تو ہوتی رہتی ہے۔۔۔۔۔

زویا اس انسان تک پہنچی تھی۔۔۔۔۔

کس نے سچھا تھا تمہیں۔۔۔۔۔

تقریباً چنٹے ہوئے اس نے اس آدمی سے پوچھا تھا۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔

ایس۔ کے نے۔۔۔۔۔

اس آدمی نے کراہ کر جواب دیا تھا۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔

اس کی بات پر ایس۔ کے چونکا تھا۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔

اور ساتھ ہی عارف اور شان کا بھی منہ کھول گیا تھا۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔

عشق بے اختیار اربابِ افضل

تبھی زویا نے اپنی جیب سے چاقو نکالا اور انتہائی غصے سے اس آدمی کے ہاتھ کے آر پار کر دیا تھا اس آدمی کی چینخیں
فضا میں بلند ہوئی تھی۔۔۔۔۔

اور پاس کھڑی اس کی ٹیم آج پھر ایک بار اس کا انتہائی سفاکت والا روپ دیکھ رہی تھی۔۔۔۔۔
شہیر تو شک میں تھا بلا ایک نازک دل لڑکی اتنی سفاکت اپنے اندر کیوں رکھتی ہے۔۔۔۔۔

شانی اور رنی بھی حیرت زدہ تھے انہیں تو لگا تھا صرف ایس۔ کے ہی ایسا ہے لیکن اب اس کی بیوی بھی۔۔۔۔۔
تبھی زویا کی آواز آئی تھی

ایس۔ کے کبھی پیٹھ پیچھے وار نہیں کرتا اگر خود کو زندہ چاہتے ہو تو بولو کس نے بیجھا تھا۔۔۔۔۔
اب کی بار لہجہ اور آنکھیں سرد تھی۔۔۔۔۔

اس کی بات سن کر ایس۔ کے مسکرایا تھا۔۔۔۔۔

شمداد دادا نے بیجھا تھا جہانگیر ڈان کے بھائی نے۔۔۔۔۔

کیس کے خاص بندے کو آپ نے ہراست میں لیا تھا۔۔۔۔۔

اور الزام ایس۔ کے پر لگا کر آپ کو اس میں الجھتا دیکھ کر کر اپنی سازش کو انجام دینا چاہتا تھا۔۔۔۔۔

کیوں کے ایس۔ کے نے اس کے بھائی کو مارا تھا۔۔۔۔۔

اس طرح وہ ایک تیر سے دو نشانے لگانا چاہتا تھا۔۔۔۔۔

کون سی سازش۔۔۔۔۔

زویا نے سخت لہجے میں پوچھا تھا۔۔۔۔۔

وہ مجھے نہیں پتہ مجھے جانے دو اس نے التجا کرتے ہوئے کہا تھا۔۔۔۔۔

رومی زویا کا اشارہ سمجھ کر رومی اس کے پاس آیا اور زویا کے اٹھتے ہی دو گولیاں اس کے سینے میں اتار دی۔۔۔۔۔

اب تم جاؤ ڈاکٹر کے پاس کہ مشن پر نہیں جانا زویا نے ایس۔ ایس کی طرف دیکھتے ہوئے کہا تھا اسے کہی نہ کہی اس

آدمی پر بھی غصہ تھا کہ اس نے ایس۔ ایس پر گولی چلائی تھی۔۔۔۔۔

پتہ نہیں کیوں لیکن اسے غصے ا رہا تھا اور وہ اسی کی وجہ تو اسے گولی لگی تھی تبھی اس بار آہستہ بولی تھی۔۔۔۔۔

ہممم ٹھیک ہے میں چلا جاؤ گا ڈاکٹر کے پاس اب ہمیں نکلنا چاہیے۔۔۔۔۔

شہیر نے بے رخی سے کہا تھا۔۔۔۔۔

تب زویا نے اس کا ہاتھ تھاما اور چلنے لگ پڑی تھوڑی دور ڈاکٹر کے پاس پہنچ کر اس کی پٹی کروائی اور واپس آنے لگے

۔۔۔۔۔

جب شہیر بولا تھا۔۔۔۔۔

جب محبت کرتی ہو تو ظاہر بھی کر دو۔۔۔۔۔

زویا نے اس کی بات پر اس کی طرف نہ تو دیکھا اور نہ کچھ بولی تھی۔۔۔۔۔

نہیں دیکھ سکتی نہ مجھے یوں درد میں۔۔۔۔۔

شہیر پھر بولا تھا۔۔۔۔۔

عشق بے اختیار اسی بہ افضل

ہمیں ہر گز گورا نہیں کہ تمھاری یہ چوٹ کی وجہ سے ہمارا مشن ادھورا رہے اور رہی بات پٹی وغیرہ کی تو۔۔۔۔۔
یہ میرا فرض تھا کہ میری وجہ سے تمھیں۔ گولی لگی تھی۔۔۔۔۔
زویا نے کہتے آگے بڑھ گئی جب شہید بھی پھر چلنے لگا۔۔۔۔۔
جانتا ہوں محبت کرتی ہوں مجھ سے اور مان جاؤ گی تم یہ میرا وعدہ ہے میرا عشق میرا جنون تمھیں مجبور کر دے گا مجھ
سے محبت پر۔۔۔۔۔



میرا بیٹا بات سننا۔۔۔۔۔
حرا بیگم نے اس کے کمرے کی طرف آتے ہوئے کہا تھا۔۔۔۔۔
جی ماما۔۔۔۔۔

بیٹا مجھے تم سے ایک ضروری بات کرنی ہے۔۔۔۔۔
جی ماما بولیں میں سن رہی ہوں۔۔۔۔۔

میرا نے ان کی جانب متوجہ ہو کر کہا تھا۔۔۔۔۔

بیٹا اب چونکہ تمھارا زلٹ اگیا ہے اور تم کالج جانا بھی شروع کر چکی ہو تو تمھارے لیے ایک رشتہ آیا ہے لڑکا سلجھا
ہوا ہے پڑھا لکھا ہے ہم اتنی جلدی نہیں کریں گے بس نکاح کریں گے اور رخصتی تمھاری پڑھائی مکمل ہونے کے بعد
ہو گی۔۔۔۔۔

حرا بیگم نے بات کہتے ہوئے اس کی جانب دیکھا تھا۔۔۔۔۔

لیکن تم چاہو تو مل سکتی ہو لڑکے سے پہلے بھی ہم سے۔۔۔۔۔

حرا بیگم نے دکھ سے کہتے ہوئے بات اُدھوری چھوڑ دی تھی

نہیں مانا مجھے قبول ہے آپ کا فیصلہ۔۔۔۔۔

میر نے آہستہ آواز میں کہا تھا

اس کی بات سن کر حرا بیگم خوش ہوتی اس کے ماتھے پر بوسہ دیتی ہے

بیٹا انشا اللہ وہ بہتر ہو گا تمہارے لیے میں تمہارے ابو کو بتاتی ہوں۔۔۔۔۔

وہ کہتی ہوئی واپس چلی گئی اور پیچھے میر پتہ نہیں کیں بے چینی سے محسوس کر رہی تھی۔۔۔۔۔



&

لاہور پہنچتے ہی شان اب سیدھا بغیر سوچے سمجھے مر حاکے گھر گیا تھا کیونکہ کام میں ابھی تھوڑا وقت تھا اس نے دروازہ

کھٹکھٹایا تو ایک عورت باہر نکلی تھی اس نے زید صاحب کا کہہ کر اندر قدم رکھا تھا۔۔۔۔۔

اور نظروں ہی نظروں میں اسے ڈھونڈنے لگا جب وہ نہیں ملی تو پوچھ بیٹھا تھا۔۔۔۔۔

آنٹی مر حاکہا ہے۔۔۔۔۔

اس کی بات سنتے ہی انہیں پتہ چل گیا تھا وہ کون ہے تبی زید صاحب بھی وہی آگے۔۔۔۔۔

نہیں ہے مر حایہاں اور تم وہی ہو نہ جس نے میری بیٹی کو ہر اس کرنے کی کوشش کی تھی۔۔۔۔۔

عشق بے اختیار اسی بہ افضل

تب مر جانے گھر آتے ہی اپنے پایا کو سب بتا دیا تھا۔۔۔۔۔
اور انہیں نے اسے اسلام آباد اپنے کسی جاننے والے کے پاس کچھ دنوں کے لیے بھیج دیا تھا۔۔۔۔۔
ان کی بات سن کر شان غصے سے پاگل ہوا تھا کیا مطلب نہیں ہے وہ۔۔۔۔۔
اس نے غصے سے ان سے پوچھا تھا۔۔۔۔۔
مطلب یہی کہ وہ نہیں ہے یہاں۔۔۔۔۔
زید صاحب نے پھر اپنی بات دہرائی تھی اب کی بار شان کا میٹر شاٹ ہوا تھا۔۔۔۔۔
تبھی پاس پڑا شیشے کا ٹیبل ہاتھ مار کر توڑ چکا تھا۔۔۔۔۔
خون اس کے ہاتھ سے بہہ رہا تھا لیکن اسے پرواہ نہیں تھی۔۔۔۔۔
پتہ نہیں کب مر حازید اس کی روح میں بس گئی تھی کہ اس سے دور رہنا اب سویاں روح تھا۔۔۔۔۔
اگر آپ لوگوں نے اسے مجھ سے دور کرنے کی کوشش کی تو سب کو مار دوں گا میں جان سے جاؤ گے سب آگ لگا
دوں گا ساری دنیا کو۔۔۔۔۔
شان غصے سے بولا تھا اس کی آنکھیں غصے سے سرخ ہو چکی تھی۔۔۔۔۔
محبت کرتا ہوں میں اس سے امانت ہے وہ میری بس لاسٹ وارنگ دے رہا ہوں جتنی جلدی ہو سکے اسے بلاؤ واپس
ورنہ اچھا نہیں ہوگا
غصہ سے انگلی اٹھا کر بولا تھا۔۔۔۔۔

اور بیچارہ صارم تو سہم ہی گیا تھا مزہ بیگم بھی خوف سے اس کی جانب دیکھ رہی تھی۔۔۔۔

جس کی آنکھوں میں غصہ ضد اور محبت تھی۔۔۔۔۔

وہ غصے سے وہاں سے نکلتا چلا گیا تھا

گاڑی میں بیٹھ کر گاڑی کو کئی سڑکوں پر بھگاتا رہا تھا

یہ تم نے اچھا نہیں کیا مر حاجہ سے دور جا کر۔۔۔۔۔

وہ خود سے بولا اور گاڑی

ایک ہوٹل کی طرف موڑ دی کہ اب ان کا کام وہی سے شروع ہونا تھا۔۔۔۔۔



وہ کالج سے واپس آرہی تھی اسے اب بس سٹینڈ پر کھڑا ہونا تھا جو کالج سے تھوڑے فاصلے پر تھا۔۔۔۔

ابھی وہ تھوڑا چلی تھی جب ایک کار اکر اس کے قریب رکی کار میں سے ذیشان اترتا تھا۔۔۔۔

اور اس کی جانب آیا تھا آؤ میں چھوڑ دوں ذیشان نے اسے دیکھتے ہوئے کہا تھا جو کالج کے سفید یونیفارم میں بڑی کیوٹ

لگ رہی تھی

READERS CHOICE

نہیں میں چلی جاؤ گی

میرونے آگے بڑھتے ہوئے بولی تھی۔۔۔۔۔

تب اس نے اس کا ہاتھ تھام لیا تھا میں کہ رہا ہوں نہ میں چھوڑ دیتا ہوں۔۔۔۔۔

عشق بے اختیار اسیبا افضل

اس کے ہاتھ پکڑے پر میر نے ایک نظر دیکھا اور زور سے اپنا ہاتھ اس سے چھڑوا یا تھا۔۔۔

کہانہ دور رہوں مجھ سے چلی جاؤ گی میں خود۔۔۔۔

نکاح ہو رہا ہے میرا میں نہیں چاہتی میرے شوہر کے علاوہ یوں کوئی بھی راہ چلتا مجھے ہاتھ لگائے
غصے سے بولتی وہ آگے چلنے لگی تھی۔۔۔۔

ذیشان نے حیرت سے اسے دیکھا تھا نکاح اس کا جیسے پہلی بار اس سے محبت ہوئی تھی وہ کسی اور کی ہونے جا رہی تھی
اس نے زور سے اس کا ہاتھ پکڑا۔۔۔۔۔

خبردار اگر تم نے اس نکاح کے لیے حامی بھری تو جان سے مار دوں گا اس لڑکے کو بھی جس نے یہ سوچا اور تمہیں
بھی میں تمہارے گھر رشتہ سمجھوں گا شرف سے ہاں کر دینا ورنہ مجھے اور بھی بہت سے طریقے آتے ہیں۔۔۔۔۔
ذیشان نے سخت لہجے میں اسے کہا تھا۔۔۔۔

اور میر و حیرت سے اسے دیکھ رہی تھی جس کو اس نے پہلی بار اس طرح یوں غصہ میں دیکھا تھا
وہ اس کا ہاتھ جھٹکتا گاڑی میں بیٹھا اور وہاں سے چلا گیا تھا۔۔۔۔۔

اور میر اپنے حیرت سے اسے جاتا دیکھتی رہی پھر بڑی مشکل سے بس سٹاپ کر طرف بڑھ گئی۔۔۔۔۔

READERS CHOICE   

وہ لوگ ابھی ایک گاؤں کے کچے راستے پر تھے ماہ نور اور رومی تو کسی بات پر ہنس ہنس کر بات کر رہے تھے
اور عارف ضبط کرے ان کے ساتھ چل رہا تھا

عشق بے اختیار اسی بہ افضل

اسے کہا گورا تھا کہ وہ کسی سے یوں بات کرے اس طرح ہنس ہنس کر۔۔۔۔۔

تبھی غصے سے رومی کو بھی گھور رہا تھا۔۔۔۔۔

تبھی عارف رکا تھا

یار رومی مجھے بڑی پیاس لگی ہے وہ پاس ہی گھر ہے وہاں سے پانی کا دیں

عارف نے اسے دیکھتے ہوئے کہا تھا۔۔۔۔۔

آپ خود لے آئے

اس سے پہلے کہ رومی کچھ کہتا ماہ نور بول پڑی اس کی بات سن کر عارف کو غصہ تو بہت آیا لیکن ضبط کر گیا تھا

۔۔۔۔۔

کوئی بات نہیں میں لے آتا ہوں۔۔۔۔۔

رومی نے ہی کہا اور پانی لینے چلا گیا تبھی عارف اسے کے پاس یا تھا۔۔۔۔۔

اس طرح فرینک ہو کر کیوں بات کر ہی تھی اس سے کام پر ہے تو کام ہی کی بات کیا کرو۔۔۔۔۔

عارف نے سنجیدہ لہجے میں کہا تھا۔۔۔۔۔

کیوں میری مرضی میں جس طرح مرضی بات کرو تمہیں کوئی مسئلہ ہے۔۔۔۔۔

تبھی عارف نے اس کا بازو پکڑا تھا

عشق بے اختیار
امریبہ افضل

عشق بے اختیار

ہاں مسئلہ ہے میں نہیں چاہتا میری محبت یوں اس طرح کسی سے بات کرے دوبارہ دھیان رکھنا ورنہ میں بہت اچھے سے یاد کرواؤں گا

تبھی ماہ نور نے اپنا بازو زور سے اس کی گرفت سے چھڑوا یا جو خاصہ مشکل کام تھا دوبارہ مجھ سے ایسی کوئی بات نہ کرنا سمجھ آئی اور اپنی یہ محبت کے شوشے کسی اور کے سامنے چھوڑوں پتہ نہیں اور کتنی لڑکیوں پر تن یہ جال پھنک چکے ہو لیکن مت بھولو میں ماہ نور ہوں تمہاری ان لڑکیوں جیسی نہیں۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔

ماہ نور نے غصے سے کہا تھا تبھی وہاں رومی آ گیا تھا

یہ لویانی۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔

اس نے عارف کے آگے پیانی کی بوتل بڑھائی تھی۔۔۔۔

نہیں چاہیے تم اس طرف جاؤ میں ادھر جاتا ہوں

وہ کہتا ہوا دوسری سمت چل دیا

رومی نے ماہ نور سے پوچھا تھا

اسے کیا ہو گیا۔۔۔۔۔

تجہی اس نے کندھے آچکا کر لا علمی ظاہر کر دی تو وہ دونوں چلنے لگے۔۔۔۔۔

آخر کیا سمجھا تھا اس نے مجھے میں ایسا لگتا ہوں اسے۔۔۔۔۔

عارف اس کی باتوں کو یاد کرتا در د سے مسکرایا تھا۔۔۔۔۔



&&



&&&&&&&

زویا بھی دوسرے دن گھر کے دروازے پر جانے کے لیے تیار تھی تبھی وہاں میرو آئی تھی آپی جلدی آنا اور میرے لیے کچھ کے آنا۔۔۔۔۔

اس نے زویا کو دیکھتے ہوئے کہا تھا

میرو میں کوئی شہر نہیں جا رہی یہی جا رہی ہوں تھوڑی دور تک۔۔۔۔۔

زویا نے کہتے ہوئے باہر کی جانب نکل گئی تھی۔۔۔۔۔

آپی پلینز ادھر سے ہی کچھ پکڑ لینا۔۔۔۔۔

میرو نے بیچاری صورت بنا کر کہا تھا۔۔۔۔۔

ٹھیک ہے اب مجھے جانے تو دوں

اس نے کہا اور باہر کی طرف چل دی جہاں اس کی گاڑی کھڑی تھی

شکریہ آپی۔۔۔۔۔

میرو نے پیچھے سے محبت سے کہا تھا۔۔۔۔۔

میرو ابھی دروازہ بند کرنے والی تھی جب اس نے زویا کی گاڑی کو بلاسٹ ہوتے دیکھا

چھوٹا سا بلاسٹ تھا جس کی زد میں صرف گاڑی ہے آئی تھی

اس کی چینج فضا میں بلند ہوئی تھی۔۔۔۔۔

گاڑی کے پرچے اڑ چکے تھے۔۔۔۔۔

ہر طرف آگ لگی تھی جہاں گاڑی کے ٹکڑے گرے تھے۔۔۔۔۔

اس کی چیخ سن کر باقی سب بھی باہر کی جانب لپکے تھے۔۔۔۔۔

کیا ہوا میر ویٹا۔۔۔۔۔

حافظ صاحب نے اسے آگے بڑھ کر تھام کر پوچھا تھا جو گر رہی تھی

آپی گاڑی میں۔۔۔۔۔ وہ بلاسٹ

میر و نے بے ربط جملوں میں کہا تھا اور بے ہوش ہو گئی تھی۔۔۔۔۔

اس کی بات سن کر سب نے ہار کی طرف دیکھا جہاں زویا کی گاڑی کو آگ لگی ہوئی تھی جس میں زویا تھوڑی دیر پہلے

ہی تو جانے کے لیے گئی تھی۔۔۔۔۔

یہ سب دیکھتے ہی وہ لوگ اس کے بے ربط جملے سمجھ چکے تھے ایک درد کا پہاڑ ان پر گرا تھا۔۔۔۔۔

بھلا ایسے کیسے ہو سکتا تھا ان کی جان سے پیاری بیٹی اب اس دنیا۔۔۔۔۔

یہ سوچ کر ہی ان کی روح فنا ہو گئی تھی

تبھی حرا بیگم بھی ہوش و خروش سے بیگانہ ہو چکی تھی راحب نے آگے بڑھ کر میر و اور حافظ صاحب نے حرا بیگم کو

پکڑا اور اندر کی جانب چل پڑے خود ان کا بھی کیا حال تھا کوئی نہیں جانتا تھا۔۔۔۔۔



عشق بے اختیار اسی بہ افضل

شہیر تقریباً شام تک واپس آچکا تھا ایس۔ کے لیے کام مشکل نہیں تھا جو اس کو ملا تھا۔۔۔

ابھی اس نے دروازہ کھٹکھٹایا تھا اور جب کسی نے دروازہ نہ کھولا تو اندر داخل ہوا

سامنے ہی تو میر و بے حال بیٹھی تھی

آئی کے پاس کچھ محلے کی ہی عورتیں بیٹھی تھی

میر و مسلسل روئے جا رہی تھی

اس کو دیکھتے اس کی جانب لپکی تھی ابھی جانے سے پہلے ایس۔ کے نے صرف اسے ہی تو بتایا تھا کہ وہ زویا سے نکاح کر

چکا ہے۔۔۔۔

جس پر وہ خوش بھی ہوئی تھی کہ اتنا اچھا بھائی مل گیا اسے اور اس کے بھائی کہنے پر شہیر کو بہت کچھ یاد آیا تھا

اس نے بھی اسے آگے بڑھ کر سر پر پیار دے کر بھائی ہونے کا مان دیا تھا۔۔۔

میر و نے آگے بڑھ کر اس کے سامنے کھڑی ہو گئی تھی

بھائی آپ۔۔۔۔

روتے ہوئے وہ صرف یہ بولی تھی۔۔۔۔

اور شہیر حیران ہوا تھا
READERS CHOICE

کیا ہوا چھوٹی بتاؤ مجھے کیا ہوا زویا کو وہ پریشان ہوتا ہوا اس سے پوچھ رہا تھا۔۔۔۔۔

تب میر و نے ٹوٹے پھوٹے لہجے میں اسے سب بتا دیا اور اس پر تو گویا کسی نے پتھر پھینک دیا تھا

ایسے کیسے ہو سکتا تھا۔۔۔

نہیں میرا ایسے نہیں ہو سکتا وہ روح ہے میری میں زندہ ہو تو مطلب وہ بھی زندہ ہے وہ مر نہیں سکتی وہ مجھے یوں چھوڑ کر نہیں جاسکتی

شہیر پاگلوں کی طرح کہہ رہا تھا جیسے ابھی وہ بھی مر جائے گا ایسا کیسے ہو سکتا تھا وہ اسے چھوڑ کر چلی گئی تھی۔۔۔۔۔
تم لوگوں نے صحیح سے انو سٹیگیشن کروائی نہیں ہوگی۔۔۔۔۔

وہ پاگلوں کی طرح کہہ رہا تھا اور کہیں نہ ہوتا پاگل کس قدر عشق تھا اس کے ساتھ کہ اس کے بغیر سانس لینا مشکل تھا اور ہمیشہ کے لیے اس کی سانسوں کو چھین چکی تھی

بھائی ہم نے سب کر لیا ہے آپی نہیں رہی اب۔۔۔۔۔

میر نے روتے ہوئے کہا تھا

نہیں چپ کر جاؤ۔۔۔۔۔

شہیر غصے سے دھاڑا تھا

وہ یہی ہے وہ نہیں جاسکتی۔۔۔۔۔

وہ کسی پاگل دیوانے کی طرح بس یہ لفظ دہرا رہا تھا



عشق بے اختیار
امریبہ افضل

اس وقت شہیر ایک روم میں روم میں بیٹھا ہوا تھا وہ زویا کے گھر ہی تھا اور اسی کے کمرے میں بیڈ پر اس کی تصویر لیے بیٹھا ہوا تھا۔۔۔۔۔

آنسوؤں اس کی آنکھوں سے نکل کر بیڈ میں جذب ہو جاتے۔۔۔۔۔

زندگی میں وہ دوسری دفعہ رویا تھا سب ہی تو اسے چھوڑ کر چلے گئے تھے۔۔۔۔۔

اب اپنا یوں زندہ رہنا اسے بے مقصد لگ رہا تھا۔۔۔۔۔

ایچانک وہ بیڈ پر بیٹھ جاتا ہے۔۔۔۔۔

کیوں آخر کیوں گئی تم مجھ سے دور پلینز واپس آ جاؤ میں وعدہ کرتا ہوں میں کبھی تم پر غصہ نہیں کرو گا۔۔۔۔۔

تمہاری ہر بات مانو گا نہیں تنگ کرو گا تمہیں نہ لڑائی کرو گا۔۔۔۔۔

پلینز احاطہ۔۔۔۔۔

اپنے بالوں کو ہاتھوں کی مٹھیوں میں جکڑے ہوئے وہ روتے ہوئے کسی ضدی بچے کی طرح اسے پکار رہا تھا۔۔۔۔۔

تمہیں مجھ سے محبت نہیں میں کوئی شکوہ نہیں کرو گا بس تم واپس آ جاؤ۔۔۔۔۔

وہ اس کی تصویر پر انگلیاں پھرتے ہوئے بول رہا تھا۔۔۔۔۔

چھوڑوں گا نہیں اسے میں جس نے تمہیں مجھ سے دور کر دیا مردوں کا سب کو اور خود بھی مر جاؤ گا تم نہیں تو میرا کوئی وجود نہیں ہے۔۔۔۔۔۔

وہ ایک ضدی جنونی کی طرح بولتا ہوا بیڈ سے اٹھا تھا۔



اس وقت وہ سب واپس آگئے تھے اور زویا کی موت کی خبر سب پر پہاڑ بن کر ٹوٹی تھی
سب سے زیادہ رومی اداس تھا کتنا ستا تھا وہ زویا کو اور پھر اس کی ڈانٹ سنتا تھا بالکل بھانوں کی طرح تو چاہا تھا اس نے
اسے۔۔۔۔۔

شہیران دونوں کو لیے واپس لاہور جا چکا تھا کہ اسے وہاں اور سے کام تھے اور زویا کہ قاتل کو بھی ڈھونڈنا تھا جو
نجانے کہا چھپ گیا تھا۔۔۔۔۔

ماہ نور رومی اور زیب بھی واپس جا چکے تھے اور اسی مشن پر کام کر رہے تھے سر نے انہیں کہا تھا۔۔۔۔۔
سر جبران کو بھی اپنی سب سے زیادہ قابل آفسر کی موت کا بہت دکھ تھا اور وہ اپنے طور بھی اس کے قاتل کو ڈھونڈ
رہے تھے جو پتا نہیں کہا چھپا تھا۔۔۔۔۔

آج زویا کی موت کو ایک ماہ گزر گیا تھا شہیرا ویسے ہی دنیا سے کٹ گیا تھا زویا کے قاتل کو ڈھونڈنے کے علاوہ وہ کچھ
نہیں کر رہا تھا۔۔۔۔۔

بس اس کی یاد میں اپنے کمرے میں ہی رہتا اور سگریٹ نوشی کرتا رہتا جو اس وقت اس کا پسندیدہ مشغلہ بن کر رہ گیا تھا

READERS CHOICE

آج وہ اسی طرح کمرے میں موجود تھا جب عارف اس کے پاس آیا تھا۔۔۔۔۔

سر۔۔۔۔۔

اس نے دروازے پر کھڑے ہو کر آواز دی تھی۔۔۔۔۔

ہاں۔۔۔۔۔

شہیر نے ویسے ہی اسے آواز دی تھی۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔

عارف اسے دیکھ رہا تھا جو کسی دیوانے کی طرح ہو گیا تھا ان چند دنوں میں ہی اس کی حالت کیا سے کیا ہو گئی تھی سو جی ہوئی آنکھیں اس کی مسلسل راتوں کو جاگنے کی جانب اشارہ کر رہی تھی۔۔۔۔۔۔۔

سروہ بھابھی کو شمد ادا دوانے ماروایا ہے اور اس وقت یہی آیا ہوں ہے کسی ڈیکنگ کے سلسلے میں پروہاں بہت سکیورٹی ہے اس کے پیچھے بنا بھائی کا ہاتھ ہے جو اس وقت پاکستان کا ڈان ہے جو تھوڑی ماہ پہلے بنا ہے اور اس کے پیچھے انڈر ورلڈ کا سپورٹ ہے اس کا تعلق انڈر ورلڈ کے ایک مشہور ڈان سے ہے جو بہت خطرناک ہے سر۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔

عارف نے اسے سب کچھ بتا دیا تھا۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔

وہ انسان مل گیا تھا جس سے زویا اس سے دور ہوئی تھی جس سے اس کی زندگی اس سے روٹھ کر دور جاسوئی تھی۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔

چلو وہاں جہاں وہ ہے۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔

ایس۔ کے بے حد سرد لہجے میں کہا تھا اس کے تیور دیکھ کر ایک پل کو عارف بھی خوف کھا گیا تھا۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔

تھوڑی دیر تک وہ حسن۔ عارف۔ شان پہنچ گئے تھے۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔

ایک فارم ہاؤس میں ڈیکنگ ہو رہی تھی۔۔۔۔

ایس۔ کے کسی آندھی طوفان کی طرح اندر داخل ہوا اور ایک ایک کر کے سب کو ختم کر چکا تھا اب وہ ایک روم میں داخل ہوا تھا جہاں سے آوازیں آرہی تھی۔۔۔۔۔

روم میں جاتے ہی ان تینوں نے ایک ساتھ اس کے آدمیوں اور ڈیکنگ والے انسان کو مار دیا تھا۔۔۔۔۔۔

اب ایس۔ کے شمداد دادا کے سامنے بیٹھا ہوا تھا۔۔۔۔۔

شمداد دادا کے منہ سے خوف کے مارے نکلا تھا۔۔۔۔

ایس۔ کے

بھلا ایس۔ کے کو وہاں کون نہیں جانتا تھا۔۔۔۔۔

جانے دوں مجھے تمہیں نہیں پتا میرے پیچھے کتنے لوگ کھڑے ہے۔۔۔۔۔

جب اس نے ایس۔ کے کی آنکھوں میں خون اترادیکھا تو اسے اپنی موت صاف دیکھائی دینے لگی اس لیے اسے ڈرانے کے لیے بولا تھا۔۔۔۔۔۔

تم چاہوں تو میں تمہیں چما بھائی کا رائٹ ہینڈ بنوا دوں گا تم ایش کرو گے۔۔۔۔۔

جب ایس۔ کے کچھ نا بولا تو شمداد دادا کو اور ہمت ملی بولنے کی کہ شاید وہ اس کی بات سے سمت ہو

جائے۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔

عشق بے اختیار اربابِ افضل

جان تو وہ بھی گیا تھا کہ کسی لڑکی کی وجہ سے ایس۔ کے اس کے پیچھے پڑا ہے اس لیے وہ اتنے دن سے اس سے چھپ رہا تھا۔۔۔۔۔

ویسے بھی اس جیسی سو عورتیں میں تیرے آگے کا کر رکھ دوں۔۔۔۔۔

اس نے پھر کہا تھا اور اس بار اس نے اپنی موت کو واقعی دعوت دی تھی۔۔۔۔۔

شہیر نے عارف کو اشارہ کیا تھا اور اس کا اشارہ سمجھ کر عارف فوراً باہر گیا اور باہر سے تھوڑی دیر تک کھولتا ہوا پانی لے آیا۔۔۔۔۔

شہیر نے شمداد دادا کے پاؤں اس کھولتے ہوئے پانی میں رکھ دیے تھے جس سے اس کی چنخیں نکلی۔۔۔۔۔
پرائس۔ کے کو سکون مل رہا تھا۔۔۔۔۔

ایک بار پھر اس کا یہ روپ باہر رہا تھا اس نے اپنا مخصوص چاقو نکالا تھا اور اب شمداد دادا کے چہرے پر بری طرح مارنے لگا تھا۔۔۔۔۔

شان نے تو ایک پل کے لیے آنکھیں بھی بند کر لی تھی۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔

تم میری زویا کو واپس لا سکتے ہو نہیں نہ تو تم بھی مرو۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔

شہیر نے کہتے ہوئے اس کی آنکھیں نکال دی تھی جس سے اس کی دلخراش چینج بلند ہوئی تھی۔۔۔۔۔

عارف اس کی حالت سمجھ رہا تھا شان اور عارف باہر چلے گئے تھے۔۔۔۔۔

شہیر نے اس کا برا حال کر دیا تھا لیکن اسے پھر بھی سکون نہیں مل رہا تھا آخر اس نے اسے مار دیا تھا۔۔۔۔۔

اور اب پاس بیٹھا اس کا مردہ وجود دیکھ رہا تھا۔۔۔۔۔

تبھی عارف اندر آیا تھا

سر ہمیں جانا ہو گا یونیورسٹی۔۔۔۔۔

عارف نے اکر اسے بتایا تھا آج کل ان کو یونیورسٹی میں ہونے والی غیر ارادی چیزوں کو دیکھنے اور حل کرنے کا مشن ملا
ہوا تھا۔۔۔۔۔

وہ لوگ اب یونی کی طرف روانہ ہو گئے تھے۔۔۔۔۔



&

حافظ صاحب کیوں نہ ہم میرب کا نکاح کر دے حرا بیگم نے حافظ صاحب اور میرب کو دیکھتے ہوئے کہا تھا۔۔۔۔۔
اس گھر میں اتنے دنوں تک سوگ کا عالم تھا جیسے کم کرنے کے لیے حرا بیگم نے کہا تھا۔۔۔۔۔
اپنی جان سے پیاری بیٹی کو کھودینے سے ان کی حالت بھی نڈھال ہو گئی تھی۔۔۔۔۔
جیسا آپ ٹھیک سمجھے۔۔۔۔۔

حافظ صاحب نے کہا تھا اس سب میں راحب اور میرب خاموشی سے اپنا ناشتہ کرتے رہے تھے۔۔۔۔۔

راحب بھی اب کافی سدھر گیا تھا۔۔۔۔۔

ٹھیک ہے تو پھر اس جمعہ کو ہی ہے نکاح ویسے بھی نعمان کی فیملی بھی کہہ رہی تھی میرب بیٹا آپ کو کوئی مسئلہ تو نہیں

۔۔۔۔۔

حرا بیگم نے میرو سے پوچھا تھا

جس نے بغیر ان کی طرف دیکھے نہ میں گردن ہلا دی تھی۔۔۔۔۔

ٹھیک ہے پھر۔۔۔۔۔

میرب اٹھ کر کالج کے لیے روانہ ہو گئے تھی۔۔۔۔۔

اسے ذیشان کی طرف سے بھی ڈر تھا کہ کہی وہ کچھ الٹا سیدھا نہ کر دے۔۔۔۔۔



کالج پہنچ کر وہ ایک راؤنڈ یونیورسٹی کالے کر آیا تھا اب شہیر ایک خالی کلاس روم میں بیٹھا تھا جبکہ عارف اور شان باہر ہی تھے۔۔۔۔۔

وہ سیاہ برقع پہ بھورون حجاب ساتھ نقاب پہنے یونی میں داخل ہوئی تھی کچھ نروس لگ رہی تھی اس کا یونی میں پہلا دن تھا۔۔۔۔۔

جب اس کے سامنے کچھ لڑکے لڑکیاں آگے۔۔۔۔۔

ہائے ایک لڑکی نے اسے مخاطب کیا تھا۔۔۔۔۔

جی اس نے اپنی بھورون آنکھیں اس پر جما کر ان کا جواب دیا تھا۔۔۔۔۔

دراصل مجھے تمہیں کچھ بتانا ہے لڑکی نے رازدارانہ انداز میں کہا تھا۔۔۔۔۔

عشق بے اختیار اربابِ افضل

جس سے پریشہ چونکہ تھی بھلا آج ہی تو ابھی تو وہ آئی تھی پھر اس لڑکی کو نہ وہ جانتی تھی اس نے کیا بتانا تھا اسے

وہاں اس کلاس میں جو لڑکا ہے وہ تمہارے بارے میں کچھ عجیب بول رہا تھا تمہارے کردار پر انگلی اٹھا رہا تھا کہ نقاب کیا ہوا ہے اور اندر سے پتہ نہیں کیسی ہوا بھی تمہیں آتا دیکھ کہہ کر اس روم میں گیا ہے لڑکی نے اشارہ کر کے اسے بتایا تھا

پریشہ پہلے تو اس کی بات پر حیرت زدہ ہوئی تھی پھر غصے اگیا تھا بغیر کچھ سوچے سمجھے وہ اس روم کی طرف چل دی تھی

کمرے میں جا کر

پریشہ نے ایک زوردار تپڑ شہیر کے منہ پر مارا تھا۔۔۔۔۔

کیا سمجھتے ہو خود کو تم ہاں کوئی شہزادے ہو کیا یوں کسی کے متعلق بھی بات بناتے پھر وگے۔۔۔۔۔

پریشہ غصے سے بول رہی تھی اس وقت وہ یونیورسٹی کے ایک کلاس میں تھے جو خالی تھی۔۔۔۔۔

پریشہ اسے اس کلاس میں دیکھ کر فوراً اس کے پاس آئی اور ایک زوردار تپڑ اسے رسید کر دیا تھا۔۔۔۔۔

شہیر غصے سے اس کی طرف دیکھ رہا تھا جیسے اس سب کا کچھ علم ہی نہیں تھا۔۔۔۔۔

شرم آنی چاہے تمہیں ایسی حرکتیں کرتے ہوئے ہاں کیا تم نے مجھے کسی لڑکے کے ساتھ کب دیکھا بولو۔۔۔۔۔ جو

یوں لوگوں کو کہتے پھر رہے ہو۔۔۔۔۔

عشق بے اختیار اسی بہ افضل

پریشہ اب بھی غصے سے اسے گھور تھی وہ برقع میں تھی ساتھ نقاب تھا اور اپنی براؤن آنکھوں سے اسے ہی گھور رہی تھی۔۔۔۔۔

شہیر کا غصے سے برا حال تھا پھر بھی اس نے غصہ ضبط کیا ہوا تھا اس کی نیلی آنکھیں اس وقت غصے سے سرخ ہو رہی تھی

خود کے کردار کا پتہ نہیں ہوتا تم جیسے لوگوں کو پتا نہیں کہا کہاں منہ مارتے پھر رہے ہوتے ہو خود کے گھر بہنیں نہیں ہے کیا جو تمہیں عورتوں کی عزت کرنا نہیں سکھائی یا پھر تمہاری بہن ہی ایسی۔۔۔۔۔

ابھی وہ یہ سب بول رہی تھی کہ شہیر نے غصے سے اسے جھٹکا دے کر دیوار کے ساتھ لگایا تھا۔۔۔۔۔

غصے میں پریشہ نجانے کیا بول گئی تھی کچھ بھی سوچے بغیر اور اب اس کی طرف دیکھ کر اسے خوف محسوس ہو رہا تھا جس کی نیلی آنکھوں میں خون اتر ا ہوا تھا۔۔۔۔۔

کیا کہا تم نے ہاں بولو مجھے جو کہا سو کہا عورت ذات ہونے کی وجہ سے میں خاموش ہوں لیکن میری فیملی تک پہنچے کا تمہیں کوئی حق نہیں ہے۔۔۔۔۔

شہیر نے اس کے بازو پر زور دیتے ہوئے کہا تھا

معافی مانگو۔۔۔۔۔

وہ غصے سے اسے کہتا ہے۔۔۔۔۔

اور پریشہ حیرت سے اسے دیکھتی ہے۔۔۔۔۔

میں نے کہا معافی مانگوں

اب کے وہ دھاڑتے ہوئے کہا ہے

اس کی دھاڑ سے پریشہ ڈر جاتی ہے۔۔۔۔۔

تب فوراً بولتی ہے

ایم سوری اب اسے اپنی غلطی کا احساس ہو رہا تھا کہ بغیر کچھ جانے اکیلے ہی اس کے پاس آگئی اور اب اس کا غصہ دیکھ کر

اسے خوف ا رہا تھا۔۔۔۔۔

وہ لوگ ابھی بھی ویسے ہی تھے شہیر نے اس کے بازو پر زور ڈالا ہوا تھا جس سے اسے تکلیف ہو رہی تھی۔۔۔۔۔



میرب اپنے کمرے میں موجود ہوتی ہے بال کھلے چھوڑے وہ بیڈ پر بیٹھی ہوئی تھی۔۔۔۔۔

آپی اگر آپ یہاں ہوتی تو میں آپ کو بتا دیتی میں کیسا محسوس کر رہی ہوں مجھے شادی نہیں کرنی ابھی۔۔۔۔۔

وہ غمزہ لہجے میں بولتی ہے ساتھ ہی ایک آنسو ٹوٹ کر اس کے گال پر پھسلتا ہے۔۔۔۔۔

اگر میں اب نہ کہو گی تو ماما پاپا دکھی ہو جائے گے اتنے دنوں سے ویسے ہی وہ خاموش ہے۔۔۔۔۔

آپ کے جانے کے بعد وہ ٹوٹ سے گے ہے ہمارے سامنے ہمیں حوصلہ دیتے ہے لیکن۔ میں دیکھا ہے ماما کو آپ

کے لیے روتے ہوئے آپی آپ نے کیوں اتنی بڑی سزا دی۔۔۔۔۔

کاش آپی آپ ہمارے ساتھ ہوتی کاش۔۔۔۔۔

اسرپر افضل

عشق بے اختیار

میرب اب بڑی شدت سے زویا کو یاد کر رہی تھی پچھلے ایک ماہ سے اس کے والدین نے انہیں سنبھال تو لیا تھا لیکن خود وہ لوگ خون کے آنسوؤں روتے تھے جو ان پر انہوں نے کبھی ظاہر نہیں کیے تھے۔۔۔۔۔

ایسے ہی روتی روتی وہ نیند کی آغوش میں جا پہنچی تھی۔۔۔۔۔



شہیر اس کے بازو پر دباؤ ڈالتا ہوا ایک جھٹکے سے اسے چھوڑتا ہے
پریشے تو بیچاری ڈر سے ہلکا ہلکا کانپ رہی ہوتی ہے۔۔۔۔۔
جاؤ یہاں سے۔۔۔۔۔

ایس۔ ایس بڑی سرد آواز میں کہتا ہے اور اس کے کہنے کی دیر ہوتی ہے کہ وہ وہاں سے بھاگ جاتی ہے۔۔۔۔۔
جن سٹوڈنٹ نے اسے یہاں بھیجا تھا وہ ایس۔ ایس کے غصے کرتے ہی وہاں سے کھسک گئے تھے۔۔۔۔۔
وہ ایک گراؤنڈ میں سب سے الگ بیٹھی ہوئی ہوتی ہے جب اس کو اپنے قریب کوئی کھڑا ہوا ملتا ہے۔۔۔۔۔
ہائے۔۔۔۔۔

کیا میں یہاں بیٹھ سکتی ہوں۔۔۔۔۔ حنا سے دیکھتی ہوئی بولتی ہے

گراؤنڈ کون سا میرے دادا ابو کا ہے بیٹھ جاؤ۔۔۔۔۔

پریشے اسے دیکھتے ہوئے بولتی ہے اس کی بات پر حنا ہلکا سا مسکرا کر بیٹھ جاتی ہے۔۔۔

میرا نام حنا ہے۔۔۔۔۔

اس پر افضل

حنا کی بات سنتے اس نے بھی یہی سوچا تھا

پر میں اسے کیسے ڈھونڈو۔۔۔۔۔

کوئی بات نہیں مل جائے گا خود ہی یہاں ہی ہو گا۔۔۔۔۔

دیکھوں وہ وہاں وہی ہے۔۔۔۔۔

ایجانک پری نے ادھر ادھر دیکھا تو ایس۔ ایس اسے وہاں چلتا ہوا دیکھا تھا۔۔۔۔۔ حنانے بھی اس کی تقلید میں دیکھا

حقا

اوووو تم نے شہیر شاہ کے ساتھ یہ سب کیا۔۔۔۔۔

حنانے حیرت سے منہ کھولے اس سے پوچھا تھا۔۔۔۔۔

کون شہیر شاہ۔۔۔۔۔

اس نے جواب میں پوچھا تھا۔۔۔

ارے وہی جس سے تم نے یوں بد تمیزی کی شکر کروں چ گئی ورنہ وہ معافی مشکل سے دیتا ہے میرے خیال سے تم ابھی

جا کر سوری بول دوں تاکہ بات نہ بڑھے ویسے بھی لاکھوں لڑکیوں کا کرش ہے یہ۔۔۔۔۔

حنانے حسرت سے بولا تھا۔۔۔۔۔

اس کی بات سنتے پری ڈر سے اس کی جانب دیکھا تھا۔۔۔۔۔ اور فوراً اس سمت گئی تھی جہاں ایس۔ ایس۔ شان کے ساتھ کھڑا تھا۔۔۔۔۔

وہ اس کے قریب گئی اب اسے سمجھ نہیں آ رہا تھا کہ اسے کسے مخاطب کرے۔۔۔۔۔
ایک تو نام بھی بڑا عبد ارہے نام سے میرے جیسے نازک دل لوگ ڈر جائے۔۔۔۔۔
اس نے سوچا تھا۔۔۔۔۔

ہاں یہ سہی ہے اس نے ذہن میں کچھ سوچا تھا
اور اسے مخاطب کیا تھا
ایس۔ ایس۔۔۔۔۔

اس نے بس اتنا کہا تھا۔۔۔۔۔
ایس۔ ایس سن کر شہیر فوراً پلٹا تھا۔۔۔۔۔
سامنے وہی نقاب والی کھڑی تھی

ایس۔ ایس سن کر اسے کیا کچھ نہیں یاد آیا تھا۔۔۔۔۔
زویانے ہی تو اسے یہ نام دیا تھا۔۔۔۔۔

اس نے بے ساختہ پری کی آنکھوں میں دیکھا تھا۔۔۔۔۔

عشق بے اختیار اسی بہ افضل

لیکن پری اپنی بڑی بڑی بھورون آنکھوں سے اسے ہی دیکھ رہی تھی۔۔۔۔۔
شہیر نے فوراً دیوانہ وار ہو کر بغیر سوچے سمجھے اس کا نقاب اتارا تھا۔۔۔۔۔



میرب کمرے میں بیٹھی ہوئی تھی کل صبح ہی اس کا نکاح تھا۔۔۔۔۔
نکاح سادگی ہے ادا کرنا تھا بس کچھ خاص رشتے داروں کو بلایا گیا تھا۔۔۔۔۔
حرا بیگم نے بھی اپنی فیملی کو بلایا تھا پر ان کا ایک بھائی ہی آیا تھا جو اس سے شروع سے اٹیچ تھا اور اس نے کھولے دل
سے اسے معاف بھی کر دیا تھا۔۔۔۔۔
وہ اپنے روم میں بیٹھی ہوئی تھی جب دروازہ کھولنے کی آواز آئی اور پھر دروازہ بند ہونے کی آواز پر اس نے سر اٹھا کر
دیکھا تھا۔۔۔۔۔
سامنے ہی ذیشان کھڑا تھا۔۔۔۔۔
بکھرے بال سرخ آنکھیں ڈھیلی سی وائٹ شرٹ بلیک ٹراؤزر پہنے۔۔۔۔۔
اسے ہی دیکھ رہا تھا۔۔۔۔۔

وہ جو زویا کو یاد کر رہی تھی اس کا اس طرح یہاں آنے سے چونکی تھی۔۔۔۔۔
یہاں کیا کر رہے ہیں آپ جائے یہاں سے اس وقت رات کے نو بجے ہوئے تھے لیکن۔ کیوں کہ وہ گاؤں میں تھے تو
یہاں چہل پہل دی تھی

ذیشان کچھ نہ بولا تو وہ پھر بول اٹھی تھی۔۔۔۔۔

اتنے گرے ہوئے انسان ہے آپ یوں منہ اٹھا کر میرے کمرے میں آگے فوراً جائے یہاں سے۔۔۔۔۔
میرب نے غصے میں کہا تھا۔۔۔۔۔

اس کی بات کو بڑی مشکل سے نظر انداز کرتا وہ آگے بڑھا تھا اور الماری کھول کر اسے چیک کرنے لگا۔۔۔
میرب کا تو غصے سے برا حال تھا تبھی اٹھی تھی۔۔۔۔۔
تمہیں سنائی نہیں دیتا کیا بہرے ہو گے ہو۔۔۔۔۔
اس نے غصے سے کہا تھا

تبھی ذیشان نے رخ اس کی جانب کیا تھا اس کی کالی آنکھیں غصے سے سرخ ہو رہی تھی۔۔۔۔۔
کہا تھا نکاح سے منکر دینا لیکن تم نے کیا میرے علاوہ کسی اور کی ہونے جارہی تھی مجھے محبت تھی تم سے لیکن اب تم
میری ضد ہو بیوی تو تم میری ہی بنو گی پر کبھی تمہیں دیکھوں گا تک نہیں جس طرح تم نے میرے ساتھ کیا اس سے
بھی برا بنوں گا اب میں۔۔۔۔۔

براہوں نہ میں بقول تمہارے گرا ہوا ہوں اب تم دیکھو۔ برا ہوا انسان کیا کرتا ہے۔۔۔۔۔
ذیشان نے زور سے اس کا بازو پکڑا ہوا تھا اور ایک جھٹکے سے ہاتھ میں پکڑا ہوا اوٹ اور ریڈ کلر کا جو اس کے ڈریس کے
ساتھ کا تھا وہی اس کے سر پر اوڑھ دیا تھا۔۔۔۔۔
اور اسے پکڑے ہوئے روم سے باہر لے کر آگیا تھا۔۔۔۔۔

عشق بے اختیار اسیبِ افضل

میرب نے اس سے بازو چھڑوانے کی کوشش کی لیکن اس کی ایک گھوری کودیکھتے وہ سہم گئی تھی۔۔۔۔۔

وہ اسے دوسرے روم میں۔ لایا تھا۔۔۔۔۔

جہاں اس کے والدین۔ ماموں۔ ممانی۔ رضا اور اس کی وائف۔۔۔ اور زمیل بیٹھے ہوئے تھے اس نے روم سے

آتے پہلے ہی اس کا بازو چھوڑ دیا تھا۔۔۔۔۔

وہ ان سب کودیکھ کر حیران ہوئی تھی۔۔۔۔۔

حرا بیگم نے آگے بڑھ کر اسے پکڑا اور اپنی سائڈ پر بیٹھالیا تھا۔۔۔۔۔

اس نے اپنی ماما کودیکھا تھا اسے کچھ سمجھ نہیں آ رہا تھا۔۔۔۔۔

تبھی روم میں کوئی اور داخل ہوا تھا۔۔۔۔۔

اس نے سراٹھا کر دیکھا تو قاضی صاحب تھے اسے نا سمجھی سے پھر حرا بیگم کودیکھا تھا ابھی وہ کچھ بولنے والی تھی جب

حافظ صاحب نے اس کے سر پر ہاتھ رکھ دیا تھا۔۔۔۔۔

بیٹا آپ کا نکاح کل نہیں آج ہی ہو گا اور رخصتی ایک یا دو ماہ بعد رکھے گے۔۔۔۔۔

۔ انہوں نے اس کے سر پر دھمکا کیا تھا۔۔۔۔۔

اس نے حیرت سے پھٹی ہوئی آنکھوں سے اپنی ماں کودیکھا جس نے اثبات میں سر ہلایا تھا۔۔۔۔۔

جب ذیشان یہاں آیا تھا تبھی اس نے رضا سے بات کی تھی اور رضا اس کی بات سن کر چکا تھا جب اسے یوں ڈریس

دیکھا تو شاہنواز آفندی (ان کے والد) سے بات کی تھی اور انہوں نے اپنی بہن سے بولا تھا۔۔۔۔۔

عشق بے اختیار اسیرِ افضل

یوں اچانک یہ سب پر وہ حیران تھی اور اسے پھر سے دکھ تھا کہ کہی پھر اس کی اس بیٹی کے ساتھ بھی وہ سب نہ ہو
جائے پر شاہنواز کے یقین دلانے سے وہ لوگ مان گے تھے۔۔۔۔۔
تبھی نعمان کی فیملی کو کال کر کے معذرت کی تھی وہ سلجھے ہوئے لوگ معاملہ سمجھ گئے تھے۔۔۔۔۔
اور اس کا نکاح کل کرنے کے بجائے آج کرنے کا بھی ذیشان نے ہی بولا تھا اور خود ہی اسے لینے روم میں گیا تھا
تھوڑی دیر تک وہ میرب حافظ خان سے
میرب ذیشان آفندی بن گئی تھی۔۔۔۔۔
دستخط کرتے ہوئے ایک آنسو ٹوٹ کر نکاح نامے پر گرا تھا۔۔۔۔۔
نکاح ہوتے ہی زیمیل اسے لیے اس کے کمرے میں چلی گئی تھی جبکہ رضا اور باقی سب ذیشان کو مبارک باد دے
رہے تھے۔۔۔۔۔



وہ اس وقت یونی کی بلڈنگ میں کھڑی کسی سے بات کر رہی تھی۔۔۔۔۔
جب عارف وہاں سے گزرا تھا

ماہ نور کو یوں کسی لڑکے سے ہنس کر بات کرتے دیکھ کر اس کا خون کھول اٹھا تھا اس ایک ماہ میں اس نے اسے اپنے
ذہن میں مسلط ہونے سے بہت روکا تھا لیکن ایسا نہیں کر سکا تھا۔۔۔۔۔

عشق بے اختیار اربابِ افضل

اور اب اس کا یوں سامنے ہونا وہ خوش ہوا تھا اور ساتھ ہی کسی لڑکے کے ساتھ دیکھ کر غصے سے اس کی رگیں تن گئی تھی۔۔۔۔۔۔۔۔

تبھی نور اس کی جانب بڑھا تھا بغیر کچھ کہی اس کا بازو پکڑا اور وہاں سے اسے لے آیا تھا
اچانک آفتاب پر ماہ نور شاک میں تھی۔۔۔۔۔۔۔۔

لیکن جب سمجھ میں آیا تو غصے سے اپنا بازو اس سے چھڑوانے کی کوشش کی تھی۔
چھوڑوں میرا ہاتھ پاگل انسان۔۔۔۔۔۔۔۔
ماہ نور نے غصے سے کہا تھا۔۔۔۔۔۔۔۔

اس لڑکے سے یوں ہنس کر کیوں بات کر رہی تھی ایسی کونسی خوشی والی بات تھی کہا تھا نہ میں نے کہ یوں کسی
سے فرینک مت ہوا کرو ہر گز پسند نہیں مجھے پھر کیوں ہاں بولو کیوں کی بات اس سے۔۔۔۔۔۔۔۔
وہ چینختے ہوئے بولا تھا۔۔۔۔۔۔۔۔

مرحانے اس سے بڑی مشکل سے اپنا ہاتھ چھڑوایا تھا
تم ہوتے کون ہو مجھ سے یوں بات کرنے والے خبردار آئندہ جو تم نے مجھے ہاتھ لگایا تو۔۔۔۔۔۔۔۔
ماہ نور نے بھی غصے سے کہا تھا۔۔۔۔۔۔۔۔

تبھی اس نے اس کا بازو پکڑا اور اپنی جانب کینچھا تھا اور وہ کٹی ہوئی ڈال کی طرح اس کے سینے سے ٹکرائی تھی
۔۔۔۔۔۔۔۔

عشق بے اختیار
امریبہ افضل

کتنی مرتبہ کہوں محبت ہو تم میری مجھے زہر لگتے ہے وہ لوگ جو تم سے یوں فرینک ہو کر بات کرے تم پر صرف میرا

حق ہو گا صرف میرا شرافت سے یہ بات اپنے ذہن میں بیٹھا لو۔۔۔۔۔

اس نے گویا اسے دھمکی دی تھی

تجھی وہاں کسی کی آواز گونجی تھی۔۔۔۔۔

نور

اس نے آواز کی سمت دیکھا تو وہی انسان تھا جس سے وہ بات کر رہی تھی اس کی رگیں پھر غصے سے تنی تھی

اور ماہ نور خود کو اس سے چھڑوانے کی کوشش کر رہی تھی۔۔۔۔

بھائی وہ میں۔۔۔۔۔

ابھی اس نے یہی بولا تھا اور اس کی گرفت سے نکلی تھی۔۔۔۔۔

اس کے بھائی کہنے پر عارف چونکا تھا۔۔۔۔۔

بلال نے عارف کی جانب دیکھا اور پھر ماہ نور کی جانب اور اس کی ہاتھ پکڑ کر اپنے ساتھ کیا تھا

تم شرافت سے ہمارے گھر رشتہ لے کر آؤ۔۔۔۔۔

بلال اتنا کہتا وہاں سے چلا گیا تھا۔۔۔۔۔

عارف اس کی بات سن کر پہلے حیرت اور پھر خوشی سے کھڑا تھا۔۔۔۔۔

جبکہ بلال کے ساتھ چلتی ماہ نور نے کچھ کہنا چاہا جب بلال نے ٹوکا تھا

عشق بے اختیار اسی بہ افضل

ہم گھر جا کر بات کرتے ہے اور کسی کو کچھ بتانے کی ضرورت نہیں ہے۔۔۔۔۔
ماہ نور خاموش ہو گئی تھی اور پیچھے مڑ کر ایک لہر آلود نظر عارف پر ڈالی جس کے چہرے پر مسکراہٹ تھی۔۔۔۔۔



اس نے بے اختیار ہی سامنے کھڑی پریشہ کا نقاب کھول دیا تھا۔۔۔۔۔
اس کا یوں اسے ایس۔ ایس کہنا اسے زویا کی یاد دلا گیا تھا۔۔۔۔۔ اور ہو بھی سکتا تھا کہ یہ اس کی زویا ہی ہو تبھی اس نے
فٹ سے اس کا نقاب کھولا تھا۔۔۔۔۔

نقاب کھلتے ہی پریشہ اور شان نے ایس۔ ایس کو حیرت سے دیکھا تھا۔۔۔۔۔
یوں اس کا نقاب کھول دینا پری کو بھی حیرت میں ڈال گیا تھا۔۔۔۔۔
وہ منہ کھولے اسے دیکھ رہی تھی۔۔۔۔۔

اور ایس۔ ایس نے اس کے چہرے پر نظریں رکھی ہوئی تھی۔۔۔۔۔
پری اسے دیکھ رہی تھی اور پھر غصے سے تقریباً چلا اٹھی تھی۔۔۔۔۔
جاہل پاگل بد تمیز انسان عقل نہیں ہے تم میں میں تم سے اپنے بی ہوئے کے لیے معافی مانگنے آئی تھی لیکن نہیں تم
نے واقعی ثابت کر دیا تم جاہل ہو تمہیں لڑکیوں کی عزت نہیں ہے اب تم سے معافی مانگیں میری جوتی۔۔۔۔۔
پری نے غصے میں اسے کھڑی کھڑی سنائی تھی غصے سے اس کی ناک سرخ ہو رہی تھی۔۔۔۔۔
ایس۔ ایس نے ایک نظر اس کو دیکھا تھا اور پھر نظروں کا زاویہ بدل لیا تھا۔۔۔۔۔

عشق بے اختیار اربابِ افضل

یعنی کہ کسی اب یہ لوگ بھی اس کو اس نام سے پکارنے لگے۔۔۔۔۔
ایس۔ ایس سن کر اسے لگا تھا کہ یہ اس کی زویا ہے لیکن غلط یہ زویا تو نہ تھی۔۔۔۔۔
پریشہ دیکھ کر غصے سے پھر اپنا حجاب سیٹ کرتی ہے نقاب کا خیر اب ارادہ اس نے ترک کر دیا تھا۔۔۔۔۔
تبھی ایس۔ کے غصے سے اس کی دیکھتا ہوا بولا تھا۔۔۔۔۔
دوبارہ مجھے اس نام سے بلایا نہ تو تم کسی کو بلانے کے لائق نہیں رہوں گی۔۔۔۔۔
ایس۔ کے اسے کہتے وہاں سے چلا گیا اس کے پیچھے ہی شان بھی چلا گیا تھا اس کا یوں بولنا شان کو حیرت میں نہیں لے کر گیا تھا۔۔۔۔۔
وہ جانتا تھا کہ شہیر زویا کو لے کر کس قدر ٹپچی ہے اس لیے اس کا دیا ہوا نام کسی اور کہ منہ سے سن کر ہی اس نے یوں بیہو کی تھا۔۔۔۔۔
پری بھی منہ پھلا کر بڑبڑاتی تھی اور اس کی نقل اتاری تھی
کسی کو بلانے لائق نہیں رہوں گی
ہنسنے۔۔۔۔۔ بد تمیز نہ ہو تو۔۔۔۔۔ سارا دن خراب کر دیا میرا گھر ہی چلی جاتی ہوں اب۔۔۔۔۔
وہ منہ پھلاتی ہوئی وہاں سے چلی جاتی ہے۔۔۔۔۔



زیمیل اسے روم میں چھوڑ کر خود دوسرے روم میں چلی جاتی ہے۔۔۔۔۔

عشق بے اختیار اسیرِ افضل

اور وہ اتنے دیر سے ضبط کیے گئے آنسوؤں بہانے لگ جاتی ہے۔۔۔۔۔
آپی اگر آج آپ ہوتی تو کبھی اس طرح میرے ساتھ نہ ہوتا کبھی نہیں۔۔۔۔۔
میرب روتے ہوئے بولتی ہے۔۔۔۔۔
تبھی روم کا دروازہ کھلتا ہے اور ذیشان اندر داخل ہوتا ہے۔۔۔۔۔
اس طرح سوگ منانے کی کوئی ضرورت نہیں۔ ہے تمہیں اسی چیز کا دکھ ہے نہ تمہیں۔ کہ میرے ساتھ ہو گئی
شادی تمہاری۔۔۔۔۔
میں آج کے بعد تمہارے پاس تک نہیں آؤں گا۔۔۔۔۔
یوں سوگ نہ مناؤ جیسے میں مر گیا ہو۔۔۔۔۔
ذیشان بے رخی سے بولتا ہے اور اس کے پاس آتا ہے۔۔۔۔۔
یہ لو پہنوں اسے اور اگر کبھی یہ اتری تمہاری انگلی سے تو یاد رکھنا تمہاری انگلی بھی نہیں۔ رہے گی۔۔۔۔۔
وہ انتہائی سفاکت سے بولتا ہے۔۔۔۔۔
اور ایک رنگ کی ڈبیا اس کی جانب اچھلتا ہے۔۔۔۔۔
میرب غم زدہ لہجے میں اسے دیکھتی ہے اس کی آنکھوں میں دیکھتے ہی وہ نظریں جھکا جاتی ہے جہاں صرف اس وقت
غصہ تھا۔۔۔۔۔
اور خاموشی وہ رنگ جس پر زیڈ۔ لکھا ہوا تھا اپنی انگلی میں پہن لیتی ہے۔۔۔۔۔

عشق بے اختیار امیر افضل

کتنا چاہتا تھا وہ اسے اور اب اس سے اس طرح بات کر رہا تھا سوچا تھا کہ یہ رنگ دے گا اسے اور باقاعدہ رشتہ طے ہونے کے بعد لیکن وہ تو کسی اور کی ہونے کی تیاریوں میں تھی۔۔۔۔۔

ہمیشہ مذاق کرنے والا ذیشان آج اتنے غصے میں تھا۔۔۔۔۔

ادھر دیکھا وہ اس نے دور سے ہی میرب کو اپنا ہاتھ دیکھانے کا بولا تھا۔۔۔۔۔

تبھی میرب نے سپاٹ انداز میں اپنا ہاتھ آگے کر کے دیکھا یا تھا جہاں رنگ پہنی ہوئی تھی۔۔۔۔۔

رنگ دیکھ کر ذیشان کو ایک پل کے لیے خوشی ہوئی تھی۔۔۔۔۔

لیکن پھر ویسے ہی بن گیا تھا

یاد رکھنا میری امانت ہو تم اس لیے جو بھی کرنا دھیان سے۔۔۔۔۔

وہ سختی سے کہتا ہوا واپس چلا جاتا ہے۔۔۔۔۔

اور میرب ایک بار پھر رونے بیٹھ جاتی ہے۔۔۔۔۔

رنگ اتار کر بھی دور پھینک دیتی ہے اور اپنے گرد بازو باندھے رونے لگ جاتی ہے۔۔۔۔۔



عارف یونی سے نکل کر سیدھا شہیر کے پاس جاتا ہے راستے میں بھی وہ خوش تھا اور ماہ نور کا سوچ رہا تھا۔۔۔۔۔

کوئی بات نہیں کر لو غصہ میں خود تمہیں۔ منالوں گا۔۔۔۔۔

وہ سوچتا ہوا ایس۔ ایس کے روم میں داخل ہوتا ہے جہاں شان اور شہیر بیٹھے ہوئے ہوتے ہیں۔۔۔۔۔

عارف بھی چلتا ہوا ان کے پاس ٹک جاتا ہے ابھی وہ کچھ کہنے والا ہوتا ہے جب ایس کے بول پڑتا ہے۔۔۔۔۔

کیوں پھر رنی کب جانا ہے رشتہ کے کر۔۔۔۔۔

اس کی بات سن کر رنی حیرت سے اسے دیکھتا ہے۔۔۔۔۔

ایسی شکل بناؤ گے تو ماہ نور بھاگ جائے گی وہ اس کے حیرت سے بنے منہ کو دیکھتے ہو ابولتا ہے۔۔۔۔۔

تجھے کیسے پتا۔۔۔۔۔

رنی اس کی جانب دیکھتا سوال کرتا ہے

ایس کے کبھی کسی سے غافل نہیں ہوتا رنی۔۔۔۔۔

اب بتا کب جانا ہے۔۔۔۔۔

ایس کے نے مختصر جواب دے کر اس سے پوچھا تھا۔۔۔۔۔

رنی جانتا تھا وہ اسے بھانوں سے زیادہ چاہتا ہے بلکہ سب کو ہی۔۔۔۔۔

ابھی چلے جاتے ہے۔۔۔۔۔

رنی کی بے اختیار دیکھ کر ایس کے اور شان کا قہقہہ بلند ہوتا ہے۔۔۔۔۔

اور رنی (عارف) بھی حجل سا ہو کر مسکرا دیتا ہے۔۔۔۔۔

ٹھیک ہے چل پھر ہو جاتیاں چلتے ہے ویسے بھی تھوڑی دیر تک رات ہو جائے گی۔۔۔۔۔

ایس کے نے کہا تھا۔۔۔۔۔

اسیہ افضل

عشق بے اختیار

اور رنی اس کی بات سنتا ہوا وہاں سے فریش ہونے چلا گیا تھا اور وہ دونوں بھی فریش ہونے لگ گئے تھے



ماہ نور گھرا کر اپنے بھائی کے کمرے میں موجود تھی۔۔۔۔۔

نور کیا تھا وہ سب سچ بتاؤ۔۔۔۔۔

بلال نرمی سے اس سے پوچھتا ہے۔۔۔۔۔

کیوں کہ اسے اپنی بہن پر پورا بھروسہ تھا۔۔۔۔۔

اس کی نرمی پر نور اسے شروع سے اب تک کی ساری بات بتا دیتی ہے۔۔۔۔۔

اس کی بات سن کر بلال سوچ میں ڈوب جاتا ہے۔۔۔۔۔

تو کیا تم بھی اسے پسند کرتی ہو۔۔۔۔۔

بلال اس کا جائزہ لیتا ہوا پوچھتا ہے۔۔۔۔۔

بھائی میرے لیے آپ کا فیصلہ ضروری ہے مجھے نہیں پتہ وہ کیسا انسان ہے لیکن اس طرح ری ایکٹ کے علاوہ اس نے

میرے ساتھ کچھ بھی نہیں کیا۔۔۔۔۔

READERS CHOICE

نور نے کہا اور خاموش ہو گئی۔۔۔۔۔

اس کی باتوں اور لہجے سے میں اندازہ لگا سکتا ہوں کہ وہ سچ بول رہا ہے لیکن۔ پھر بھی وہ باقی فیصلہ اس کے یہاں آنے

پر ہو گا۔۔۔۔۔

Page 142 of 411

Posted on: <https://ezreaderschoice.com/>

Email: readerschoicemag@gmail.com

عشق بے اختیار اسیرِ افضل

مجھے تم بہت عزیز ہو نور ایک تم ہی تو ہو میرے پاس اب۔۔۔۔۔

بلال غم زدہ لہجے میں بولتا ہے۔۔۔۔۔

اس کی بات سن کر نور اپنے بھائی کے گلے لگ جاتی ہے ایک یہی بھائی ہی تو تھا جس نے اسے اس قابل بنایا تھا ماں باپ کی وفات کے بعد کیا کچھ نہیں سہا تھا دونوں نے لیکن اس کے بھائی نے کبھی اس پر کوئی آنچ تک نہ آنے دی تھی

۔۔۔۔۔

بھائی مجھے آپ کا ہر فیصلہ منظور ہے۔۔۔۔۔

نور نے الگ ہوتے ہوئے کہا تھا۔۔۔۔۔

تبھی دروازہ پر دستک ہوئی تھی۔۔۔۔۔

میں دیکھ کر آتا ہوں۔۔۔۔۔

بلال اس کے سر پر ہاتھ رکھتا ہوا دروازہ کھولنے چلا گیا تھا سامنے ہی

عارف کھڑا تھا اس کے ساتھ شان۔ شہیر۔ حسن اور اس کی بیوی نائلہ بھی موجود تھی۔۔۔۔۔

بلال ان کو دیکھتا ہوا اندر آنے کے لیے راستہ دیتا ہے۔۔۔۔۔

اور انہیں لے کر ڈرائنگ روم میں چلا جاتا ہے۔۔۔۔۔

نور چائے لے کر آؤ بلال وہی سے نور کو آواز دیتا ہے نور کا نام سن کر عارف کی ایک بٹ مس ہوتی ہے۔۔۔۔۔

بلال اب ان کی جانب متوجہ ہو جاتا ہے۔۔۔۔۔

Page 143 of 411

عشق بے اختیار اسی بہ افضل

وہ عارف سے سب پوچھ رہا ہوتا ہے۔۔۔۔۔

اور عارف ادھر ادھر نگاہ دوڑاتے جواب دے رہا ہوتا ہے۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔

تبھی شان اسے کہنی مارتا ہے۔۔۔۔۔

اگر ایسی ہی حرکتیں رکھی تو رشتہ نہیں ہوگا۔۔۔۔۔

شان اس کا سرگوشی میں کہتا ہوا اس کے نگاہ ادھر ادھر کرنے پر چوٹ کرتا ہے۔۔۔۔۔

جس پر پاس بیٹھا شہیر یہ سب سن کر ایسے ایک گھوری سے نوازتا ہے اور شان بیچارہ سامنے بنا کر چپ کر جاتا ہے

۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔

تھوڑی دیر میں ہی ملازمہ چائے کی ٹرالی جو لوزمات سے بھری ہوتی ہے کمنچھتی ہوئی لاتی ہے اور ان کے آگے چائے رکھ دیتی ہے۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔

عارف جو نور کا انتظار کر رہا ہوتا ہے وہاں اس کی جگہ ملازمہ کو دیکھ کر بد مزہ ہو جاتا ہے اور بیچارہ سامنے بنا کر باری باری ان تینوں کو دیکھتا ہے۔۔۔۔۔

اس کے اس طرح منہ بنانے پر سب اپنی مسکراہٹ بڑی مشکل سے کنٹرول کرتے ہے۔۔۔۔۔

آپ کی فیملی میں کوئی نہیں آیا تو کیا وہ لوگ ملک سے باہر ہے۔۔۔۔۔

بلال نے اس سے پوچھا تھا۔۔۔۔۔

اس کی بات سن کر اس کا رنگ پل میں بدلا تھا۔۔۔۔۔

عشق بے اختیار اسی بہ افضل

تبھی شہیر بولا تھا

ہم سب ایک دوسرے کی فیملی ہے میں اس کا بڑا بھائی ہوں یہ اس کی بہن ہے۔۔۔۔۔
اور یہ دونوں بھائی

ایس۔ کے نے کہا تھا دراصل کسی حادثے میں وہ لوگ چل بسے اس لیے تب سے یہ ہماری فیملی ہے اور ہم اس کی

۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔

شہیر نے کہتے ہی بلال کی طرف دیکھا تھا

اور عارف کی آنکھ نم ہوئی تھی جس نے اسے اتنا متعبر کیا تھا۔۔۔۔۔

اور ہم سب لوگ وعدہ کرتے ہے کہ آپ کی بہن ہے ہم اسے خوش رکھے گے۔۔۔۔۔

ایس۔ کے نے مزید کہا تھا۔۔۔۔۔

ان کی بات اور لہجے میں سچائی تھی جس سے بلال کو اطمینان ہوا تھا۔۔۔۔۔

ٹھیک ہے پھر نکاح کی رسم کر لے گے اور نور کے یونی ختم ہونے کے بعد رخصتی رکھ لے گے۔۔۔۔۔

اس کی بات سن کر عارف خوشی سے پھلے نہیں سمارتا تھا۔۔۔۔۔

پر سونکاح رکھ لیتے ہے ہمارے بھی کوئی خاص رشتہ دار نہیں ہے سونکاح سادگی سے ہوگا اور رخصتی کے بعد

ریسپشن رکھ لے گے۔۔۔۔۔

بلال نے تفصیلی بات کی تھی۔۔۔۔۔

Page 145 of 411

ٹھیک ہے جیسا آپ چاہے۔۔۔۔۔

ان تینوں نے بھی تائید میں سر ہلایا تھا۔۔۔۔۔

اب ہم چلتے ہیں انشا اللہ پرسوں ملاقات ہوگی۔۔۔۔۔

حسن نے کہا تھا اور وہ تینوں آٹھ کھڑے ہوئے اور چلے گئے تھے

بلال واپس آکر نور سے پوچھنے لگا تھا۔۔۔۔۔

میں نے تمہارا نکاح پرسوں رکھا ہے۔۔۔۔۔

بلال نے کہا تھا

اور اس کی بات پر نور نے سر اثبات میں ہلا کر گویا رضامندی دی تھی۔۔۔۔۔

عارف کا چہرہ اور شدت یاد آتے ہی اس کا دل ایک الگ لے میں دھڑکا تھا۔۔۔۔۔



وہ اس وقت اسلام آباد کے ایک علاقے میں ایک گھر کے آگے کھڑا تھا۔۔۔۔۔

نیلی شرٹ بلیک پینٹ پینے وہ بہت میدان لگ رہا تھا۔۔۔۔۔

گاڑی کے ساتھ ٹیک لگائے دونوں بازو سینے پر باندھے گھر کو دیکھ رہا تھا۔۔۔۔۔

رات ہی وہ سفر پر نکل گیا تھا۔۔۔۔۔

ایک ماہ بہت تھا یوں اس سے دور رہنا اس لیے وہ خود اسے لینے آ گیا تھا۔۔۔۔۔

عشق بے اختیار
امریبہ افضل

عشق بے اختیار

پتا تو اس کا وہ پہلے ہی لگا چکا تھا لیکن اس نے سوچا تھا وہ لوگ اسے خود لے کر آجائے گے لیکن شان کی طرف سے خاموشی پا کر وہ لوگ بھی خاموش رہے اور مر حامیڈ م اسلام آباد میں ہی رہی تھی۔۔۔۔۔

اور اب اپنے کام کو ہر طرف چھوڑتا ہوا اس تک آیا تھا۔۔۔۔۔

اسے اتنی دیر وہاں کھڑا دیکھ کر سیکورٹی گارڈ اس تک آیا تھا۔۔۔۔۔

آپ کو کیا کام ہے صاب جی۔۔۔

گارڈ نے اس خبر و لڑکے کو دیکھ کر کہا تھا تبھی

مرحبا جو اپنے کمرے کی کھڑکی میں کھڑی تھی صبح کا مزہ لے رہی تھی اس کی نظر شان پر پڑی تھی اور ڈر سے اس کا چہرہ زرد ہو گیا تھا۔۔۔۔۔

تبھی شان نے بھی اسے دیکھا تھا اور دیکھتا رہ گیا تھا۔۔۔۔۔

جیتنے دنوں بعد وہ اسے دیکھ رہا تھا اپنی چاہت کو جو اس سے دور ہو گئی تھی۔۔۔۔۔

اس صبح میں وہ اس طرح کھڑے اسے سکون پہنچا رہی تھی۔۔۔۔

تبھی گارڈ کی بات پر وہ پھر چونکا تھا

وہ جو میم کھڑی ہے نہ تمھاری اسے بولو اس کا شوہر آیا ہے اور اگر وہ باہر نہیں آئی تو میں اندر جاؤ گا بس اتنا کہنا اسے
صرف اسے کہنا۔۔۔۔۔

شان نے باقاعدہ مرحا کی طرف اشارہ کرتے ہوئے کہا تھا۔۔۔۔۔

مرحاس کا خود کی جانب اشارہ دیکھ کر فوراً نیچے بھاگی تھی اور

نیچے ہی اپنی خالہ کو دیکھ کر بولی تھی۔۔۔۔۔

خالہ مجھے لینے آئے ہے پاپا نے اپنے دوست کے بیٹے کو بھیجا ہے اور وہ باہر کھڑا ہے گاڑی نے مجھے بتایا مجھے ابھی جانا ہوگا

پاپا مجھے پہلے ہی بتا چکے ہیں۔۔۔۔۔

مرحانے اپنی خالہ سے جھوٹ بولا تھا اور خالہ اس کی بات سمجھتی ہوئی بولی تھی۔۔۔۔۔

بھی ایسے کیسے کسی کے ساتھ چلی جاؤ گی ہم خود جائے گے تمہیں چھوڑنے بھائی صاحب بھی نہ۔۔۔۔۔

نہیں خالہ ایسے وہ لینے آئے ہیں اور پاپا سے میری بات ہو چکی ہے میں چلتی ہوں۔۔۔۔۔

وہ یہ کہہ کر جلدی سے باہر کی جانب گئی کہ کبھی وہ اندر ہی نہ آجائے

شان کے اشارہ کرنے سے یہ تو مرھا کو پتا چل گیا تھا وہ اس کے بارے میں ہی کچھ کہہ رہا ہے اور اگر وہ گھر آ گیا تو وہ کیا

جواب دے گی سب کو اسی لیے جو منہ میں آیا کہہ کر باہر کی جانب گئی تھی۔۔۔۔۔

اس کا دل کر رہا تھا وہ اس کا منہ ٹور دے لیکن یہاں وہ یہ سب نہیں کر سکتی تھی۔۔۔۔۔

ابھی باہر گئی تھی کہ گاڑی اس کی جانب آیا بی بی جی آپ کے شوہر آپ کو لینے آئے ہیں باہر وہ آپ کو بلارہے ہیں کہتے

ہے لینے آیا ہوں۔۔۔۔۔

گاڑی نے تفصیل بتا کر جا چکا تھا۔۔۔۔۔

اور مرھا وہی منہ کھولے کھڑی تھی۔۔۔۔۔

عشق بے اختیار
امریبہ افضل

عشق بے اختیار

اور اگر وہ گھبرا کر یہ سب بتا دیتا تو کیا ہوتا۔۔۔۔۔

مرحایہ سوچ کر ہی گھبرا گئی تھی اس کے باہر آتے ہے شان فور اُسیدھا ہوا تھا
گاڑی میں بیٹھو

اس نے سنجیدہ لہجے میں کہا تھا۔۔۔۔۔

ابھی وہ اس وقت یہاں کوئی تماشہ نہیں چاہتی تھی تبھی بنا کچھ بولے گاڑی میں بیٹھ گئی۔۔۔۔۔

شان بھی اپنی سیٹ پر بیٹھتا گاڑی بھگالے گیا تھا۔۔۔۔۔

مرحاً کچھ بولنے والی تھی جب وہ فوراً بولا تھا۔۔۔۔۔

اگر تم نے ایک لفظ بھی اپنے منہ سے نکالا تو میں تمہیں کبھی گھر تو تمہارے چھوڑ کر آنے سے رہا اس لیے سوچ سمجھ کے بولنا۔۔۔۔۔

شان سر سری لہجے میں بولا تھا۔۔۔۔۔

اس کا انداز دیکھ کر مر حاکو خوف محسوس ہوا تھا تبھی کچھ نہ بولنے میں ہی عافیت جانی اور چھپ کر کہ بیٹھ گئی۔

لاہور پہنچتے وہ اسے گھر کے آگے گاڑی روکے کھڑا تھا۔۔۔۔۔

جب وہ نیچے اترنے لگی تو شان پھر بولا تھا۔۔۔۔۔

دوبارہ کہی گئی تو تم سب لوگ سیدہا قبرستان جاؤ گے۔۔۔۔۔

پر سرار لہجہ مرہا کے خوف میں مزید اضافہ ہوا تھا۔۔۔۔۔
گاڑی سے اترتے ہی اس نے دروازہ کٹھکٹھایا دروازہ کھولنے پر وہ بغیر کچھ بولے اندر چلی گئی۔۔۔۔۔
اور شان بھی وہاں سے چلا گیا۔۔۔۔۔



شہیر شام کے وقت وقت گھر سے نکلا تھا گاڑی میں جانے کے بجائے وہ پیدل ہی چل رہا تھا۔۔۔۔۔
زویا کی یاد اسے شدت سے ستار ہی تھی وہ یوں ہی واک کرتا ہوا زویا کو سوچ رہا تھا۔۔۔۔۔
کرب اس کے چہرے پر واضح تھا۔۔۔۔۔
سب کی خوشی میں وہ خوش ہو جاتا لیکن اپنے اندر بہت کچھ ٹوٹا ہوا محسوس کر رہا تھا۔۔۔۔۔
وہ سب یاد کر رہا تھا آج سے اب تک زویا کے ساتھ گزارے ہوئے ہر پل اس کی ذہن کی سکرین پر چل رہے تھے
۔۔۔۔۔
وہ اندر ہی اندر تڑپ رہا تھا لیکن اسے سکون دینے والا یہاں کوئی نہیں تھا اور جس سے اسے سکون ملتا تھا وہ تو کوسوں
دور جو سوئی تھی۔۔۔۔۔

یہ سوچتے ہی اس نے درد سے آنکھیں میچی تھی اور پھر کھولیں تھی۔۔۔۔۔

پری جو یونی میں لیٹ ہو گئی تھی جلدی جلدی قدم خلا رہی تھی اپنی ہی دھن میں چلتی ہوئی جا رہی تھی

عشق بے اختیار
امریبہ افضل

جب اس کا کندھا ملے سے کسی شخص کو بچھو تھا۔۔۔۔۔

اس نے پلٹ کو فوراً اور کہا تھا۔۔۔۔۔

ایم سوری وہ غلطی -----

الفاظ اس کے منہ میں ہی رہ گئے تھے اور آنکھوں میں ناگواریت اگئی تھی۔۔۔۔۔

سامنے ایس۔ ایس اسے ہی گھر رہا تھا

اس لڑکی نے اسے زویا کے خیالوں سے نکالا تھا جو اس وقت اسے زہر لگ رہی تھی۔۔۔۔۔

تمہیں میسر نہیں ہے یا آندھی ہو تم

ایس۔ ایس نے غصے سے اسے کہا تھا۔۔۔۔۔

ابھی پری کچھ کہتی کہ ایس۔ کے کی نظر پیچھے کھڑے کچھ لوگوں پر پڑی ان کے ہاتھوں میں گن تھی اور ایس۔ کے کو

یہ سمجھنے میں دیر نہیں لگی تھی کہ وہ لوگ اس کے دشمن ہے۔۔۔۔۔

پر اب یہ پاگل لڑکی بھی اس کے ساتھ تھی۔۔۔۔۔ تبھی گولی کی آواز فضا میں بلند ہوئی تھی اس وقت سڑک پر کوئی

نہیں تھا کوئی کوئی گاڑی گزر جاتی ایک آدمہ گھٹنے کے بعد۔۔۔۔۔

ایس۔ کے نے آگے بڑھ کر اسے دھکا دیا تھا اور وہ دونوں دور جا گرے تھے۔۔۔۔۔

اس سے پری کا نقاب بھی کھول گیا تھا۔۔۔۔۔

اور اس کی چینخ بلند ہوئی تھی۔۔۔۔۔

عشق بے اختیار اسریبہ افضل

ایس کے نے فوراً فائر کیے تھے لوگ کافی زیادہ تھے۔۔۔۔۔

تقریباً وہ آدھے لوگوں کو ڈھیر کر چکا تھا اس نے پری کو سائڈ پر رہنے کو بولا تھا۔۔۔۔۔

اوووشٹاس کی آواز پری کے کانوں سے ٹکرائی تھی۔۔۔۔

ایس کے جو یہاں زویا کو سوچتا آیا تھا اپنا موبائل بھی نہج لایا تھا اور ایک ہی پاسٹل تھی جس کی وجہ سے گولیا بھی اب ختم ہو چکی تھی۔۔۔۔۔

شاید یہ بات وہ لوگ جان چکے تھے

تبھی شہیر نے پری کا ہاتھ پکڑا اور بھاگنا شروع کیا تھا۔۔۔۔۔

بھاگوا اگر جان چاہتی ہو تو۔۔۔۔۔

شہیر نے صرف اتنا ہی کہا تھا۔۔۔۔۔

اگر وہ اکیلا ہوتا تو کوئی مسئلہ نہیں تھا وہ ان سب کو کسی طریقے سے دھول چٹا چکا ہوتا گن کے علاوہ بھی ان کا مقابلہ کر

چکا ہوتا پر اب یہ پری اس کے ساتھ تھی اوپر سے پیچھے جو لوگ تھے ان کے پاس بھی گن تھی اور لوگ کچھ کم بھی نہ

تھے۔۔۔۔۔

پری تو ڈر اور خوف سے بھاگ رہی تھی اس میں بھاگنے کی بھی ہمت نہیں رہی تھی۔۔۔۔۔

جلدی اور تیز۔۔۔۔۔

ایس کے نے تقریباً اسے کینچھتے ہوئے کہا تھا۔۔۔۔۔

اے اے اے اے پکڑو اسے بھاگنے نہ پائے یہ۔۔۔۔۔

ورنہ بوس ہماری جان لے گا سیدھا۔۔۔۔۔

پیچھے سے کسی کی آواز آئی تھی تبھی فضا میں فائر بلند ہوا تھا

اس نے رک کر پیچھے مڑ کر دیکھا تو اس شخص نے ہوا میں فائر کیا تھا۔۔۔۔۔

اگر تم ہلے تو تمہاری موت پکی۔۔۔۔۔

وہاں موجود ایک شخص بولا تھا۔۔۔۔۔

شہیر کی آنکھوں میں اس وقت انتہا کا غصہ تھا غصے سے اس کی آنکھیں سرخ ہو چکی تھی۔۔۔۔۔

غصہ تو اسے پری پر بھی تھا پتہ نہیں کہاں سے اس وقت وہ اس کے سامنے ٹپک پڑی تھی۔۔۔۔۔

تبھی ایس۔ کے پیچھے پلٹنے لگا تھا کہ وہ آدمی پھر بولا تھا۔۔۔۔۔

تمہیں جان نہیں پیاری مطلب۔۔۔۔۔

کہتے کہ ساتھ ہی وہ آدمی فائر کرنے والا تھا۔۔۔۔۔

جب جلدی سے کوئی بڑی پھرتی سے وہاں موجود سڑک کے پاس موجود جھاڑیوں سے نکلا تھا اور ایک قلا بازی لگا کر

سیدھا فائر وہاں کھڑے آدمی کے سینے میں کیا تھا اور ساتھ ہی دوسرے آدمی پر گولی چلا کر اسے ڈھیر کیا تھا

۔۔۔۔۔

اس اچانک افراد پر وہاں موجود آدمی کچھ سمجھ نہیں پارہے تھے۔۔۔۔۔

عشق بے اختیار
امریبہ افضل

تب اس نے پلٹ کر دو گن ان کی طرف پھینکی تھی۔۔۔۔۔

پری نے وہ گن کیچ کی تھی جبکہ شہید ساکت کھڑا تھا۔۔۔۔۔

ممو و اینڈ فائر

گرے آنکھوں نے حکم دیا تھا اور پری۔۔۔۔۔

اور زویا بڑی پھرتی سے اب لوگوں کو گرا رہی تھی۔۔۔۔۔

پیری بھی بنا ڈرے یہ سب کر رہی تھی۔۔۔۔۔

تبھی فائریری کو لگنے لگا تو زویا نے اسے دھکادیا تھا

ایجنٹ پریشہ بی لہر فل۔۔۔۔۔

زویا نے کہتے کے ساتھ آدمی پر فائر کیا تھا اور آدمی دور جا گرا تھا۔۔۔

مسٹر ایس۔ ایس یہاں میلہ نہیں لگا جو آپ یوں کھڑے دیکھ رہے ہیں۔۔۔۔۔

اس نے سختی سے کہا تھا جس سے شہیر ہوش کی دنیا میں واپس آیا تھا۔۔۔۔۔

زویا اس کی زویا زندہ تھی۔۔۔۔۔

پیشے آپ اسے کور کرے شاید ان کا دماغی توازن بگڑ گیا ہے۔۔۔۔۔

اب کے اپنا بچاؤ کرتے ہوئے زویا نے غصے سے کہا تھا۔۔۔۔۔

عشق بے اختیار اسی بہ افضل

اور اب ایک درخت سے نکل کر ایک فائر کرتی ساتھ بھاگتی ہوئی دوسرے بندے کو کک کرتی گرا چکی تھی

اس آدمی نے اٹھنے کی کوشش کی تو زویا نے اس کے دونوں ٹانگ پر فائر کیا تھا۔۔۔۔۔
وہاں اب لاشوں کے ڈھیر لگے ہوئے تھے اور شہیر بت بنایہ سب دیکھ رہا تھا۔۔۔۔۔
اس کی آنکھیں تو زویا پر ہی ٹک گئی تھی۔۔۔۔۔

پریشہ ایک لاش کے پاس اس کی جیب سے کچھ نکال رہی تھی۔۔۔۔۔
جبکہ زویا ان سب کی جانب پیٹھ کر کے اس آدمی کے پاس بیٹھ گئی تھی۔۔۔۔۔



تم لوگوں کو میں نے حرام کھانے کے لیے پالا ہے۔۔۔۔۔
چماغے سے ان پر دھاڑ رہا تھا۔۔۔۔۔
سروہ لوگ۔۔۔۔۔

اس کے بندے نے ڈرتے ہوئے کہا تھا کہ چمانے فوراً اس کی بات کاٹی تھی۔۔۔۔۔
تم لوگوں کے ہوتے ہوئے وہ ایس کے شمداد دادا کو مار کر فرار بھی ہو گیا لیکن تم میں سے کسی نے بھی اسے دیکھا
تک نہیں۔۔۔۔۔

سب کے سب نالائق ہو دفع ہو جاؤ یہاں سے ورنہ اس کی جگہ تم لوگوں کی لاشیں بچھاؤ گا۔۔۔۔۔

وہ پھر غصے سے پھنکارا تھا۔۔۔۔۔

اس کا غصہ دیکھ سب لوگ وہاں سے چلے گئے تھے۔۔۔۔۔

سوائے اس کے خاص آدمی کے۔۔۔۔۔

راجو پتہ کرواؤ کون ہے وہ بد ذات اور کہاں سے آتا ہے کیا کمزوری ہے اس کی سب کچھ پتہ کرواؤ۔۔۔۔۔

غصے سے کہتے وہ کرسی پر بیٹھتا ہے۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔

سر وہ ہوا کی طرح آتا ہے اور پیل بھر میں غائب ہو جاتا ہے اس کے بارے میں پتہ کروانا خاصہ مشکل ہے لیکن آپ

فکر نہ کرے میں کرواتا ہوں پتہ۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔

راجو ادب سے سر جھکائے کہتا ہے۔۔۔۔۔

ٹھیک ہے جاؤ تم اب۔۔۔۔۔

چما کچھ سوچتا ہوا راجو کو بھیج دیتا ہے۔۔۔۔۔



شان جو کے مرحا سے ملنے جا رہا تھا اسے اپنے موبائل پر ایک میسج موصول ہوتا ہے

یونیورسٹی کے آگے والی روڈ پر پہنچو اینڈ سب کو کانفرس روم پہنچنے کا بولو۔۔۔۔۔

وہ دیکھ کر حیرت میں پر جاتا ہے بھلا یہ میسج کس نے کیا ہو گا پھر اسے ایس۔ کے کا خیال آتا ہے۔۔۔۔۔

وہ فوراً ہی گاڑی اس طرف موڑ لیتا ہے۔۔۔۔۔

تھوڑی دیر تک وہ اس روڈ پر موجود ہوتا ہے۔۔۔۔۔۔
گاڑی سے باہر نکلتا ہے اور سامنے کا منظر دیکھ کر حیران رہ جاتا ہے۔۔۔۔۔۔
سامنے ایس۔ کے ہکا بکا کھڑا ہوتا ہے اور پری نیچے کچھ فاصلے پر گھٹنوں کے بل بیٹھی کچھ چیک کر رہی ہوتی ہے۔۔۔۔۔۔

اس سے نظر ہٹا کر جب وہ سامنے دیکھتا ہے۔۔۔۔۔۔
تو کوئی اسے گھٹنوں کے بل بیٹھا ہوا ملتا ہے اس کا رخ دوسری جانب ہوتا ہے۔۔۔۔۔۔
ہر طرف لاشوں کے ڈھیر لگے ہوئے ہوتے ہیں۔۔۔۔۔۔
وہ گن نکالے آگے بڑھتا ہے جب وہ پلٹی ہے۔۔۔۔۔۔
اسے دیکھ کر شان شاہک میں اجاتا ہے چند پل زویا کو دیکھنے کے بعد اس کے منہ سے بے اختیار ہی نکلتا ہے
بھابھی۔۔۔۔۔۔

ایجنٹ شان میں نے ہی بلایا تھا آپ کو اس آدمی کو لے جائے یہاں سے ہمارے سپیشل روم میں باحفاظت۔۔۔۔۔۔
زویا اس کی حیرانی کو خاطر میں نہ لاتے ہوئے بولتی ہے۔۔۔۔۔۔
اور مسٹر ایس۔ ایس کو ہاسپٹل لے جائے انہیں وہاں کی ضرورت ہے۔۔۔۔۔۔
زویا ساتھ ہی ایس کے کی حیرانی پر چوٹ کرتی ہوئی کہتی ہے۔۔۔۔۔۔
چلے اب یہاں سے۔۔۔۔۔۔

وہ کہتی ہوئی آگے بڑھ جاتی ہے جبکہ شان کچھ دیر خاموش کھڑا رہتا ہے

اور پھر آگے بڑھ کر اس آدمی کو کار کی ڈیکی میں سکتا ہے۔۔۔۔

اور ایس کے کی طرف آتا ہے۔۔۔۔

یہ سب۔۔۔۔

شان اس سے پوچھتا ہے۔۔۔۔

تو اس کی جانب خالی نظروں سے دیکھتا ہے۔۔۔۔

زویا واپس آگئی شان۔۔۔۔

ایس۔ کے کہتا ہوا اس کے گلے لگ جاتا ہے۔۔۔۔

جس پر شان اس کی حالت سمجھتے ہوئے اس کی پیٹھ پر ہلکا سا ہتھ مارتا ہے۔۔۔۔

واپس تو آگئی ہے پر کب کیسے۔۔۔۔

بہت سے سوال ہے اور جواب کا نفرنس روم میں ملے گا۔۔۔۔

یہ نہ ہو ہم لیٹ ہو جائے شان اسے خود سے دور کرتا ہے۔۔۔۔

ایس کے کی آنکھیں میں اس وقت نئی چمک تھی۔۔۔۔

چل اب۔۔۔۔

وہ اسے کہتا ہے اور دونوں گاڑی کی جانب قدم بڑھاتا ہے۔۔۔۔۔۔



عارف۔ ماہ نور۔ رومی۔ اور زہبی اس وقت کانفرنس روم میں تھے

جب زہبی بولا تھا۔۔۔۔۔

ہمیں یہاں اس طرح کیوں بلایا ہے۔۔۔۔۔

زہبی نے سوالیہ نظروں سے عارف کو دیکھا تھا۔۔۔۔۔

پتہ نہیں مجھے شان کا میسج آیا تھا اس لیے کوئی ضروری کام ہی ہو گا۔۔۔۔۔

عارف نے عام سے لہجے میں کہہ کر ایک نظر ماہ نور کو دیکھا تھا۔۔۔۔۔

ماہ نور خود پر اس کی پڑنے والی نظریں محسوس کر رہی تھی اس لیے اس کی جانب دیکھنے سے گریز کر رہی تھی

ہم سب کچھ خیاں میں اتنی دیر سے بلایا ہوا ہے لگتا آپ کا شان پھر کوئی مذاق کرنے والا ہے ہمیں چلنے چاہے ابھی

زیب پھر بولا تھا اور اب کی بار اس کے لہجے میں بے زاری تھی۔۔۔۔۔

ہر کام صبر اور صبح وقت آنے پر کیا جاتا ہے ورنہ وقت ہمیں ایسی مات دے گا کہ ہم اٹھنے کے قابل نہیں رہے گے

اس لیے بیٹھے رہوں تو فائدہ میں رہوں گے۔۔۔۔۔

زویا نے دروازے میں آتے ہوئے کہا تھا۔۔۔۔۔

اس کی آواز سن کر سب حیرت سے پلٹے تھے۔۔۔۔۔
زویا ان کے سامنے کھڑی تھی زندہ کی زندہ۔۔۔۔۔
سب پھٹی پھٹی نظروں سے اسے دیکھ رہے تھے۔۔۔۔۔
جب وہ چلتی ہوئی اپنی کرسی پر آکر بیٹھ گئی تھی اس کے ساتھ ایک اور لڑکی یعنی پری بھی تھی۔۔۔۔۔
اور اب پیچھے سے شان اور ایس۔ کے بھی آگے تھے
ایس۔ کے اپنی مخصوص کرسی پر بالکل زویا کے سامنے بیٹھا بے تاب نظروں سے اسے دیکھ رہا تھا۔۔۔۔۔
جیسے اس کا دل ہی نہیں بھر رہا تھا وہ خود کو یقین دلانا چاہتا ہوا اس کی جان اس کی زویا آگئی ہے
زویا سب کی نظروں کا مطلب باخوبی سمجھی تھی۔۔۔۔۔
میم آپ سب سے پہلے رومی نے حیرت سے منہ کھولے کہا تھا۔۔۔۔۔
جی میں ہی ہوں کوئی بھوت نہیں ہوں۔۔۔۔۔
زویا نے بات کو مذاق میں اڑانا چاہا تھا۔۔۔۔۔
جب کسی کی بھاری رعبدار آواز اس کے کانوں میں ٹکرائی تھی
کیا آپ بتا سکتی ہے آپ اتنے دنوں تک کہا تھی۔۔۔۔۔
ایس۔ کے نے اس سے پوچھا تھا جانتا تھا کہ وہ آرام سے بتانے والوں میں سے نہیں ہے۔۔۔۔۔
اس کی ٹیم کا دوسرا لیڈر ہوں میں تو مجھے بلکہ سب کو جاننے کا حق ہے کہا تھی آپ مسز۔ ایس۔ ایس۔۔۔۔۔

عشق بے اختیار اسیبا افضل

ایس۔ کے نے پھر کہا تھا اور اس بار اس کی آخری بات پر سب چونکے تھے۔۔۔۔۔

زویا نے بھی اس کی جانب دیکھا تھا۔۔۔۔۔

جس کی آنکھوں میں اتنے دنوں تک کی تڑپ۔ غصہ۔ اور محبت ہی محبت تھی۔۔۔۔۔

اس نے فوراً نظروں کا زاویہ بدلا تھا۔۔۔۔۔

پر باقی سب انہیں ہی دیکھ رہے تھے۔۔۔۔۔

جس پر اس نے عورت کرنا ضروری نہیں سمجھا تھا۔۔۔۔۔

میں گاڑی میں بیٹھنے لگی تھی دروازہ پر ہاتھ رکھتے ہی مجھے اپنی گاڑی کے پاس سے ایک باریک سے آواز آئی تھی پھر

میں غیر ارادی طور پر پیچھے مڑ کر میرب کی طرف دیکھا تھا مقصد ارد گرد کا جائزہ لینا تھا۔۔۔۔۔

وہاں ہی مجھے ایک آدمی نظر آیا تھا۔۔۔۔۔

پہچان تو میں اسے گئی تھی لیکن شو نہیں کروایا کہ یہی بہتر تھا۔۔۔۔۔

پتہ تو مجھے لگ گیا تھا کہ میری گاڑی میں بم ہے لیکن اگر میں اس وقت کچھ کرتی ایک تو سب کی نظروں میں آجاتی

دوسرا وہ لوگ بھی چونکنے ہو جاتے اس لیے چپ کر کہ گاڑی میں بیٹھی۔۔۔۔۔

کیونکہ وہ آدمی ایسے کھڑا تھا کہ میں اسے دیکھ نہ لوں وہ مجھے گاڑی میں بیٹھا دیکھ کر پیچھے کو ہوا تھا اور اسی بات کا فائدہ

اٹھا کر وہاں سے گزرہری عورتوں کے ساتھ میں باہر نکل کر مل گئی اور اس نے گاڑی بلاسٹ کر دی۔۔۔۔۔

زویا نے تفصیل ان سب کو بتائیں تھی۔۔۔۔۔

عشق بے اختیار اسریبہ افضل

پہلے تو سوچا کہ واپس آ جاؤ لیکن پھر خیر غائب رہنا زیادہ بہتر لگا تھا۔۔۔۔۔

اینڈ مسٹر ایس۔ ایس گڈ جاب کہ آپ نے شمداد دادا کو مار دیا۔۔۔۔۔

اینڈ پراس نے شہیر کی طرف دیکھ کر کہا تھا۔۔۔۔۔

جس سے عارف شان اور شہیر نے چونک کر اسے دیکھا تھا۔۔۔۔۔

شان بیچارہ تو دنگ رہ گیا تھا اگر اس کا بھائی شیر تھا تو بھابھی سوا شیر تھی۔۔۔۔۔

تو اس کا مطلب تھا زویا نے سب پر نظر رکھی تھی۔۔۔۔۔

شہیر نے اس کی طرف دیکھا جس کی آنکھوں میں الگ چمک تھی۔۔۔۔۔

غافل تو دشمن سے بھی نہیں ہوا جتنا آپ لاگ تو پھر ٹیم ہے۔۔۔۔۔

زویا نے پھر سے کہا تھا۔۔۔۔۔

گرے آنکھوں میں اس وقت ایک طنز تھا۔۔۔۔۔

اینڈ ناؤ تیار ہو جائے سب کہ سب۔۔۔۔۔

مینٹلی بھی اینڈ فریگی بھی۔۔۔۔۔

زویا نے سب پر ایک نظر ڈال کر کہا تھا۔۔۔۔۔

اینڈ یہ مس پریشہ ہے ہمارے ساتھ کام کرے گی۔۔۔۔۔

زویا نے پریشہ کا تعارف دیا تھا۔۔۔۔۔

ایم سوری۔۔۔۔۔

پری نے ایس۔ کے کی طرف دیکھ کر کہا تھا۔۔۔۔۔

جس کا مطلب سمجھ سمجھ کر اس نے ہلکا سا سر ہلایا تھا۔۔۔۔۔

اس ایک ماہ میں پتا چلا ہے کہ یہاں پر ہونے والے کام مختلف ملکوں سے منسلک ہے۔۔۔۔۔

جیسے ترکی۔ امریکہ۔ دبئی اور خود پاکستان

لڑکیوں کو اغواء کر کے دوسرے ملکوں میں لے جانے۔۔۔۔۔

لوگوں کے جسموں میں کوئی نہ کوئی ڈر گزبھر کر جھوٹ بول کر یہ کہہ کر کہ اس مرنے والے کے آباؤ اجداد اس

ملک میں رہتے ہیں وہاں کے کر جانا۔۔۔۔۔

غیر قانونی طور پر آرگنزیٹا

اور بھی بہت سے دوسرے کام شامل ہے۔۔۔۔۔

زویا ان کو انفارم کر رہی تھی اور سب حیرانی سے سن رہے تھے کہ یہ لڑکی واقع کافی ذہن تھی جو ایک ماہ میں اتنا کچھ پتا

کروا آئیں تھی۔۔۔۔۔

READERS CHOICE

اور سب سے اہم بات۔۔۔۔۔

ہماری ایجنسی کا ہی کوئی دوسرے سے ملا ہوا ہے اور ہماری ہر کاروائی ان تک پہنچاتا ہے۔۔۔۔۔

یہ سن کر سب پھر چونکے تھے۔۔۔۔۔

عشق بے اختیار اربابِ افضل

خیر مختصر بات یہ کہ چوکنار ہے۔۔۔۔۔

اور ہاں ایس۔ کے بھی اب بہت جلد ہماری گرفت میں ہوگا۔۔۔۔۔ سو بی کرفل ٹو آل آف یو۔۔۔۔۔
اور باقی کی ڈیٹیل بعد میں دے گے اب آپ لوگ جاسکتے سوائے مسٹر ایس۔ ایس کے۔۔۔
سب لوگ چونکے تھے اور پھر اپنی کرسیوں سے اٹھے تھے ایس۔ ایس اور زویا وہی ویسے ہی بیٹھے تھے



سب کے جانے کے بعد زویا بھی کھڑی ہوئی تھی اور شہیر بھی چلتا ہوا اس تک آیا تھا۔۔۔۔۔
اس کے مقابل کھڑا وہ اس کی آنکھوں کو باغور دیکھ رہا تھا۔۔۔۔۔
کچھ لمحے ایسے ہی گزرے تھے نیلی آنکھیں گرے آنکھوں پر جمی ہوئی تھی۔۔۔۔۔
اور شاید وہ ایسے ہی کھڑا رہنا چاہتا تھا اس کو اپنے سامنے کھڑا دیکھ کر۔۔۔۔۔
کہ ایک بار بھی اس نے پلک نہیں جھپکی تھی۔۔۔۔۔
تبھی زویا کو جب کوفت ہوئی تو۔۔۔۔۔
بولی تھی۔۔۔۔۔

READER'S CHOICE

بچ کہ رہنا خبر ملی ہے کہ جس کو شمداد دادا نے مارا تھا چما سے ڈھونڈ رہا ہے سو بی کرفل۔۔۔۔۔
اس کو خبر ملی تھی کہ چما سے ڈھونڈ رہا ہے جس نے شمداد دادا کو مارا تھا۔۔۔۔۔

عشق بے اختیار اسی بہ افضل

اور اگر اسے یہ خبر ملتی کو چما لیں۔ کہ ہی ڈھونڈ رہا ہے تو شاید وہ خود اسے پکڑ لیتی لیکن بس اسے یہی پتا چلا تھا کہ جس نے شمداد کو مارا ہے اسے چما ڈھونڈ رہا ہے

زویا کہتی پٹی تھی جب شہیر نے اس کا بازو پکڑے اس پھر سے اپنے مقابل کیا تھا۔۔۔۔

پھر سے وہ اس کی آنکھوں میں جھانک رہا تھا۔۔۔۔

زویا ویسے ہی کھڑی تھی

اسے پتہ تھا کہ ایس۔ ایس نے شمداد دادا کو کیوں مارا۔۔۔۔۔

وہ اس کی جانب سے غصہ نہیں رکھنا چاہتی تھی لیکن اگر پھر سے وہ سب ہو گیا تو ایک ڈر اس کے اندر تھا۔۔۔۔

اب دونوں ایک دوسرے کی آنکھوں۔ میں دیکھ رہے تھے۔۔۔۔۔

جب شہیر کی آواز نے خاموشی کو توڑا تھا۔۔۔

پلیز ایک بار تمہیں گلے لگا سکتا ہوں۔۔۔۔

پلیز

شہیر کبیر شاہ آج پہلی بار کسی سے التجا کر رہا تھا۔۔۔۔۔

ہر کام اپنی مرضی سے کرنے والا آج کسی سے اجازت لے رہا تھا۔۔۔۔

اس کی لہجے میں درد تھا شدت تھی کہ نہیں لیکن زویا نے محسوس کی تھی۔۔۔۔

تبھی ناچکھ سوچتے ہوئے ہاں میں گردن ہلائی تھی۔۔۔۔۔

عشق بے اختیار اسیبا افضل

اس کی جازت کی دیر تھی کہ شہیر نے اسے اپنی طرف کھینچا تھا اور اسے اپنے مضبوط حصار میں لے لیا تھا

وہ شدت سے اسے خود میں پینچے کھڑا تھا۔۔۔۔۔

جیسے اگر اس نے چھوڑا تو وہ پھر بھاگ جائے گی ایک ماہ اس سے دور رہنے کی وجہ سے اسے اس سے عشق سے جنون

تک ہو گیا تھا

اگر وہ چلی گئی۔۔۔۔۔

یہی سوچ آتے اس نے گرفت اور مضبوط کی تھی کہ زویا کو اپنی سانس کم ہوتی محسوس ہو رہی تھی۔۔۔۔۔

لیکن اس نے اسے نہ دور کیا تھا نہ روکا تھا۔۔۔۔۔

اس شخص نے شمداد کو مار دیا تھا اس کی وجہ سے گولی کھائی اس کو بچانے کے لیے۔۔۔۔۔

شاہد وہ اس کے لیے اتنا تو کر ہی سکتی تھی۔۔۔۔۔

یہی سوچتے ہوئے اس نے اسے خود سے دور نہیں کیا۔۔۔۔۔

لیکن وہ کہاں جانتی تھی کہ محبت بھی ایک چیز ہوتی ہے۔۔۔۔۔

جو اس کی کہانی میں بھی آئے گی اور اس کی کہانی کا رخ موڑ کر رکھ دے گی۔۔۔۔۔



عشق بے اختیار اسی بہ افضل

وہ یونہی اسے گلے لگائے کھڑا تھا دنیا جہاں کو بھلائے وہ صرف اسے محسوس کر رہا تھا وہ چاہتا ہی صرف اسے محسوس کرنا تھا اپنی تڑپ کا حساب لینا تھا۔۔۔۔۔

اس ایک ماہ میں وہ جو ایک پل سکون سے نہیں سویا تھا اس سب کا ازالہ وہ اس سے چاہتا تھا۔۔۔۔۔
اس نے اسے مزید گرفت میں لیا تھا گرفت اب مزید سخت تھی اب کہ زویا کی برداشت جواب دے گئی تھی اگر وہ ایسے ہی اسے خود سے اس طرح لگائے رکھتا تو یقیناً اس کی ہڈیوں کا بری طرح نقصان ہو جاتا۔۔۔۔۔
آخر کار تھک کر اس نے ایس۔ ایس کو خود سے دور کرنے کی کوشش کر ہی لی تھی۔۔۔۔۔
چھوڑوں اب کیا تم سچ میں مجھے مارنے کے ارادے رکھتے ہو۔۔۔۔۔

زویا نے خود کو چھڑواتے ہوئے کہا تھا۔۔۔۔۔
اس کی بات پر شہیر نے گرفت ڈھیلی کی تھی اور اسے چھوڑا تھا۔۔۔۔۔
اس بے ڈھنگی بات کی تمہیں پتہ کتنی سزا ملے گی تمہیں۔۔۔۔۔
شہیر نے اسے دیکھتے ہوئے کہا تھا۔۔۔۔۔

اور پل میں اس کا نقاب اتار چکا تھا۔۔۔۔۔

زویا نے غصے سے ایک نظر اسے دیکھا تھا۔۔۔۔۔

واپس دے۔۔۔۔۔

زویا نے اپنے نقاب کی طرف اشارہ کر کے بولا تھا جو اس وقت شہیر کے ہاتھ میں تھا۔۔۔۔۔

عشق بے اختیار اسی بہ افضل

تمہیں پتہ ہے ایک پل بھی چین سے نہیں گزرا میرا ہر پل تمہیں یاد کیا میں نے خدا سے دعا مانگی اپنے سکون کے لیے
لیکن میرا سکون تم اپنے ساتھ لے گئی۔۔۔۔۔

فقط ایک بار میری حالت کا خیال کر کے تم مجھے بتاؤ سکتی تھی نہ صرف ایک بار۔۔۔۔۔

شہیر اس کی بات کو یکسر نظر انداز کرتا ہوا بولا تھا۔۔۔۔۔

اس کی بات پر زویا نے ایک گہرا سانس لیا تھا۔۔

اس وقت یہی بہتر تھا اور یہی وقت کا تقاضہ بھی تھا کہ میں مری ہوئی ثابت ہوں سو اس لیے میں نے نہ تمہیں آگاہ کیا
نہ کسی اور کو۔۔۔۔۔

خیر میرے لیے تم تڑپے خوش نصیب ہوں میں۔۔۔۔۔

اس کی بات سن کر شہیر نے حیرت سے اسے دیکھا تھا کیا واقعی یہ الفاظ جو اس نے ابھی ابھی سنے تھے وہ زویا کے تھے
۔۔۔۔۔

لیکن اس کی حیرت زویا کے دوسرے جملے نے مٹا دی تھی۔۔۔۔۔

میں خوش نصیب ہوں کہ تمہیں اور تڑپاؤں گی اور رہی سکون کی بات تو وہ تو اب بھی نہیں رہے گا آخر زبردستی

شادی کی ہے سزا تو بنتی ہے۔۔۔۔۔

زویا اس کی حالت دیکھتے مزے سے ہلکے پھلکے انداز میں بولی تھی۔۔۔۔۔

جب کہ شہیر نے اسے ایک گھوری سے نوازا تھا۔۔۔۔۔

عشق بے اختیار اربابِ افضل

اس کی گھوری کو خاطر میں نہ لاتے ہوئے زویا کھل کر مسکرائی تھی شاید پہلی دفعہ وہ یوں اس طرح اس کے سامنے
مسکرائی تھی۔۔۔۔۔

شاید اسے احساس تھا کہ شہیر اس سے واقعی محبت کرتا ہے شاید اس کے دل کے ایک کونے سے آواز آئی تھی
۔۔۔۔۔

اس کے مسکرانے سے بھی اس کی آنکھ کے پاس کا ڈمپل رونماں ہوا تھا جو اس کی ہنسی کو مزید دلکش بنا گیا تھا
۔۔۔۔۔

شہیر نے بے اختیار جھک کر اس کے ڈمپل پر ہونٹ رکھ دیے تھے اس کی حرکت پر زویا حیران ہوئی تھی۔۔۔۔۔
کیا تھا وہ شخص ایک پل اجازت لیتا تھا اور دوسرے پل خود ہی حق جتانے لگ جاتا تھا۔۔۔۔۔
شہیر آنکھیں بند کیے اسے محسوس کر رہا تھا اسے نے پیچھے سے زویا کی کمر کے گرد اپنے بازو لپیٹے تھے اور اسے خود سے
قریب کیا تھا۔۔۔۔۔

اب وہ اس کے گالوں پر جھکتا وہاں اپنے ہونٹ رکھ چکا تھا۔۔۔۔۔
تمھاری طرف بہت حساب نکلتے ہے جان لیکن سب کی سزا باری باری ملے گی۔۔۔۔۔
شہیر کہتا ہوا اس کی ہونٹوں کی جانب جھکنے لگا تھا جب زویا نے خود کو اس کی گرفت سے چھڑوایا تھا۔۔۔۔۔
یا شاید شہیر نے خود چھوڑ دیا تھا۔۔۔۔۔

تم ہو ہی بے شرم بد تمیز انسان۔۔۔۔۔

عشق بے اختیار اسی بہ افضل

زویا کہتی ہوئی اس سے اپنا نقاب چھینتی ہوئی باہر کی جانب بغیر اسے دیکھے تیزی سے گئی تھی جاتے جاتے اس نے اپنے منہ کو کور کر لیا تھا۔۔۔۔

جہاں اب صرف اس کی گرے آنکھیں ہی نظر آرہی تھی
شہیر اس کے پیچھے سے ہلکا سا مسکرایا تھا اور اپنے بالوں میں ہاتھ پھرے تھے۔۔۔۔



اس وقت وہ اپنے روم میں موجود تھی اس نے موبائل اٹھایا تھا اور میسج ٹائپ کیا تھا
بی ریڈی فار سرپرائز۔۔۔۔۔

میسج اس نے میرب کے نمبر پر بھیج دیا تھا۔۔۔۔۔
اور موبائل ایک سائنڈ پر رکھ دیا کہ جانتی تھی وہ کالج ہوگی۔۔۔۔۔
خود وہ باہر آئی تھی جہاں باقی سب تھے۔۔۔۔۔
باہر آتے ہی وہ ایک صوفے پر ٹکی تھی۔۔۔۔۔

تو کیا خیال ہے مسٹر عارف اینڈ ہونے والی مسز عارف کا نکاح کی تیاری نہیں کرنی کیا۔۔۔۔۔
اس نے نظریں ان دونوں پر جما کر کہا تھا۔۔۔۔۔

اس کی بات پر عارف مسکرایا تھا جبکہ ماہ نور نے سر نیچے کر لیا تھا تو مطلب واقع وہ سب کی لیڈر ثابت ہوئی تھی اور سب جانتی تھی۔۔۔۔۔

عشق بے اختیار
امریبہ افضل

عشق بے اختیار

کرنی تو ہے لیکن کسی کو خیال کہا ہے اس نے ایس۔ ایس کی بے خبری پر چوٹ کی تھی جبکہ ایس۔ ایس پہلے نکاح کا نظام کرواچکا تھا اب بس ماہ نور کے کپڑے رہتے تھے۔۔۔۔۔

نظام کروا چکا تھا اب بس ماہ نور کے کپڑے رہتے تھے۔۔۔۔۔

یا ایک دو اور چیزیں اور پھر شام کو ہی مہندی رکھ دی جاتی جس پر صرف وہ لوگ ہونے تھے یہ بات بھی عارف نے

کبھی تھی کہ تھوڑا بہت کر لینا ٹھیک تھا پتہ نہیں ماہ نور کی کیا خواہش ہوگی اتنا تو وہ کر ہی سکتا تھا۔۔۔۔۔

منہم ٹھیک ہے پھر تم ماہ نور کو لے جاؤ شاپنگ یہ میں آج گاؤں جا رہی ہوں رات تک لوٹ آؤ گی۔۔۔

تب تک تم لوگ اپنی تیاری مکمل کرنا اور جیسے ہی مہندی ہو جائے گی تب سے نکاح تک تم مجھے نور کے پاس بھی نظر

نہ آؤزویانے مسکراتے ہوئے وارن کیا تھا۔۔۔۔۔

اور اس کی بات پر عارف کا منہ بن گیا تھا۔۔۔۔۔

رومی تم نور کو شام کو پیار لر سے پک کر وگے او کے۔۔۔۔۔۔۔۔

اور زبانی تم باقی کے انتظامات دیکھو گے۔۔۔۔۔

اور خاص تم دونوں نظر رکھنا کہ یہ نور کو تنگ نہ کرے۔۔۔۔۔

اس نے مسکراہٹ دبا کر کہا تھا۔۔۔۔۔

اس کی بات پر نور نے پہلو بدلا تھا۔۔۔۔۔

شان تم لوگ عارف کی ہلپ کر دینا اس کی شاینگ میں

اس نے شہیر کو نظر انداز کیا تھا جو شہیر نے محسوس بھی کیا تھا۔۔۔۔۔

عشق بے اختیار اسی بہ افضل

اور خفگی سے اسے دیکھا جب کہ وہ اس کی طرف متوجہ نہیں۔ تھی لیکن جانتی تھی کہ اب وہ اسے دیکھ رہا ہوگا

اور مسٹر ایس۔ ایس آپ ان سب کا خیال کرنا ان کی حفاظت آپ کے ذمے
اب میں نکلتی ہوں شادی انجوائے کرنا تم لوگ بعد میں پتہ نہیں کہاں کہا خوار ہونا پڑے۔۔۔۔۔
زویا کہتی ہوئی صوفے سے اٹھی۔۔۔۔۔

ماہ نور نے چونک کر اس کی جانب دیکھا تھا۔۔۔۔۔
ہم لوگ مطلب کیا آپ نہیں ارہی میرے نکاح پر زوئی۔۔۔۔۔
نور نے حیرت سے اس کی جانب دیکھتے ہوئے کہا تھا اور اس کی بات پر باقی سب کی نظریں بھی زویا پر تھی
نہیں مجھے کام ہے گاؤں سے میں شام تک واپس آ جاؤں گی پھر مجھے ادھر کام ہے۔۔۔۔۔
زویا نے کہا اور پلٹنے لگی تھی۔۔۔۔۔
زوئی۔۔۔۔۔

نور نے بھرائی ہوئی آواز میں اسے کہا تھا۔۔۔۔۔
زویا نے فوراً پلٹ کر دیکھا تھا
جس کی آنکھوں میں اس وقت آنسو تیر رہے تھے۔۔۔۔۔
زویا نے آگے بڑھ کر اسے گلے لگایا تھا۔۔۔۔۔

عشق بے اختیار اربابِ افضل

میں مذاق کر رہی تھی بھلا میں اپنی چھوٹی کی شادی مس کر سکتی ہوں یا۔۔۔۔

زویا نے اس کے بال سہلاتے ہوئے کہا تھا اور باقی سب حیرت سے اسے دیکھ رہے تھے۔۔۔۔۔

نور نے شروع سے اسے بہن مانا تھا وہ ذرا سنا راض ہو جاتی تو نور کی جان پر بن جاتی تھی۔۔۔

ایسے رورہی ہو جیسے ابھی تمہیں عارف کے ساتھ رخصت کرنے لگے ہے۔۔۔۔۔

اس کی بات پر نور شرمندہ سا ہو کر اس سے الگ ہوئی تھی باقی سب بھی مسکراتے تھے اور عارف تو ایسے تھا اس کی

بات سن کر جیسے کہہ رہا ہو۔۔۔۔۔

ہاں ہاں بے شک بھیج دوں ابھی۔۔۔۔۔

اب چلتی ہوں۔۔۔ خدا حافظ سب پر مشترکہ نظر ڈالتی وہ باہر کی جانب چل پڑیں اور سب اپنے اپنے کام کو لے کر

باتیں کرنے لگے۔۔۔۔۔



میرب کالج سے واپس آتی اپنے روم میں چلی گئی تھی اسے ذیشان پر بھی غصہ تھا کچھ اپنے گھر والوں سے بھی خفا تھی

۔۔۔۔۔

جنہوں نے بتانے تک کہ زحمت نہیں کی تھی۔۔۔۔۔

وہ غصے میں اپنی چیزیں رکھتی موبائل کو پکڑ لیتی ہے۔۔۔۔۔

موبائل اوپن کرتی وہ میسج چیک کرتی ہے جب اسے وہ میسج نظر آتا ہے۔۔۔۔۔

آپی اس کے منہ سے بے اختیار ہی نکلتا ہے۔۔۔۔۔
زویا ہی تو اسے ایسے میسج کرتی تھی جب بھی وہ کسی چیز کا اظہار کرتی تو وہ پہلے تو اسے منع کر دیتی پھر ایسے میسج کر دیتی
جس سے میرب خوش ہو جاتی۔۔۔۔۔
اب بھی ویسا ہی میسج تھا۔۔۔۔۔
وہ بھاگتی ہوئی نیچے آئی تھی۔۔۔۔۔
ماما پاپا۔۔۔۔۔ راحب۔۔۔۔۔
وہ سب کو آوازیں دیتی ہوئی روم میں گئی تھی جہاں وہ تینوں بیٹھے ہوئے تھے۔۔۔۔۔
کیا ہوا کیوں چلا رہی ہوں میرو۔۔۔۔۔
حرا بیگم نے اسے ٹوکتے ہوئے کہا تھا۔۔۔۔۔
مما آپی زندہ ہے ماما وہ زندہ ہے یہ دیکھیں ماما آپی زندہ ہے۔۔۔۔۔
میرب نے چلاتے ہوئے کہا تھا۔۔۔۔۔
سب نے اس کی جانب چونک کر دیکھا تھا۔۔۔۔۔
مما میرو کو ڈاکٹر کی ضرورت ہے۔۔۔۔۔
راحب بولا تھا لہجے میں۔ نہ مذاق تھا نہ کچھ وہ اس کی زویا سے اسٹج مینٹ جانتا تھا۔۔۔۔۔
تبھی بولا تھا۔۔۔۔۔

بھائی میں پاگل نہیں ہوں آپنی ذندہ ہے آپ مان لے۔۔۔۔

میر و نے اس کی بات کاٹے ہوئے کہا تھا۔۔۔۔۔

میر و بیٹا آپ آرام کرے۔۔۔۔۔

حافظ صاحب نے میر ب کو دیکھتے ہوئے کہا تھا۔۔۔۔۔

جب پیچھے سے زویا کی آواز بلند ہوئی تھی۔۔۔۔۔

میر ب رہنے دو انہیں میں صرف تم سے مل لوں گی۔۔۔۔۔

زویا کی آواز پر سب پلٹے تھے میر ب کے منہ سے چیخ نکلی تھی۔۔۔۔۔

سب شک میں تھے۔۔۔۔۔

زویا۔۔۔۔۔

سب سے پہلے حرا بیگم نے اسے پکارا تھا اسے دیکھتے وہ گرتے گرتے بچی تھی۔۔۔۔۔

زویا بیٹا۔۔۔۔۔

حرا بیگم نے آگے بڑھ کر روتے ہوئے اس کا چہرہ تھاما تھا تم ذندہ ہو بیٹا کہاں تھی تم تمہیں پتا یہاں سب کا کیا حال ہوا

تھا۔۔۔۔۔

حرا بیگم روتے ہوئے بول رہی تھی جب وہ انہیں لے کر حافظ صاحب کے پاس آئی تھی

عشق بے اختیار اسیرِ افضل

پہلے تو آپ رونا بند کرے اس نے حرا بیگم کے آنسو صاف کیے باقی سب بھی ان کے پاس آکر بیٹھ گئے تھے سب کی آنکھیں نم تھی۔۔۔۔

بیٹا یہ سب۔۔۔۔

حافظ صاحب نے پوچھا تھا۔۔۔۔

زویا نے ایک گہرا سانس لیا اور سب بتاتی چلی گئی یہاں تک کے اپنی ایجنٹ ہونے کی بات بھی اور ساتھ ہی شادی کی بھی۔۔۔۔

اس کی باتوں سے وہ سب چونکے تھے۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔

بیٹا تم ٹھیک تو ہو نہ۔۔۔۔

حافظ صاحب نے اس کے سر پر ہاتھ رکھ کر پوچھا جس سے اس نے اثبات میں سر ہلادیا تھا۔۔۔۔۔

بیٹا تم اپنے ملک کے لیے یہ سب کر رہی ہو ہمیں تمہاری فکر ہے لیکن ہم لوگ تمہیں روکے گے بھی نہیں کہ ہمیں ہماری بیٹی پر پورا یقین ہے کہ وہ ضرور ہمارا نام روشن کرے گی اور ہمارے ملک کی گندگی کو صاف کرے گی۔۔۔۔۔

حافظ صاحب نے کہا تھا ان کی بات پر زویا مسکرائی تھی۔۔۔۔۔

پر حافظ ہماری بیٹی۔۔۔۔۔

حرا بیگم نے کچھ کہنا چاہا جب حافظ صاحب نے ان کا ہاتھ تھام کر انہیں خاموش کروادیا تھا۔۔۔۔۔

عشق بے اختیار اربابِ افضل

وہ ماں تھی جیسے مرضی ہو زویا ان سے ناراض لیکن وہ کیسے اسے اس طرح خطرے سے لڑتا دیکھ سکتی تھی

بیٹا ہی بات شادی کی تو بس ہم تمہیں خوش دیکھنا چاہتے لیکن ایک بار ہم اس سلسلے میں اس سے بات ضرور کرنا
چاہے گے۔۔۔۔۔

ٹھیک ہے پاپا آپ لوگ مل لے اسے لیکن ابھی ہمیں جانا ہے بہت ضروری کام ہے ہمارا آپ لوگ بس دعا کرنا
ہمارے۔۔۔۔۔

زویا کہتی ہوئی اٹھ گئی تھی

بیٹا ہماری دعا آپ کے ساتھ ہے ہمیشہ اپنا خیال رکھنا آپ اور جلد واپس آنا۔۔۔۔۔

کسی نے اسے روکنے کی کوشش نہیں کی تھی کہ وہ جان گے تھے اس کے اٹل لہجے سے کہ اس کا جانا واقع ضروری تھا
۔۔۔۔۔

وہ جاتے جاتے پلٹی تھی۔۔۔۔۔

میر و ذیشان اچھا لڑکا ہے خوش رکھے گا تمہیں۔۔۔۔۔

وہ کہہ کر چلی گئی تھی جبکہ باقی سارے پیچھے ہکا بکا کھڑے تھے مقصد صرف ان کو باور کروانا تھا کہ وہ ان کی طرف
سے غافل نہیں ہے۔۔۔۔۔



عشق بے اختیار اسیبا افضل

زویا راسے میں تھی اپنی زندگی کے متعلق سوچ رہی تھی۔۔۔۔۔

اور اسے صبح شہیر کے ساتھ ہونے والی ملاقات یاد آئیں تھی وہ ہلکا سا مسکرائی تھی

زویا سے سمجھ میں۔ پارہی تھی یا جان بوجھ کر سمجھنا نہیں چاہتی تھی وہ اس کی اپنے لیے جنون اور دیوانگی جانتی تھی

لیکن ایسا تو پہلے بھی ہوا تھا۔۔۔۔۔

اس کے دماغ میں سوچ آئی تھی۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔

لیکن شہیر ایسا تو نہیں ہے اس کے پاس آنے سے تمہیں۔ کچھ عجیب تو نہیں لگتا اس کے لہجے میں تمہارے لیے محبت

ہے عشق ہے۔۔۔۔۔

اس کے دل نے جواب دیا تھا۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔

تو پھر وہ بھی تو محبت تھی نہ پھر کیوں برباد ہوئی یہ۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔

دماغ نے پھر الجھا دیا تھا۔۔۔۔۔

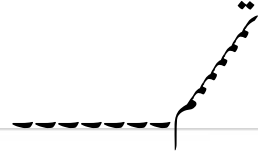
وہ اپنی سوچوں میں گاڑی چلا رہی تھی جب اچانک کسی کے سامنے آنے کی وجہ سے گاڑی کو بریک لگا چکی تھی

۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔

اس نے ہارن دیا لیکن سامنے ولاٹس سے مس نہیں۔ ہوا تھا اس نے جھنجھلا کر ڈوراوپن کیا اور باہر نکلی تھی رات اتنی

نہ تھی لیکن شام کے سائے پھیل رہے تھے۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔

وہ چلتی ہوئی اس آدمی تک پہنچی تھی جب اس نے پلٹ کر رخ اس کی جانب کیا تھا۔۔۔۔۔



زویا نے تم کو خاصہ لمبا کرتے ہوئے کہا تھا

سامنے ہی تو ایس۔ کے کھڑا تھا

آج بھی اس کا چہرہ نظر نہیں آ رہا تھا۔۔۔۔۔

اور شہیر بڑی مہارت سے ہر بار اپنی آواز تبدیل کر لیتا تھا۔۔۔۔۔

سنا ہے بے بی مجھے ڈھونڈ رہی ہے تو سوچا دیدار کروادوں۔۔۔۔۔

اس نے اس کی جانب جھکتے ہوئے کہا تھا۔۔۔۔۔

اب زویا کار کے ساتھ لگی تھی اور ایس۔ کے ہلکا سا اس کی جانب جھکا تھا۔۔۔۔۔

لیکن زویا کی آنکھوں میں بھی اطمینان تھا۔۔۔۔۔

سوچوں ذرا اس تنہا رات میں اور تم۔۔۔۔۔

ایس کے نے ایک انداز میں کہا تھا۔۔۔۔۔

اس کی بات پر زویا چونکہ ضرور تھی لیکن قابو پا چکی تھی۔۔۔۔۔

اب ایس۔ کے کالی آنکھوں۔ (جو صرف ان سب کاموں کے لیے یا پہچان بدلنے کے لیے لینز استعمال کرتا تھا)۔

سے اس کی گرے میں جا نکلتا ہوا بولا تھا۔۔۔۔۔

زویا بغیر پلک جھپکائے بڑے پیار سے اسے دیکھ رہی تھی۔۔۔۔۔

عشق بے اختیار
امریبہ افضل

عشق بے اختیار

مقصد صرف اس کا دھیان بٹانا تھا۔۔۔۔۔

لیکن شاید۔ ایس۔ کے آج شہیر والے روپ کو گھر چھوڑ کر آیا تھا تبھی ذرا بھی ڈمگایا تک نہیں تھا۔۔۔۔۔۔۔
تمہیں پتا ہے تمہاری آنکھیں کتنی خوبصورت ہے یقیناً تم بھی ہو۔۔۔۔۔

زویا نے اسے مخاطب کیا تھا۔۔۔۔۔

اس کی بات پر وہ چونکا تھا کیسے وہ اس کی تعریف کر رہی تھی جبکہ وہ اس کے خود کے نکاح میں تھی لیکن اس وقت وہ اس کے سامنے شہیر نہیں ایس۔ کے کھڑا تھا۔-----

اور زویا اس چونکنے کا بھرپور فائدہ اٹھاتی ہوئی اب اسے دھکا دے کر خود سائڈ پر ہوئی تھی۔۔۔۔۔
اور ہاں خاصے بیوقوف بھی ہو۔۔۔۔۔

اس کی آنکھوں میں طنز تھا۔۔۔۔۔

ایس۔ کے اس کی چالاکی پر مسکرایا تھا۔۔۔۔۔

ویسے خیال برا نہیں ہے تمہاری آنکھیں تو پہلے ہی قیامت ہے اور میری بھی تمہیں پسند ہے تو کیوں نہ ایک دوسرے کی آنکھوں میں کھوجائے۔۔۔۔۔

ایس کے کہتے ہوئے بازو اپنے سینے پر باندھے تھے۔۔۔۔۔

جیل میں ایسے موقع بہت آئے گے

زویا اب سر یس ہو کر بولی تھی۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔

عشق بے اختیار
امریبہ افضل

عشق بے اختیار

تم لے کر جاؤ گی تو ضرور۔۔۔۔۔

وہ ابھی بھی ویسے بولا تھا۔۔۔۔۔

ویسے تیار رہنا جلد لینے آؤ گی مسٹر ایس۔ کے جلد تم میری گرفت میں ہو گے اور تمہیں ہر کام کی سزا ملے گی

زویا نے سختی سے کہا تھا۔۔۔۔۔

اور گاڑی میں بیٹھنے لگی تھی۔۔۔۔۔

جب ایس۔ کے بولا تھا

جلد ملے گے بی۔۔۔۔۔ بی ریڈی

وہ بھی کہتا ہوا پیچھے ہو گیا اور زویا بھی گاڑی بھگلے گئی تھی۔۔۔۔۔



واپس پہنچ کر وہ سیدھا وہی آئی تھی جہاں مہندی رکھی تھی مہندی

شہیر کے گھر رکھی گئی تھی کہ ویسے تو عارف بھی زیادہ تر یہی رہتا تھا۔۔۔۔۔

وہ وہاں پہنچی تھی جہاں سب تیار کھڑے تھے۔۔۔۔۔

سب کچھ تیار تھا اور لگتا تھا اسی کا انتظار ہو رہا ہے۔۔۔۔۔

سب کچھ تیار ہے زویا نے ایک نظر ارد گرد مارتے ہوئے یوچھا تھا۔۔۔۔۔

یس سب تیار ہے آپ سناؤ۔۔۔۔۔

سونی ہی بولا تھا۔۔۔۔۔

ہمممم گڈ میں بھی تیار ہو جاتی ہوں۔۔۔۔۔

وہ بولتی ہوئی وہاں سے جانے لگی تھی۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔

دلہن بننے سے گریز کرنا آج ہم ایک ہی دلہن کو انورڈ کر سکتے ہے ویسے بھی اپنے پیسوں سے اپنی شادی کرنا

۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔

زونی کہاں چپ رہنے والوں میں سے تھا تبھی شرارت سے بولا تھا۔۔۔۔۔

اس کی بات پر شان اور حسن مسکراہٹ دبا گئے تھے۔۔۔۔۔

جبکہ زویا بولی تھی

لگتا تمھیں بھی کسی کے سپرد کرنا پڑے گا۔۔۔۔۔

اس نے الٹا رومی کو چھڑا تھا۔۔۔۔۔

جس کی بات پر وہ حیران ہوا تھا

آپ مجھ معصوم پر یہ ظلم کرے گی بڑی آپی۔۔۔۔۔

رومی معصوم سے لہجے میں بولا تھا بیس سالہ رومی اسے اپنی بہن ہی مانتا تھا۔۔۔۔۔

اچھا میری بات سنو سارے پہلے۔۔۔۔۔

زویا سیریس ہو کر بولی تھی۔۔۔۔۔

اور ان تینوں کو اپنے ساتھ لیتی وہاں گئی جہاں باقی سب بھی تھے۔۔۔۔۔

ابھی بات اس لیے کر رہی ہوں کہ بعد میں ٹائم نہیں ملے گا ہمیں فوراً شادی کے بعد نکلنا ہے۔۔۔۔۔

اس کی بات پر سارے متوجہ ہوئے تھے۔۔۔۔۔

ہم لوگ الگ الگ ملک میں جائے گے پتہ ہے نہ وہاں جا کر کیا کرنا ہے اور باقی کی ڈیٹیل ویسے ہی ملے گی جیسے پہلے ملتی آئی ہے۔۔۔۔۔

اس نے سب پر نظر دوڑائیں اور پھر رک کر گویا ہوئیں۔۔۔۔۔

ماہ نور اور عارف دبئی جائے گے۔۔۔۔۔

پری اور رومی تم لوگ امریکہ جاؤ گے۔۔۔۔۔

حسن تم یہی رکو گے کیوں کہ یہاں کی ایک ایک پل کی خبر مجھے ملنے چاہیے اور تمہاری فیملی ہے اس کی حفاظت کی

ذمہ داری ہے بلکہ ہم سب کی فیملی اور یہاں کے حالات تم اور شان سنبھالو گے۔۔۔۔۔

گوٹ اٹ۔۔۔۔۔

اس نے ان کی جانب دیکھتے ہوئے کہا تھا۔۔۔۔۔

جن پر اس نے اثبات میں سر ہلایا تھا

مسٹر ایس۔ ایس آپ لندن تشریف رکھے گے۔۔۔۔۔

عشق بے اختیار اسی بہ افضل

زویا کی بات پر اس نے اثبات میں سر ہلایا تھا لیکن۔ اس کی آخری بات پر اس کی آنکھوں میں غصہ آیا تھا۔۔۔۔۔
اینڈ میں اور زبیری ترکی روانہ ہو گے سب کام دھیان سے کرنا ہمارا یہ کام ہا گیا تو ہم بہت آگے پہنچ جائے گے غلطی کی
کوئی گنجائش نہیں ہے۔۔۔۔۔

از ڈیٹ کلر۔۔۔۔۔

یس میم۔۔۔۔۔

سب نے یک زبان کہا سوائے شہیر مہا سے تو یہی تھا کہ زویا زبیری کے ساتھ جائے گی اس کی رگیں غصے سے تن گئی
تھی لیکن وہ خاموش رہا تھا۔۔۔۔۔

ٹھیک ہے اب بس بہت ہو گیا کام میں تیار ہو جاؤ۔۔۔۔۔

زویا کہتے ہوئے وہاں سے چلی گئی جب کہ باقی سب بھی باتوں اور کام میں مصروف ہو گے۔۔۔۔۔



وہ کمرے میں آئی جہاں اس کا ڈریس رکھا ہوا تھا کمرے کا وہ پہلے ہی شان سے پوچھ چکی تھی تبھی ڈریس اٹھائے فریش
ہونے چلی گئی۔۔۔۔۔

فریش ہو کر واپس آئیں شیشے کے سامنے اپنے سر آپے کو دیکھا جو اس وقت

گلابی رنگ کی کرتی اور سبز رنگ کے لہنگے میں تھی ہے تو وہ سمپل تھا لیکن اتنا بھی نہیں اس رنگ میں وہ کھل رہی
تھی۔۔۔۔۔

عشق بے اختیار اسیبا افضل

اس کی بال اس کی پشت پر تھے سفید رنگت دمک رہی تھی۔۔۔۔۔

سادگی میں بھی وہ کمال حسن کی مالک تھی۔۔۔۔۔

تبھی اس روم کے اٹیچ روم سے کوئی چلتا ہوا اس تک پہنچا تھا اس نے چونک کر دیکھا تھا۔۔۔۔۔

وہ تو روم لاک کر کہ آئی تھی پھر بھی۔۔۔۔۔

شہیر نے اس کی جانب دیکھا تھا جو اس وقت اس کے حواس قابو کیے ہوئے تھی۔۔۔۔۔

اس کی حیرت بھاپتے ہوئے وہ بولا تھا۔۔۔۔۔

جان یہ میرا روم ہے اس طرح نہ دیکھوں اس کی ہر چیز جگہ سے واقف ہوں میں

شہیر گہری نظروں سے اس کی جانب دیکھتے ہوئے بولا تھا۔۔۔۔۔

زویا اس وقت ویسے ہی کھڑی تھی دوپٹہ بھی نہیں تھا کہتی تو وہ پہلے بھی نہیں تھا لیکن تب سکارف ہوتا تھا جو گلے میں

موجود ہوتا تھا لیکن اس وقت اس طرح کی ڈریس میں وہ شہید کے سامنے بغیر دوپٹے کے کھڑی تھی۔۔۔۔۔

ناچاہتے ہوئے بھی وہ جھجھکی تھی تبھی پلٹنے لگی تھی کہ شہیر نے اسے اپنے پاس کیا تھا۔۔۔۔۔

کہاں کی تیاری ہے جان کی۔۔۔۔۔

وہ اس کی گیلے بالوں کو پیچھے کرتے ہوئے بولا تھا۔۔۔۔۔

اس طرح تو زویا اور زیادہ گہرائی تھی شاید پہلی دفع اس طرح اس کے سامنے وہ گہرائی تھی جو شہیر بھی نوٹ کر چکا

تھا۔۔۔۔۔

عشق بے اختیار اربابِ افضل

تبھی جھک کر اس کی شہ رگ پر اپنے ہونٹ رکھ گیا تھا زویا نے مزاحمت کی تھی لیکن وہ اسے تھامے ایسے ہی کھڑا رہا
تھا۔۔۔۔۔



شہیر جھکا اور اس کی شہ رگ پر ہونٹ رکھ دیے تھے زویا نے مزاحمت کی تھی اس کا دل تیزی سے دھڑک رہا تھا
ایک احساس اس پر حاوی تھا اس نے اپنے ہاتھ ایس۔ ایس کے کندھے پر رکھ رکھ کر اسے دور کرنا چاہا جب وہ اس کے
ہاتھ پکڑ کر اس کی کمر پر لگا چکا تھا

اب وہ اس کے ہونٹوں پر جھکا اس کی سانسیں قید کر چکا تھا۔۔۔۔۔ لمحے کافی معنی خیز تھے شہیر اس پر جھکا خود کو سراب کر
رہا تھا اور زویا مزاحمت کر رہی تھی لیکن اسے تو جیسے کوئی اثر ہی نہیں تھا۔۔۔۔۔

کیسے وہ کسی اور کے ساتھ جارہی تھی منع بھی کیا تھا اسے لیکن وہ زویا ہی کیا جو مان جائے اس کی بات۔۔۔۔۔
پر آگے بھی شہیر تھا خود کی منوانے والا اس نے ابھی تک کوئی خاص کچھ نہ کیا تھا جب سے زویا اس کی زندگی میں آئی
تھی تب سے کوئی بھی ایسا ویسا کام نہیں کیا تھا نہیں تو

ایس۔ کے سے کون نہیں ڈرتا تھا۔۔۔۔۔

ابھی بھی وہ اس پر جھکا اسے اپنے آپ میں قید کرنے کا ارادہ رکھتا تھا۔۔۔۔۔

جب زویا کو لگا کہ وہ پیچھے نہیں ہٹے گا اور وہ واقعی مر جائے گی تبھی ذہن میں کچھ آتے ہی اس نے فوراً اس پر عمل کیا تھا

۔۔۔۔۔

اور اپنا پاؤں پوری طاقت لگا کر شہیر کے پاؤں پر مارا تھا۔۔۔۔۔

جس نے شہیر نے سر اٹھا کر گھور کر اسے دیکھا تھا۔۔۔۔۔

زویا اب بھی اس کے حصار میں تھی اس کی حرکت پر غصے اور شرم سے اس کا سفید رنگ سرخ ہو رہا تھا۔۔۔۔۔

یار کیا تمہیں ہاں ابھی میں کچھ کر نہیں رہا تو تم ایسا کر رہی ہوں اگر میں کچھ کرنے پہ اجاؤ تو۔۔۔۔۔

شہیر معنی خیزی سے بولتا اسے مزید اپنے ساتھ لگا چکا تھا۔۔۔۔۔

زویا اس کی بات کا مطلب سمجھ کر اس کو گھور کر دیکھا تھا۔۔۔۔۔

واقع بہت خوبصورت ہے آنکھیں۔۔۔۔۔

شہیر کہتا ہوا ایک بار پھر اس کی آنکھوں پر جھکا اور محبت سے اس کی آنکھوں پر بوسہ دیتا پیچھے ہوا تھا۔۔۔۔۔

تم۔۔۔۔۔

ہاں مجھے پتہ ہے میں انتہائی بد تمیز بے شرم انسان ہوں پتہ ہے مجھے جان لیک وہ بھی صرف تمہارے معاملے میں ہی

ہوں۔۔۔۔۔

شہیر شرارت سے کہتا ہوا بولا تھا

یہاں سے جاؤ مجھے تیار ہونا ہے۔۔۔۔۔ زویا غصے سے لفظ چبا کر بولی تھی۔۔۔۔۔

ابھی تو تھوڑی سی سزا دی ہے تمہیں اور ہاں تم میرے ساتھ ترکی جارہی ہوں نہ کہ اس زیب کے ساتھ۔۔۔۔۔

شہیر نے اچانک ناگواری سے کہا تھا۔۔۔۔۔

عشق بے اختیار
امریبہ افضل

عشق بے اختیار

مجھے کس کے ساتھ جانا ہے کس کے ساتھ نہیں تم سے نہیں پوچھا میں نے

زویا نے بھی روکھا لہجہ اپنایا تھا۔۔۔۔۔

پہلی بات تمہیں ہر کام میں میری اجازت کی ضرورت ہے مت بھولو شوہر ہوں تمہارا بھی کچھ کہہ نہیں رہا لیکن۔
اب بس بہت ہوا اب تم سہی میں شہیر شاہ کو دیکھو گی دوسری بات کہ میں بھی لیڈر ہوں جتنی تمہاری چلے گی اتنی
میری بھی چلے گی۔۔۔۔۔

اور اگر تم اس زمینی کو ساتھ لے کر گئی نہ ڈیر وائفی تو اس کے کفن دفن کی تیاری بھی کر لینا۔۔۔۔۔

شہیر انتہائی سفاکت سے بولا تھا زویا پہلی بار اسے ایسے بولتا دیکھ رہی تھی کبھی بھی اس نے لیڈر کے معاملے پر اس پر حکم نہیں چلایا تھا۔۔۔۔۔

اور اب یوں بول رہا تھا۔۔۔۔۔

اب تم تیار ہو جاؤ جان ویسے یہ کمرہ ہمارا ہے وہاں سے واپس آ کر تمہیں ادھر ہی رہنا ہے۔۔۔۔۔

شہیرا سے کہتا ہوا باہر نکل گیا تھا جبکہ زویا اس کی بات سوچ کر غصے سے دروازے سے کو گھور کر رہ گئی تھی

فون اٹھا کر زیب کو میسج کیا تھا۔۔۔۔۔

زیب تم لندن جاؤ گے اینڈ مسٹر ایس ایس میرے ساتھ جائے گے۔۔۔۔۔

میسج بھیج کر وہ تیار ہونے میں لگ گئی تھی۔۔۔۔۔

عشق بے اختیار
امریبہ افضل

عشق بے اختیار

جبکہ زیب نے ناگواری سے واپس آتے شہیر کو دیکھا تھا۔۔۔۔۔



زویا تیار ہو کر باہر آئی تھی پنک اور گرین کمرہ مینیشن کے لہنگے میں بالوں کو کھلا چھوڑے ہلکے میک اپ کے نام پر
صرف لپ اسٹک اور آنکھوں میں کاجل ڈالے وہ بہت پیاری لگ رہی تھی شہیر نے جب اسے دیکھا تو دیکھتا ہی رہ گیا
وہ سیدھی اس کے دل میں سمار ہی تھی

زویا نے شہیر کی طرف دیکھا تو اس کی نظروں سے خائف ہو کر رخ پھیر لیا اور شہیر ہلکا سا مسکرایا تھا۔۔۔۔۔

ماہ نور اور عارف ایک ساتھ بیٹھے تھے کیوں کہ فنکشن میں اپنے تھے تو مہندی اکٹھی رکھی گئی تھی۔۔۔

ماہ نور زرد اور ہلکے گرین رنگ کے کرتی شرارے میں ملبوس تھی پھولوں کی جیولری پہنے وہ خود بھی پھول لگ رہی تھی اور پاس بیٹھا عارف شروع سے اسے دیکھے جا رہا تھا اور ماہ نور نے سر جھکا لیا تھا۔۔۔۔۔

عارف بڑی محبت سے اسے دیکھتا کچھ بولا تھا جس پر اس کا رنگ سرخ ہو چلا تھا۔۔۔۔۔

شہیر خود فل وائٹ رنگ کے کرتے میں تھے اس کی نیلی آنکھیں اور گوارا رنگ اس میں مزید دلکش لگ رہا تھا بہت ہی ہینڈ سم لگ تھا۔۔۔۔۔

عارف بلیک کلر کے کرتے میں تھا جو بالکل کسی ریاست کا شہزادہ لگ رہا تھا۔۔۔۔۔

شان حسن اور رومی نے ایک رنگ کے کپڑے پہنے تھے جو کہ نیوی بلیو رنگ کے کرتے میں بہت ہی پرکشش لگ رہے تھے

عشق بے اختیار اسی بہ افضل

پری نے بھی ہلکے سیلورنگ کی فرائک پہنی تھی جس میں وہ واقع پری لگ رہی تھی۔۔۔۔

زیبی بھی وائٹ رنگ کے کپڑوں میں ملبوس پیارا لگ رہا تھا۔۔۔۔۔

مہندی کی رسم شروع ہو چکی تھی جو بلال نے شروع کی تھی۔۔۔۔۔

آہستہ آہستہ سب نے مہندی لگائی تھی۔۔۔۔۔

زویا اور شہیر نے ایک ساتھ مہندی لگائی تھی جس پر زیبی کے چہرے پر ناگواری تھی پر باقی سب خوش تھے

۔۔۔۔۔

مہندی کے بعد ہی رومی اور شان نے میوزک چلایا تھا اور ڈانس کا بولنے لگے تھے۔۔۔۔۔

عارف ماہ نور ہاتھ پکڑے سیٹج سے نیچے آیا تھا۔۔۔۔۔



&



عارف کے نیچے آتے ہی سب نے ہوٹنگ کی تھی سب بہت خوش تھے۔۔۔۔۔

زیبی جب زویا کی طرف بڑھا تھا تب ہی شہیر نے آگے بڑھ کر اس کا ہاتھ تھام کر اسے عارف اور ماہ نور کی درمیان

لے گیا تھا۔۔۔۔۔

رومی اور شان کی معنی خیز آواز نکلی تھی۔۔۔۔۔

جس پر شہیر مسکرایا تھا اور پچھلوں دنوں کے برعکس زویا کے چہرے پر بھی ہلکی سی مسکراہٹ تھی۔۔۔۔۔

پر زیبی کو یوں شہیر کو زویا کو لے کر جانا زرا اچھا نہ لگا تھا۔۔۔۔۔

عشق بے اختیار
امریبہ افضل

عشق بے اختیار

رومی جناب آپ بھی اجائے عارف نے رومی سے کہا تھا۔۔۔۔۔

جس پر رومی نے اس کی طرف دیکھا تھا

میں کیا اکیلے ڈانس کروں گا۔۔۔ یا اس شان کے ساتھ آجاتا ہوں۔۔۔۔۔

رومی نے شان کو پکڑنے کی کوشش کی تو وہ ہدک کر دور ہوا تھا۔۔۔

جس پر سب کا قہقہہ بلند ہوا

تم پری کے ساتھ ڈانس کر لو۔۔۔

زویانے کہا تھا جس پریری اور رومی دونوں کی مسکراہٹ غائب ہو گئی تھی

کیا۔۔۔۔۔ نہیں اس کا صرف نام ہی پری ہے لگتی تو یہ صرف چڑیل ہے۔۔۔ زونی نے برا منہ بنا کر کہا تھا اس

کی بات پر پری نے گھور کر اسے دیکھا۔۔۔

خود تم بندر ہوں۔۔۔۔۔

پیری نے بھی حساب برابر کیا تھا

جب سے پری آئی تھی زویا اس کے حصے کی مستی اور وقت بھی پری میں بانٹ کہتی تھی جس سے رومی کو اس سے

READERS CHOICE خاصى چڑھى۔۔۔

بحث نہ کرو تم دونوں جلدی آؤ ڈانس کرنا ہے۔۔۔

شہیر نے تھوڑی سختی سے کہا جس پر وہ لوگ ناجا ہتے ہوئے آگے بڑھ گئے تھے۔۔۔

عشق بے اختیار اسی بہ افضل

حسن بھی نائلہ کے ساتھ اگیا تھا جبکہ بلال وہاں ایک کرسی پر بیٹھا اور شان ان سب کو دیکھ کر مسکراتا ہوا مر حاکے
بارے میں سوچ رہا تھا۔۔۔۔۔

گانا شروع ہوا تھا



میوزک شروع ہوا تو سب ڈانس کرنے لگے تھے سب نے سٹیپ لیے تھے ان کے ہاتھ لڑکیوں کے کمر پر جب کہ
لڑکیوں کے ہاتھ ان کی کندھے پر تھے۔۔۔۔۔
ماحول کافی اچھا تھا۔۔۔۔۔

پری اور رومی تو اپنی حرکتوں سے باقیوں کے چہرے پر مسکراہٹ بکھیر رہے تھے کبھی پری رومی کے پیر پر اپنا سنڈل
مار دیتی کبھی رومی اس کی کمر پر دباؤ ڈال دیتا تھا
گانے کے فقرے گونجے تھے

طلب ہے تو تو ہے نشہ غلام ہے دل یہ تیرا۔۔۔

کھل کے ذرا جی لوں تجھے آجا میری سانسوں میں آ۔۔۔۔۔

طلب ہے تو تو ہے نشہ غلام ہے دل یہ تیرا

کھل کہ ذرا جی لوں تجھے آجا میری سانسوں میں آ۔۔۔۔۔

عشق بے اختیار
امریبہ افضل

گانے کے ساتھ ہی سب بڑے دلکش انداز میں سٹیپ لے رہے تھے شہیر نے مسلسل زویا کو اپنی نظروں کے حصار میں لیے ہوئے تھا عارف بھی جھک کر ماہ نور کے کان میں کچھ کہہ دیتا تھا جس پر کبھی وہ اسے گھورتی تو کبھی شرماتی مریضِ عشق ہوں میں کر دے دعا۔۔۔۔۔۔

ہاتھ رکھ دے تو دل یہ ذرا۔۔۔۔۔

اَووووووو

ہاتھ رکھ دے تو دل پر ذرا۔۔۔۔۔

اس پر لڑکیوں نے لڑکوں کے دل کے مقام پر ہاتھ رکھا تھا جب کہ لڑکوں نے انہیں۔ کمر سے تھاما تھا۔۔۔۔۔

ایسے ہی ڈانس کرتے گا نا اپنے اختتام کو پہنچا اور پھر سب نے تالیاں بجائیں تھی۔۔۔

تھوڑی دیر اور گئے لڑاتے مہندی کی رسم ختم ہوئی تھی۔۔۔۔۔



آج صبح صبح ہی نکاح تھا اور شام کو انہوں نے اپنے اپنے کام پر نکل جانا تھا۔۔۔۔۔

نکاح کی تیاریا ہو چکی تھی ماہ نور نے ریڈ کلر کا لہنگا پہنا ہوا تھا۔۔۔۔۔

اور بہت خوبصورت لگ رہی تھی جبکہ عارف نے بلیک سوٹ پہنا تھا باقی لڑکوں کی ڈریسنگ بھی سیم تھی

جبکہ لڑکیوں کی ڈریسنگ بھی ایک جیسی ہی تھی سب نے ملکہ ریڈ اور گولڈن کلر کی نیٹ کی فراکیں پہنی ہوئی تھی

جن میں وہ بہت حسین لگ رہی تھی۔۔۔۔۔

عشق بے اختیار اسیبا افضل

شہیر مسلسل زویا کو دکھ رہا تھا اور کبھی کبھی اس کے پاس سے کچھ کہہ کر گزر جاتا تھا۔۔۔۔۔

نکاح شروع ہوا تھا۔۔۔۔۔

دونوں طرف سے ایجاب و قبول کے مرحلے طے ہوئے اور پھر مبارک باد کا سلسلہ چلا تھا

سب خوش تھے اور عارف کے گلے مل کر اسے مبارک باد دے رہے تھے اور پری اور زویا نور کی طرف خوشی سے دیکھتی اس کو ویش کر رہی تھی۔۔۔۔۔

پھر نور کو کمرے میں چھوڑ آئیں تھی

اور عارف کی طرف آئی تھی۔۔۔۔۔

عارف تم نور سے مل لوں پھر ہمیں نکلنا ہے سب جلدی کرو۔۔۔۔۔

انہیں پتہ تھا کہ ان کا مشن کتنا ضروری تھا تبھی اس نے اثبات میں سر ہلایا وہ تو خوش تھا کہ اتنی جلدی اسے ملنے کا موقع دے رہے ہیں۔۔۔۔۔

جب وہ جانے لگا تو آگے پرے اور پیچھے سے زویا نے اس کے کوٹ کو ہلکا سا پکڑا جب کہ پری اس کے راستے میں تھی

۔۔۔۔۔

چلے جائے عارف بھائی پر پہلے کچھ دے کر زویا اور پری ایک ساتھ بولی تھی جس پر عارف اونچی آواز میں بولا تھا

۔۔۔۔۔

آگے شامت۔۔۔۔۔

اس پرسب نے مسکرا کر عارف کو دیکھا تھا۔۔۔۔۔

کیا چاہے بہنوں۔۔۔۔۔

عارف نے بیچارگی اور محبت سے کہا تھا۔۔۔۔۔

ایک لاکھ۔۔۔۔۔

زویا نے ڈیمانڈ بتائی تھی جس پرسب نے عارف کی طرف پھر دیکھا تھا۔۔۔۔۔۔۔۔۔

نہیں ہم لڑکے اتنے پیسے نہج۔ دے گے رومی اور شان بولے تھے۔۔۔۔۔

تم سے مانگے کسی نے نہ تمہارے پاس ہو گے۔۔۔۔۔

پری نے چہک کر کہا تھا۔۔۔۔۔

تمہارے پاس ہے بھو کی کہی کی۔۔۔۔۔

زونی نے بھی ہنس کر کہا تھا۔۔۔۔۔

تم لوگ اپنی دلہن کے جاؤں عارف نہیں دے گا اتنے پیسے۔۔۔۔۔۔۔

اب کہ ایس ایس نے بھی عارف کو چھڑنے کے ادارے سے بولا تھا۔۔۔۔۔

اور اس کی بات سن کر عارف نے شک سے اسے دیکھا اور فوراً اپنی جیبوں سے جیتنے پیسے تھے سارے نکال کہ دے

دیے۔۔۔۔۔

اس کی اس حرکت پرسب کا قہقہہ بلند ہوا تھا۔۔۔۔۔

اور عارف بھی حجل سا ہو کر مسکرا دیا تھا۔۔۔۔۔

واہ کیا تیزی ہے۔۔۔۔۔

شان نے بولا تھا۔۔۔۔۔

بھئی ہو کیوں نہ بیوی بیٹھی ہے حسن نے بھی لقمہ دیا تھا۔۔۔۔۔

اور وہ بھی دلہن بن کر۔۔۔۔۔

زیبی نے بھی چھیڑا تھا۔۔۔۔۔

اور عارف بیچارہ جلدی سے وہاں سے غائب ہوا تھا۔۔۔۔۔

اس کے اس طرح جانے سے سب کے چہروں پر مسکراہٹ تھی۔۔۔۔۔

آؤ ہم بھی چلیں روم میں شہیر نے زویا کی جانب جھک کر سرگوشی کی تھی۔۔۔۔۔

جس پر زویا نے آنکھیں اٹھا کر اسے دیکھا اور اس کی بات کا مطلب سمجھ کر فوراً اس سے تھوڑا دور ہوئی تھی



نور ڈیسنگ کے سامنے اپنی جیولری اتارنے لگی تھی۔۔۔۔۔

ایک عجیب سی کیفیت اس کے اندر تھی آج اس کی زندگی میں کتنا کچھ بدل گیا تھا۔۔۔۔۔

آج وہ ماہ نور عارف بن گئی تھی۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔

یہ احساس آتے ہی اس کے چہرے پر بے اختیار ہی مسکراہٹ پھیلی تھی۔۔۔۔۔

عشق بے اختیار اربابِ افضل

جب ہی روم کا دروازہ کھولا تھا اور نور کی دھڑکنیں بڑھی تھی۔۔۔۔۔ نظریں نیچے کئے بھی وہ بتا سکتی تھی آنے والا
شخص کون تھا۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔

عارف اس کے روپ کو مکمل خود میں سموتے ہوئے آگے بڑھا تھا۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔

اور ٹھیک اس کے پیچھے آکر کھڑا ہوا تھا۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔

نور کی پلکوں پر لرزش اور اس کے جھکے چہرے پر شرم و حیا کہ رنگ وہ بخوبی دیکھ سکتا تھا۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔

عارف نے اسے کندھے سے پکڑ کر اپنی جانب کیا تھا۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔

نور اس کے لمس پر شدت سے لرزی تھی۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔

بے شک وہ دشمن سے لڑتی تھی لیکن سامنے اسی کا دشمن جاں کھڑا تھا جو بہت غور سے اس کے چہرے کو دیکھ رہا تھا

۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔

عارف نے ہلکے سے اس کے چہرے کو اوپر کیا تھا۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔

نور نے عارف کی آنکھوں میں دیکھا اور نظریں جھکا گئی تھی اس کی اس حرکت پر عارف محضوظ ہوا تھا۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔

تمہیں پتا ہے نور ان چند دنوں میں تم میری زندگی بن گئی ہو تم سے دوری کا تصور بھی مجھے مارنے کو کافی ہے

READERS CHOICE

میرے اندر سکون کی طرح دوڑتی ہو تم۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔

عشق بے اختیار
امریبہ افضل

عشق بے اختیار

عارف نے کہتے ہوئے اس کی آنکھوں پر اپنے ہونٹ رکھے تھے جس سے اس کی آنکھوں میں لرزش پیدا ہوئی تھی

اور چہرے پر لالی صاف بڑھی تھی۔۔۔۔۔

وہ۔۔۔ ہمیں جانا ہے لیٹ ہو جائے گی۔۔۔۔۔

بہ نور نے جھجھکتے ہوئے کہا تھا۔۔۔۔۔

میں تو میری جنگلی بیلی لکتاب بھیگی بیلی بن گئی ہے۔۔۔۔۔

عارف نے اس کی طرف دیکھتے ہوئے کہا تھا اور ساتھ ہی جھکتے ہوئے اس کی گال پر اپنے ہونٹ رکھے تھے

ماہ نور اس کی بڑھتی جسامتوں پر گہوارا ہی تھی۔۔۔۔۔

اس کی حالت دیکھتا عارف محضوظ ہوا تھا اور اسے نرمی سے چھوڑا تھا۔۔۔۔۔

جاؤ چینج کر لوں ویسے بھی باقی کا ہم وہاں پہنچ کا کا مٹینو کرے گے۔۔۔۔

عارف کی بات پر جہاں نور و اشروم کی طرف بڑھی تھی وہی رک کر اسے دیکھا تھا۔۔۔۔۔

گھبرائی گھبرائی کنفیوژسی وہ سیدھا اس کے دل میں اتر رہی تھی۔۔۔۔۔

مانو کام کا بولا ہے کہ باقی کام بھی تو کرنا ہے وہاں جا کر۔۔۔۔۔ لیکن اگر تم ایسے ہی کھڑی رہی تو کہا ہونا ہے مجھ سے

کام

عشق بے اختیار
امریبہ افضل

عشق بے اختیار

عارف نے فوراً بات بدلی تھی اور نور اس کے منہ سے اپنا نیا نام سن کر چونکی اور پھر اس کی آخری بات سن کر فوراً
واشروم میں چلی گئی تھی۔-----

اس کی حرکت پر عارف بھی گہرا مسکرتا چینی جنگ روم کی طرف چل دیا۔۔۔۔۔



آؤہم بھی روم میں چلے۔۔۔۔۔

عارف اور باقی سب کہ جاتے ہی شہیر نے زویا کے کان کے پاس سرگوشی نما آواز میں کہا تھا۔۔۔۔۔

اور اس کی بات کا مطلب سمجھ کر زویا بدک کر پیچھے ہوئی تھی

شہیر کے چہرے پر ہلکی سی مسکراہٹ تھی۔۔۔۔۔

شاید آپ بھول رہے ہیں کہ ہمیں کام کے لیے نکلنا ہے کچھ ٹائم بعد۔۔۔۔۔

زویا نے چہرے پر سنجیدگی لاتے ہوئے کہا جو اس وقت خاصہ مشکل کام لگ رہا تھا۔۔۔۔۔

جی جی جان اس لیے تو کہہ رہا ہوں آؤ کمرے میں چلے کچھ اپنے رشتے کہ متعلق بھی کام کرتے ہے۔۔۔۔۔

شہیر نے معنی خیز انداز میں کہا تھا۔۔۔۔۔

ہاں ہاں بالکل کیوں نہیں۔۔۔۔۔

زویا کی بات پر شہیر نے پہلے تو حیرت سے اسے دیکھا تھا ایک خوشگوا ری کی لہر اس کے جسم میں دوڑی تھی یعنی زویا

بھی اس کی اہمیت جانتی تھی چلو کم از کم وہاں تو رہی تھی۔۔۔۔۔

عشق بے اختیار
امریبہ افضل

عشق بے اختیار

اس لیے ترکی سے فارغ ہو کر طلاق کے پیپر کا بولتے ہے کسی اچھے وکیل کو۔۔۔۔۔

اس کی پہلے والی بات پر جہاں اس کا موڈ تھوڑا خوشگوار ہوا تھا اس کی اس بات پر تو جیسے اس کے اندر اب غصے کی لہر دوڑ گئی تھی اس نے اپنی نیلی آنکھیں جو اس وقت غصے میں تھیں زویا کر اسے دیکھا کم گھوراز زیادہ تھا۔۔۔۔۔

شہیر فور اچلتا ہوا اس کے پاس آیا تھا اور بنا کچھ بولے اسے اپنی بازوؤں میں اٹھایا تھا۔۔۔۔۔

زویا جو اس کے اس طرح آنے سے چونکی تھی اب اس کا یوں خود کو اٹھالینا اس کے چہرے پر گھبراہٹ اور غصہ واضح تھا۔۔۔۔۔

تجہی فوراً بولی تھی۔۔۔۔۔

جنگلی جانور یہ کیا طریقہ ہے چھوڑو۔۔۔۔۔

تمہیں سنائی نہیں دیتا نیچے اتار مجھے۔۔۔۔۔

زویا اس کے کان کے پاس اکبر بولی تھی گھر میں عارف اور ماہ نور بھی تھے۔۔۔۔

اس لیے وہ اونچا نہیں بولنا چاہتی تھی۔۔۔۔۔

شہمیر نے اسے گھور کر ایک سرد نگاہ اس پر ڈالی تھی۔۔۔۔۔

لیکن وہ زویا ہی کیا جو چپ ہو جائے۔۔۔۔۔

چھوڑ مجھے ورنہ قتل کر دوں گی تمہارا یا گل انسان

عشق بے اختیار اسیبا افضل

اب کہ زویا زور سے بولی تھی اور شہیر کو اپنے کان کا پردہ پھٹتا ہوا محسوس ہوا تھا۔۔۔۔۔
لیکن وہ بھی ڈھیٹ بنا رہا اور زویا کو کمرے میں لا کر اتارا تھا۔۔۔۔۔
آکر اپنی بازو کی طرف دیکھا تھا جہاں آتے آتے اس نے ناخن مارے تھے۔۔۔۔۔
زویا بھی کھڑی ہوئی تھی کہ شہیر نے اسے خود کے قریب کیا تھا۔۔۔۔۔
کیا بکواس کی تھی باہر شہیر قدرے غصے میں بولا تھا۔۔۔۔۔
وہی جو تم نے سنی۔۔۔۔۔ زویا نے سکون سے جواب دیا تھا۔۔۔۔۔
اور اس کے اس جواب پر شہیر کو تو جانے آگ لگ گئی تھی اس کی نیلی آنکھوں۔ میں حد سے سوا غصہ تھا۔۔۔۔۔
اور وہاں وحشت ہی وحشت تھی۔۔۔۔۔
اس نے زویا کو مزید خود سے قریب کیا تھا۔۔۔۔۔
تمہیں مجھ سے تم کیا کوئی بھی دور نہیں کر سکتا میں جان لے لوں گا اس کی جس نے یہ حرکت کی بھی تو
۔۔۔۔۔
اور اگر تم نے یہ حرکت کی تو تمہاری اور خود کی دونوں کی جان لے لوں گا۔۔۔۔۔
شہیر نے اس کی کمر کے گرد گت مضبوط کرت ہوئے کہا تھا۔۔۔۔۔
اس کی آنکھوں۔ میں واضح وحشت اور جنون تھا جیسے جو وہ کہہ رہا تھا وہ کر دے گا۔۔۔۔۔
ایک پل کو زویا بھی اس کی آنکھوں سے خوف زدہ ہوئی تھی۔۔۔۔۔

عشق بے اختیار
امریبہ افضل

عشق بے اختیار

جہاں اس نے خود کے لیے اس کا جنون کی جنون دیکھا تھا۔۔۔۔۔

جنون ہو تم میرا تمہیں اپنے سوا کسی اور کہ ساتھ دیکھوں مار دوں گا اسے اور خود کو بھی جس نے یہ سب ہونے دیا

وہ کسی جنونی کی طرح بول رہا تھا۔۔۔۔۔

میرے عشق کو کوئی دیکھے آنکھیں نہ نکال لوں اس کی میں۔۔۔۔۔

شہیر نے سفاکت سے کہا تھا۔۔۔۔۔

اور زویا کو ہلکا سا چھوڑا تھا۔ ابھی بھی وہ فقط اس سے تھوڑا سا ہی دور ہوئی تھی۔۔۔۔۔

اور جو تم نے مجھے تکلیف پہنچائی ہے اس کا مرہم رکھوں اب۔۔۔۔۔

ایکدم ہی وہ ضدی لہجے میں بولا تھا زویا نے سوالیہ نظروں سے اسے دیکھا تھا۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔

شہیر نے اپنے بازو کی طرف اشارہ کیا تھا جہاں اس کے ناخنوں کے نشان تھے۔۔۔۔۔

زویا نے ایک نظر اس کی جانب دیکھا اور پلٹنے لگی جب شہیر نے اس کا رخ دوبارہ اپنی جانب کیا تھا۔۔۔۔۔

_____کہاں

نیلی آنکھیں اس وقت گرے آنکھوں سے ٹکرا گئی تھی۔۔۔۔۔

زویانے فوراً نگاہیں پھیری تھی۔۔۔۔۔

ٹیوب لینے

وہ فقط اتنا ہی بولی تھی۔۔۔۔۔

تم نے اتنے ناخن مارے ہے تم ہی ٹھیک کرو گی نہ کہ کوئی ٹیوب۔۔۔۔۔

شہیر نے کہتے ہوئے اس کے ہونٹوں کی طرف اشارہ کیا تھا۔۔۔۔۔

زویا نے فوراً اسے گھورا تھا۔۔۔۔۔

نو۔۔۔۔۔ اور فوراً بولی تھی۔۔۔۔۔

اس کے انکار پر شہیر کا میٹر پھر گھوما تھا۔۔۔۔۔

زویا بھی پلٹی ہی تھی کہ سامنے شیشے میں دیکھ کر اس کے اوسان خطا ہوئے تھے بھلا ایسا بھی کیا جنونی پن ایسے سمجھ

نہیں آ رہا تھا۔۔۔۔۔

یہ شخص کیا تھا کیا وہ واقعی اس سے اس قدر عشق کرتا تھا اور وہ بھی جنون کی حد تک۔۔۔۔۔

پر چھ ماہ پہلے۔۔۔۔۔

اس نے فوراً پلٹ کر دیکھا تھا۔۔۔۔۔

جہاں شہیر کھڑا اس زخموں پر جہاں زویا نے بری طرح ناخن مارے تھے اور ہلکا سا خون بھی تھا۔۔۔۔۔

وہاں پاس پڑی فروٹ باسکٹ میں بھری لے کر ان کے اوپر ہلکا ہلکا پھیر رہا تھا۔۔۔۔۔

یہ کیا کر رہے ہو

Are you mad ???

Page 203 of 411

زویا نے غصے سے آگے بڑھتے ہوئے پوچھا تھا۔۔۔۔۔

Yes I am mad for you

شہیر اس کی آنکھوں میں جھانکتا ہوا بولا تھا۔۔۔۔۔

یہ زخم تم نے دیا ہے نہ اگر تم اس پر مرہم نہیں رکھو گی تو یہ ایسا ہی رہے گا ہمیشہ کے لیے۔۔۔۔۔

اس وقت وہ واقعی زویا کو کوئی جنونی پاگل لگا تھا اس کی آنکھوں میں جھانکنے سے شاید زویا کو پتا لگا تھا کہ وہ جنونی پاگل

پن کے ساتھ کتنا بے سکون اور شاید تنہا بھی۔۔۔۔۔

زویا نے فوراً نظریں ہٹائی تھی۔۔۔۔۔

اور چلتی ہوئی اس کے پاس آئی تھی۔۔۔۔۔

لیواٹ۔۔۔۔۔

زویا نے اب کی بار قدرے نرمی سے کہا تھا اور اس کی بات سن کر شہیر کے چہرے پر مسکراہٹ ابھری تھی

۔۔۔۔۔

فوراً بھری پیچھے لے کر گیا تھا۔۔۔۔۔

زویا نے جھک کر اس کے بازو پر اپنے ہونٹ رکھے تھے جس اس وقت کپکپا رہے تھے۔۔۔۔۔

نجانے شہیر کی نیلی آنکھوں میں کیا کچھ دیکھا تھا اس نے۔۔۔۔۔

اور شہیر اپنی مسکراہٹ دبائے اس کے لمس کو محسوس کر رہا تھا۔۔۔۔۔

عشق بے اختیار
امریبہ افضل

یعنی اس نے یہ سب صرف اپنی بات منوانے کے لیے کیا تھا۔۔۔۔۔ ورنہ اس کی جنگلی شیر نی کبھی ان کے درمیان دوری کو مٹنے نہ دیتی جو وہ چاہتا تھا کہ مٹ جائے اور آج اس نے شروع کر دیا تھا۔۔۔۔۔

بے شک کوشش غلط طریقے سے تھی یا تھوڑی کم تھی لیکن وہ کامیاب ہوا تھا اور وہ جانتا تھا کہ زویا اس سے ضرور محبت کرے گی۔۔۔۔۔

اس کے اندر ایک سکون کی لہر دوڑی تھی۔۔۔۔۔



اس وقت وہ کالج میں بیٹھی تھی یہ شہر کا نامور کالج تھا اس دن حملے کے بعد سے ہی زویا نے ان کا گھر چیلنج کر دیا تھا اور اب وہ لوگ اسلام آباد کے ایک اچھے علاقے میں رہتے تھے۔۔۔۔۔

کالج کے ایک گراؤنڈ میں۔ بیٹھی وہ اپنی زندگی میں۔ ہونے والی اس حد درجہ تبدیلی کے بارے میں سوچ رہی تھی۔۔۔۔۔

کبھی نہ کہی اس کے اندر ایک کسک بھی تھی اس دن کے بعد واقعی ذیشان نے اسے ذرا تنگ نہیں کیا تھا

READERS CHOICE نہ ہی کچھ اور۔۔۔۔۔

نہ کوئی فون کال نہ ہی کچھ اور۔۔۔۔۔

اس سے میرب کو سکون ہونا چاہیے تھا اور یہی سب سے بڑی بے سکونی کی وجہ تھی کہ اسے سکون نہیں مل رہا تھا

کیوں وہ شاید نہیں جانتی تھی۔۔۔۔۔

عشق بے اختیار
امریبہ افضل

عشق بے اختیار

آج تو اس کی دوست بھی نہیں آئی تھی جس سے وہ کچھ کہہ کر دل ہلکا کر سکے۔۔۔۔۔

اپنے ہاتھوں کی لکیروں کو دیکھتے ہوئے وہ شاید ان میں کچھ اچھا ہونے کا احساس کھوج رہی تھی۔۔۔۔۔

لیکن کچھ نہیں ملتا تھا تھک ہار کر وہ اٹھ بیٹھی تھی۔

اٹھ کر وہ کنٹین کی طرف بڑھی تھی۔۔۔۔۔

وہاں قدم رکھتے ہی وہ چونکی تھی قدم آگے جانے سے انکاری تھے وہ وہی ساکت کھڑی رہی تھی۔۔۔۔۔

سامنے ہی تو وہ دشمن جاں اپنی تمام تر وجاہت لیے بیٹھا ہوا تھا لیکن اس کی توجہ تو اس کے ساتھ بیٹھی اس لڑکی پر تھی

یہ تو وہ جان گئی تھی کہ ماموں جان اس کالج کے ٹرسٹی تھے تو وہ یہاں اسکتا تھا لیکن یوں اس لڑکی کے ساتھ بیٹھا ہنس

کرنجانے کی بات کر رہا تھا۔۔۔۔۔

میرب کا دل پل میں بدل گمان ہوا تھا یعنی وہ اسے خود سے باندھ کر اب آزاد گھومتا پھرتا ہے۔۔۔۔۔

کیسے اگر یہ سب کرنا تھا تو کیوں کی مجھ سے شادی کیا یہی سزا دینی تھی نہیں اگر وہ یہ سب کر سکتا ہے تو میں بھی کوئی

اس کی غلام نہیں ہوں میری اپنی زندگی ہے میں جو مرضی کروں نہ کرو۔۔۔۔۔

میرب نے ایک سخت نظر اس بے خبر ستمگر پر ڈالی اور وہاں سے چلی گئی اب کوئی بھی کلاس لینے کا اس کا دل کہا کر رہا

قضا

وہ تو بس جلد سے جلد گھر جانا چاہتی تھی تاکہ اپنے کمرے میں پہنچ کر وہ رو سکے۔۔۔۔۔

عشق بے اختیار اربابِ افضل

لیکن اس بات سے وہ بھی بے خبر تھی کہ اگر وہ ذیشان سے نفرت ہی کرتی ہے تو تو پھر اس کا یوں لڑکی کے ساتھ ہنس کر باتیں کرنا اسے کیوں جلا گیا تھا۔۔۔۔۔

اپنی نا سمجھی میں وہ بہت کچھ غلط کرنے والی تھی۔۔۔۔۔



شان سیدھا وہاں سے مرزا کے گھر کے لیے نکلا تھا وہ اتنے دن بعد اس شہر کو دیکھنے کی خواہش شدت سے جاگی تھی کہ پتہ نہیں وہ دوبارہ اسے دیکھ پائے گا کہ نہیں۔۔۔۔۔

لیکن اس بات سے وہ بھی بے خبر تھا کہ آگے سے اس کی زندگی بدلنے والی ہے ایک نیا رخ ایک نیا تماشا اس کا انتظار کر رہا ہے جو اس کے سرشار سے روپ کو اپنی زد میں لینے کے لیے تیار بیٹھا ہے۔۔۔۔۔

گاڑی ان کے گھر کے دروازے پر روکے اس نے بالوں میں ہاتھ پھیرا تھا۔۔۔۔۔

اور مسکراتا ہوا گاڑی سے باہر نکلا تھا۔۔۔۔۔

کتنے دن بعد وہ اسے دیکھے گا کتنا سکون ہو گا اسے۔۔۔۔۔ وہ سرشاری سے چلتا ہوا ان کے گھر تک پہنچا ہاتھ بڑھا کر دستک دی تھی۔۔۔۔۔

اس بار وہ کوئی بد مزگی نہیں چاہتا تھا وہ سوچ کر آیا تھا کہ وہ اس بار عزت سے اس کے پاس سے بات کرے گا اور مرزا کو ہمیشہ کے لیے اپنا بنالے گا۔۔۔۔۔

دروازہ کھولا تھا اور سامنے صارم کھڑا تھا

عشق بے اختیار اربابِ افضل

اسے دیکھ کر صارم کے چہرے پر خوف تھا جیسے شان نے بھی محسوس کیا تھا۔۔۔۔۔

ہیلو چھوٹو۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔

شان نے محبت سے الفاظ میں نرمی کا کر کہا تھا۔۔۔۔۔

اس کی بات اور لہجے کو دیکھ کر صارم بھی ہلکا سا مسکرایا تھا۔۔۔۔۔

چھوٹو یار سوری اس دن کے لیے لیکن یار مجھے غصہ اگیا اب تو مجھے اندر تو بلا لے۔۔۔۔۔

شان ہلکے پھلکے لہجے میں بولا تھا۔۔۔۔۔

صارم ہلکا سا مسکرایا تھا۔۔۔۔۔

ایک بات کہو تو مانے گے نہ۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔

صارم نے الجھتی نظروں سے کہا تھا اور چہرے پر ہلکی سی پریشانی تھی اس چھوٹے سے لڑکے کو بھلا کیا پریشانی ہوگی

۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔

شان نے گھر میں داخل ہو کر ہلکا سا سر کو ہاں میں ہلایا اور مسکرایا تھا جس سے صارم کو ہمت ملی تھی۔۔۔۔۔

آپ میری آپنی سے پیار کرتے ہے۔۔۔۔۔

صارم نے معصوم سے لہجے میں سوال کیا تھا۔۔۔۔۔

بہت۔۔۔۔۔ اس کی بات سن کر شان مسکرا کر بولا تھا۔۔۔۔۔

عشق بے اختیار اریبہ افضل

پھر آپ انہیں اپنے ساتھ کیوں نہیں لے جاتے وہ اتنے بڑے جیجو نہیں چاہے اور وہ تو ہنستے بھی نہیں۔ ہے

صارم کی بات سن کر شان کو جھٹکا لگا تھا تبھی فوراً بولا تھا۔۔۔۔۔

کیا ہوا چھوٹو بتاؤ مجھے شان نے پریشانی میں کہا تھا۔۔۔۔۔

وہ ماما پاپا آپ کی شادی نہ اتنے بڑے انکل سے کروا رہے ہے وہ آپ سے بڑھے ہے۔۔۔۔۔ اور ہنستے بھی نہیں ہے آپ کی بھی کچھ نہیں بول رہی اور جب میں نے آپ کی کو کہا وہ نہ کرے تو وہ انہوں نے مجھے ڈانٹا اور کہا تم ابھی چھوٹے ہو تو چپ

رہو۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔

صارم نے معصوم منہ بنا کر اسے تفصیل بتائی تھی جس سے شان کی چہرے کی رگیں تن گئی تھی آنکھوں میں واضح غصہ تھا اور غصہ کی شدت سے اس کی آنکھیں سرخ ہو رہی تھی۔۔۔۔۔

وہ مٹھیاں بچے اندر کی طرف بڑھا اندر آتے ہی اس کا دماغ اور زیادہ گھوم گیا تھا۔۔۔۔۔ اب اس کے چہرے پر وحشت بھی تھی۔۔۔۔۔

جہاں قاضی صاحب بیٹھے تھے اور ایک سائیڈ مرچا سے چوگنی عمر کا انسان بیٹھا تھا یقیناً صارم اسی کی بات کر رہا ہوگا

READERS CHOICE

اور صوفے کے ایک طرف رمزہ بیگم کے ساتھ مرچا بیٹھی تھی سر نیچے کیے۔۔۔۔۔

وہ فوراً آگے بڑھا تھا۔۔۔۔۔



آگے بڑھتے ہی قاضی جوا بھی نکاح پڑھوانے والا تھا اس کی سختی سے ابھری آواز پر پلٹ کر دیکھا تھا
یہ سب کیا ہو رہا۔۔۔۔۔

سب نے پلٹ کر آواز کی سمت دیکھا تھا اور سب کے رونگٹے کھڑے ہوئے تھے سوائے صارم کہ جو سب سے زیادہ
ڈرتا تھا لیکن آج اس کہ چہرے پر ڈر تھا کہ نہیں۔۔۔۔۔
یہ کیا حرکت یوں منہ اٹھا کر کسی کہ بھی گھر نہیں آتے
زید صاحب نے آگے بڑھ کر اسے ڈیپٹا تھا۔۔۔۔۔
جس پر مرزا بھی سہم گئی تھی۔۔۔۔۔
یہ نکاح کر رہی تھی تم ہاں کس سے پوچھ کر یہ کر رہی تھی ہاں۔۔۔۔۔
شان دھاڑتے ہوئے بولا تھا۔۔۔۔۔

تم سے مطلب یہ اس کی زندگی ہے تم دفع ہو جاؤ یہاں سے اب کہ زید صاحب بھی قدرے اونچی بولے تھے

دلہا جو نکاح کرنے آیا تھا ان کی جنگ دیکھ کر ہی خوف کھا گیا تھا۔۔۔۔۔

تمہاری ہمت ہوئی ہے اس سے نکاح کرنے کی تمہاری ہاں

شان غصے سے کہتا اس بیچارے کہ پاس پہنچا اور زور سے گھونسا سے رسید کیا تھا۔۔۔۔۔

عشق بے اختیار اسیبا افضل

جس سے دلہے کو اپنی دنیا گھومتی ہوئی محسوس ہوتی تھی ویسے بھی اس عمر میں اتنا جاندار ہاتھ پڑنا اسے ہلا گیا تھا

یہ کیا کر رہے ہو تم ہاں اپنی مرضی سے کر رہی ہوں میں اس سے نکاح سمجھے تم۔۔۔۔۔
مرحانے ہمت کر کہ بولا تھا اور یہ بات شان کو آگ لگا گئی تھی اس کی محبت خود اپنی زندگی برباد کرنے والی تھی صرف
اس وجہ سے کہ شان اس سے چاہتا تھا۔۔۔۔۔

اس کی آنکھوں میں اتر خون ایک پل کو مر حازید کو بھی ڈرا گیا تھا
شان نے آگے بڑھ کر پستل نکالی اور صارم کے پاس جا کر اس کی کن پٹی پر رکھ دی۔۔۔۔۔
اس کے اس عمل پر سب ششدر ہوئے تھے۔۔۔۔۔

یہ کیا کر رہے ہو تم میرا بچا۔۔۔۔۔
رمزہ بیگم نے تڑپ کر صارم کو دیکھا تھا۔۔۔۔۔
ابھی کہ ابھی میرا نکاح پڑھو اے ورنہ ادھر جنازہ اٹھے گا۔۔۔۔۔
وہ غصے سے کہتا مہر کا کو ایک نظر دیکھ کر زید سے مخاطب ہوا تھا۔۔۔۔۔

شان نے صارم کی طرف دیکھا جو تھوڑا سہا ہوا تھا۔۔۔۔۔
اور منہ پھرتے اس کے کان میں ہلکا سا کچھ کہا تھا۔۔۔۔۔

جسے کسی نے نوٹ نہ کیا تھا مہر کا کی تو سانس کی اٹک گئی تھی اس کی وجہ سے اس کا بھائی۔۔۔۔۔

عشق بے اختیار
امریبہ افضل

عشق بے اختیار

پلیز مجھے ڈر لگ رہا ہے ماما سے ہٹاؤ صارم باقاعدہ روتے ہوئے بولا تھا۔۔۔۔۔

اس کی رونادیکھ کر سب تڑپ گئے تھے۔۔۔۔۔

زید صاحب اب اس قابل بھی نہ تھے کہ وہ کچھ بولتے آخر ایک طرف بیٹھی تھی تو دوسری طرف بیٹا۔۔۔۔۔

ان کی مشکل کو حل کرتے ہوئے مرحا نے بے دردی سے اپنی آنکھیں رگڑی تھی۔۔۔۔۔

ٹھیک ہے نکاح کرتی ہوں میں۔۔۔۔۔

اس نے ایک نفرت بھری نظر سے شان کو دیکھتے ہوئے کہا تھا۔۔۔۔۔

تھوڑی دیر تک قاضی صاحب نے نکاح پڑھوایا تھا مگر حاکمی آنکھوں میں ہنوز آنسو تھے جو زید صاحب اور رمرزہ کو تڑپا

رہے تھے آخر کو ان کی لاڈلی بیٹی تھی۔۔۔۔۔

اور یہی حال شان کا تھا کیا تھا اگر وہ اس کی محبت کو سمجھ جاتی کسے وہ اپنی مرضی سے اس شخص سے شادی کر رہی تھی

صرف اس کی ضد میں اگر-----

اس نے نکاح ہوتے ہی مر حاکا ہاتھ پکڑا اور وہاں سے جانے لگا۔۔۔

مجھے نہیں جانا ذلیل انسان تمہارے ساتھ اپنی کرتو کی ہے تم نے۔۔۔۔۔

لیکن وہ سب کی ان سنی کرتا اسے گھر کے باہر لے گیا اور گاڑی میں بیٹھایا اور گاڑی زن سے اڑالے گیا تھا۔۔۔۔۔

پچھلے سے زید صاحب رمزہ بیگم بس تڑپ کر اسے جاتا دیکھتے رہے تھے۔۔۔۔۔

جبکہ صارم کہ چہرے پر ہلکی سی مسکراہٹ تھی کہ اس کا جیجو وہ کھڑوس میں بنا تھا۔۔۔۔۔

جبکہ اگر شان کا پتہ چلتا تو پتہ نہیں کیا ہونا تھا۔۔۔۔۔
زید صاحب بھی مرہا کو واپس لانے کے بارے میں سوچنے لگے تھے کہ وہ اپنی بیٹی کو یوں مرتا نہیں دیکھ سکتے تھے



شہیر کے چہرے پر اس بل سکون تھا زویا ہلکا سا اس سے دور ہوئی تھی۔۔۔۔۔
خفت سے اس نے اپنا چہرہ موڑ لیا تھا۔۔۔۔۔
جبکہ شہیر کے چہرے پر ایک مسکراہٹ تھی۔۔۔۔۔
اب چلو اگر تم اپنا سین ختم کر چکے ہو تو تیار ہو جاؤ۔۔۔۔۔
زویا نے اپنی خفت مٹانے کے لیے بولا تھا۔۔۔۔۔
ابھی کہا سین ختم ہوا ہے ابھی تو شروع ہونا ہے۔۔۔۔۔
شہیر شرارت سے اسے پکڑتا ہوا بولا تھا۔۔۔۔۔
اس کی حرکت پر زویا نے چہرہ پھر موڑا تھا۔۔۔۔۔
دیکھو ہمیں نکلنا ہے اور اس سے پہلے اور بھی بہت سے کام ہے مجھے۔۔۔۔۔
اب کہ زویا سنجیدگی سے گویا ہوئیں تھی۔۔۔۔۔
میں بھی تو کام ہی کر رہا ہوں اپنا۔۔۔۔۔

عشق بے اختیار اسیرِ افضل

شہیر کہتا ہوا اس کی شہ رگ پر اپنے ہونٹ رکھ چکا تھا۔۔۔۔۔

زویا کہ جسم میں ہلکی سی لرزش ہوئی تھی جو شہیر نے بھی محسوس کی تھی اور سیدھا ہوتا اسے دیکھا تھا

۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔

جو نظروں کا زاویہ بدلی کھڑی تھی یعنی اس کی قربت سے اسے اب فرق پڑتا تھا۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔

چھوڑوں مجھے زویا نے گرے آنکھیں اس پر گاڑ کر کہا تھا۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔

اور یہ سچ تھا کہ زویا تھوڑا اس کی طرف سے پگھل رہی تھی۔۔۔۔۔ وہ انسان اس قدر برا نہیں۔ تھا جتنا وہ سمجھتی تھی

۔۔۔۔۔

لیکن وہ بس ماننے کو تیار نہ تھی۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔

ہمممممم جاؤ ترکی جا کر تمہیں بتاتا ہوں ذرا۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔

شہیر اس کے ماتھے پر لب رکھتا ہوا بولا تھا اور اسے چھوڑ دیا تھا۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔

جس سے زویا فوراً واش روم بھاگی تھی۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔

اور واش روم اکر اپنی سانسوں کو ترتیب دیا تھا پتا نہیں اس کی دل کی دھڑکن کیوں اتنی بڑھی تھی۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔

ہاں شاید میں بھاگ کر یہاں آئی ہوں نہ اس لیے۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔

اس نے ایک بے تکا سا بہانہ خود کو دیا تھا۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔

لیکن ایک دن یہ انکشاف بھی ہو جانا تھا کہ زویا شہیر کبیر شاہ بھی شہیر کی محبت میں گرفتار ہو رہی تھی۔۔۔۔۔



Past....

وہ یونی سے چلتی ہوئی ارہی تھی اپنی ہی دھیان میں وہ چل رہی تھی۔۔۔۔۔

سڑک پار کر کہ اسے دوسری جانب جانا تھا اپنی بے دھیانی اور جلد بازی سے وہ چل رہی تھی سڑک پر اس وقت گاڑیاں کم تھی۔۔۔۔۔

اور وہ خاصی لیٹ ہو گئی تھی جب ایک گاڑی سامنے سے آئی تھی۔۔۔۔۔

اس کی چینج فضا میں بلند ہوئی تھی۔۔۔۔۔

لیکن صد شکر سامنے والے نے بروقت بریک لگالیا تھا۔۔۔۔۔

جس سے وہ بچ گئی تھی گاڑی میں بیٹھے انسان کے چہرے پر ناگواری آئی تھی اور یہی حال اس زمین پر بیٹھی اس خوبصورت حسینہ کا بھی تھا۔۔۔۔۔

جو غصے سے گاڑی والے کو گھور رہی تھی جیسے وہ سامنے ہی بیٹھا ہو۔۔۔۔۔

گاڑی کا دروازہ ایک جھٹکے سے کھولا تھا اور کوئی چلتا ہوا اس تک آیا تھا لیکن اسے دیکھ کر مقابل اپنے ہوش بھلا بیٹھا تھا

READERS CHOICE



نور واشروم سے نکلی تھی عارف اب مکمل تیاری کر چکا تھا۔۔۔۔۔

عشق بے اختیار اسیبِ افضل

اور اس وقت نور کو باہر نکلتے دیکھ اس کی جانب برے غور سے دیکھ رہا تھا اور ماہ نور اس کی نظروں سے پزل ہو رہی تھی

وہ شیشے کے سامنے آئی اور اپنے بال سکھانے لگی ایک آدھ نظر عارف پر مار لیتی جو اسے ہی دیکھ رہا تھا نظر ملنے پر وہ نظریں جھکا جاتی گئی تھی۔۔۔۔۔

عارف چلتا ہوا اس تک آیا تھا اور اس کا رخ اپنی جانب کیا تھا۔۔۔۔۔

لگتا آج مشن پر جانے کا کوئی ارادہ نہیں ہے۔۔۔۔۔

عارف اس کے کندھے پر سر رکھ کر بولا تھا اور ماہ نور کی سانس اٹکی تھی اس کی قربت سے۔۔۔۔۔

جانا ہے ہمیں مجھے تیار ہو لینے دو۔۔۔۔۔

نظریں نچی کر کہ بولی تھی۔۔۔۔۔

ہممممم چلو یار میں آج تمہاری زوئی کھڑوس سے بات کر لیتا ہوں کہ میں اور تم کل چلے جائے گے۔۔۔۔۔

عارف نے اسے مزید اپنے حصار میں لیتے ہوئے کہا تھا۔۔۔۔۔

اس کی بات پر ماہ نور نے غصے سے اسے گھورا اور فوراً بولی تھی۔۔۔۔۔

تم نے زوئی کو کھڑوس بولا۔۔۔۔۔

ماہ نور اسے تیکھی نظروں سے گھورتی بولی تھی جو اس وقت عارف کے دل میں اتر رہی تھی۔۔۔

چلو اب زیادہ پھیلو نہیں ہٹو پیچھے جانا ہے ہمیں۔۔۔۔۔

ماہ نور نے عارف کو دور کرتے ہوئے کہا تھا۔۔۔۔۔

کوئی بات نہیں مسز ماہ نور عارف وہاں تو چلو ایک بار تمہیں میں اچھے سے بتاؤ گا۔۔۔۔۔

عارف کہتا واپس تیری میں لگ گیا جبکہ ماہ نور کے گال اس کی بات پر سرخ ہو گئے تھے۔۔۔۔۔

وہ بھی سر جھٹک کر دوبارہ اپنے کام میں لگ گئی تھی۔۔۔۔۔۔۔۔۔



گاڑی اپنی منزل کی طرف رواں دواں تھی۔۔۔۔۔

اور گاڑی میں اس کی سسکیاں گونج رہی تھی مسلسل رونے سے اس کی آنکھیں سرخ ہو گئی تھی لیکن اس کا رونا ختم ہی نہیں ہو رہا تھا۔۔۔۔۔

اور اب شان کو تپ چڑ گئی تھی۔۔۔۔۔

مسلسل آدھے گھنٹے سے وہ اگنور کر رہا تھا لیکن مرحامیڈم تو لگتا آج اس کی گاڑی سیلاب لانے کا سوچ رہی تھی۔۔۔۔۔

بھلا اتنے آنسو کہاں سے آگے ہے تمہارے پاس۔۔۔۔۔۔۔۔۔

شان تپ کر بولا تھا اور مرحا پھر آنسو بہا رہی تھی بغیر اس کی بات کا جواب دیے۔۔۔۔۔

چپ کرو اب یار ایسا بھی کچھ خاص نہیں کیا میں نے کون سا اغوا کر کے لے کر جا رہا ہوں۔۔۔۔۔

شان نے اب نرمی سے کہا تھا۔۔۔۔۔۔۔۔۔

عشق بے اختیار
امریبہ افضل

مرحانے زخمی نظروں سے اس کی طرف دیکھا تھا۔۔۔۔۔

یہ کام تمہارے لیے خاص نہیں ہے کیسے تم نے میری زندگی برباد کی ہے ہاں۔۔۔ تمہارے ساتھ جانے سے اچھا کوئی اور اغواہ کر لیتا مجھے پا میں مر جاتی۔۔۔

کسی کے ساتھ بھی رہ لوں گی چاہے ایک جانور کے ساتھ لیکن تمہارے ساتھ کبھی نہیں رہوں گی۔۔۔۔۔
مرحاً روتے ہوئے بولی تھی۔۔۔۔۔

شان جو کہ اب سوچ رہا تھا کہ اس سے نرمی سے منائے گا اس کی بات پر اسے حد سے زیادہ غصہ آیا تھا غصے سے اس کے جبرے تن گے تھے۔۔۔۔

مرحالہ سے یوں دیکھ کر اور سہم گئی تھی۔۔۔۔۔

گاڑی گھر کے اندر داخل ہوئی تھی اس نے اتر کر زور سے مر حاکا بازو پکڑا اور وہاں سے تقریباً گھسٹتے ہوئے اندر لے گیا تھا۔

مرحاً کو اس کے انداز سے اور خوف آیا تھا۔۔۔۔۔

جانور کے ساتھ رہ لو گی نہ تم ہے نہ میری جان۔۔۔۔۔

شان نرمی سے بولا تھا اور اس کی نرمی کے پیچھے چھپے سر سراتے لہجے کو مر جانے محسوس کیا تھا۔۔۔۔۔

اس کے رونے کی شدت میں مزید اضافہ ہوا تھا شان نے اسے لا کر ایک روم میں بند کر دیا تھا۔۔۔۔۔

کمرے میں اندھیرا تھا۔۔۔ مر حابری طرح ڈری تھی

عشق بے اختیار اسیبا افضل

پلیز دروازہ کھولے خدا کے لیے میں دوبارہ نہیں کرتی مرحا بری طرح چلا چلا کر اسے کہہ رہی تھی مگر وہ کان لیٹے ہوئے دوسرے روم میں گیا تھا۔۔۔۔۔

جب مرحا کو احساس ہوا تھا کہ وہاں کوئی اور چیز بھی ہے اس نے اندھیرے میں ادھر ادھر دیکھا تو دو ڈراؤنی آنکھیں اسے نظر آئیں تھی۔۔۔۔۔
وہ مگر مجھ تھا۔۔۔

مرحانے آنکھوں کو دیکھ کر زور سے چیخ ماری اور بے ہوش ہو گئی تھی جبکہ اگر اسے پتہ چلتا کہ وہ قید ہے تو شاید ہی اس میں تھوڑی ہمت ہو جاتی۔۔۔۔۔



زویا خود کو نارمل کرتی واشر روم سے باہر آئی تھی۔۔۔

ایک نظر شہیر کو دیکھا تھا جو کمرے میں موجود تھا چانک اس کی نظر ایک چیز پر رکی تھی۔۔۔۔۔

زویا نے دماغ پر تھوڑا سا زور ہی دیا تو اسے یاد آ گیا تھا وہ چیز اس نے کہا دیکھی تھی۔۔۔۔۔

یہ تمھاری رنگ کہاں سے لی تم نے۔۔۔۔۔

زویا نے شاکی نظروں سے شہیر سے سوال کیا تھا کیونکہ اس رات ایس۔ کے کے ساتھ ہوئی ملاقات میں وہ اس کی

رنگ دیکھ چکی تھی جو اس وقت چمک رہی تھی۔۔۔۔۔

یہ رنگ کیوں تمھیں جان میری محبت کی نشانی۔۔۔۔۔

عشق بے اختیار اسی بہ افضل

شہیر نے نارمل لینے رکھتے ہوئے شرارتی انداز میں کہا تھا تبھی دروازہ پر دستک ہوئی تھی۔۔۔۔۔

اور عارف اندر داخل ہوا تھا

بھابی چلیں سب تیار ہے عارف نے ایک نظر ایس کے پر ڈال کر کہا تھا۔۔۔۔۔

ہم سب تم نے ابھی تک جواب نہیں دیا۔۔۔۔۔

اس نے عارف کو بول کر پھر سے شہیر سے پوچھا تھا۔۔۔۔۔

یہ رنگ کہاں سے لی۔۔۔۔۔

زویا نے سوالیہ نظروں سے اسے دیکھا تھا۔۔۔۔۔

اوووو یہ رنگ بھا بھی یہ تو میرے پاس بھی ہے انفیکٹ یہ حسن اور شان کے پاس بھی ہے ابھی ایک دو دن پہلے ہی

لی ہم سب نے سیم سیم شادی کی شاپنگ پر۔۔۔۔۔

شہیر کی جگہ عارف بولا تھا۔۔۔۔۔

شہیر پہلے ہی ان سب کو اپنے ساتھ کی رنگ بنوا کر دے چکا تھا کہ وہ اتنا تو سمجھ گیا تھا اس رات زویا کی نظر اس پر

پڑ گئی ہوگی اور اب شادی میں بھی اس نے یہ پہنی ہوئی تھی وہ بھی تھوڑا کوئی کچا کھلاڑی تھا۔۔۔۔۔

ایس۔ کے تھا جو اڑتی چڑیا کے پر گن لے۔۔۔۔۔

ٹھیک ہے تم لوگ نکل جاؤ پھر۔۔۔۔۔

زویا نے اسے عارف کو کہا جس پہ وہ سر ہلاتا ہوا چلا گیا تھا۔۔۔۔۔

عشق بے اختیار اسی بہ افضل

پلیز تم میری بھی تھوڑی پیکنگ کر دینا مجھے ایک ضروری کام ہے۔۔۔۔۔

زویا نے التجائی نظروں سے کہا تھا۔۔۔۔۔

اور شہیر اس کی بات پر حیران کھڑا تھا پھر کچھ سوچ کر بولا تھا۔۔۔۔۔

کر سکتا ہوں مگر میری ایک شرط ہے۔۔ مانو گی تو۔۔۔۔۔

شہیر نے زویا سے کہا تھا

ٹھیک ہے جو بھی ہے مان لوں گی پر ابھی نہیں۔ مجھے بہت ضروری کام ہے۔۔۔۔۔

زویا نے بھی سوچے سمجھے کہا تھا۔۔۔۔۔

ویسے ایک آدھ ڈریس رکھ دیتا ہوں ویسے بھی ہم ہنی مون پر جا رہے ہیں اگر باقی وہاں جا کر ڈریس کی ضرورت پڑی

تو لے لے گے۔۔۔۔۔

شہیر نے مسکراہٹ دبا کر کہا تھا مقصد اسے تپ چڑھانا تھا جو وہ کر چکا تھا۔۔۔۔۔

اس نے گھور کر اسے دیکھا تھا اس کی بات پر ناچاہتے ہوئے بھی زویا کا چہرہ لال ہوا تھا اگر وہ نقاب میں نہ ہوتی شہیر یہ

دیکھ کر ضرور دیوانہ ہو جاتا۔۔۔۔۔

گھور کر دیکھنے کی وجہ سے آنکھ کے تھوڑا فاصلے پر پڑنے والا ڈمپل نمایاں ہوا تھا۔۔۔۔۔

جیسے شہیر نے بہت غور کہ دیکھا تھا۔۔۔۔۔

وہ بنا کچھ بولے وہاں سے چلی گئی تھی اور شہیر بھی اب سوچ میں پڑ گیا تھا۔۔۔۔۔

عشق بے اختیار
امریبہ افضل



میم آپ کہاں جا رہی ہے زیبی زویا کو دیکھتے اس کے پاس آیا تھا۔۔۔۔۔

اس کے سوال پر زویانے کوئی جواب نہیں دیا تھا۔۔۔۔۔

میم ایک امپورٹنٹ بات کرنی تھی آپ سے زبانی نے پھر سے زویا کو مخاطب کیا تھا۔۔۔۔

”منہم چلو ساتھ پھر جاتے جاتے کر لینا زویا نے کہتے ہی گاڑی میں ڈرائیونگ سیٹ پر بیٹھی تھی اور ساتھ ہی زبی بھی

کار میں بیٹھ گیا تھا۔۔۔۔۔

صد شکر تھا کہ وہاں شہیر نہیں تھا ورنہ پتا نہیں زیب کا کیا ہوتا۔۔۔۔۔

تھوڑے راستے گاڑی میں خاموشی رہی تھی نہ زیب کچھ بولانہ زویانے اسے مخاطب کیا تھا۔۔۔۔۔

یا شاید وہ اس وقت کسی کو بھی بولانا نہیں چاہتی تھی۔۔۔۔۔

گاڑی ایک عجیب سی عمارت کے آگے رکی تھی زویا گاڑی سے نیچے اتری پیچھے ہی زمینی بھی اترا تھا۔۔۔۔۔

اب زویا اس عمارت نما گھر میں داخل ہوئی تھی اندر آتے ہی اسے کچھ ٹوٹنے کی آواز آئی تھی وہ فوراً بھاگتی ہوئی اس

جانب گئی تھی پیچھے سے زیب بھی اس طرف اس کے پیچھے گیا تھا

وہاں نیچے بکھرے بالوں ابتر حلیے میں ایک لڑکی بیٹھی تھی جبکہ ایک طرف ایک نرس کھڑی تھی۔۔۔۔۔

اور وہ لڑکی زور زور سے ہاتھ پاؤں نیچے فرش پر مار رہی تھی نیچے بکھرے ہلکے سے کانچ پر اس کے ہاتھ لگ کر اب

زخمی ہو گے تھے۔۔۔۔۔

عشق بے اختیار اربابِ افضل

اسلام علیکم

ہمارے ارد گرد بہت سے کردار ہیں جو کہ ایک لکھاری ہی جان سکتا ہے۔۔ اگر آپ ایک لکھاری ہیں اور ان کرداروں کو لکھ رہے ہیں تو ریڈرز چوائس آپ کو ایک ایسا پلیٹ فارم مہیا کر رہے ہیں جہاں آپ ان کہانیوں نہ صرف اچھے سے بیان کر سکیں گے بلکہ آپ کی صلاحیتوں کا لوہا بھی منوا سکتے ہیں۔ ریڈرز چوائس کا حصہ بنئے اور اپنی صلاحیتوں کو اجاگر کرتے ہوئے ہم کو اپنی تحریر (ناول، ناولٹ، افسانہ، کالم، مضامین، کوکنگ ریسپی) اردو میں لکھ کر ہم کو بھیجیں۔ ہم آپ کی ان تحریروں کو ایک ہفتے کے اندر اپنے ویب بلاگز (ویب سائٹس)، سوشل میڈیا گروپس، اور پیجز پر پبلش کریں گے انشاء اللہ۔ مزید تفصیلات کے لیے رابطہ کریں۔

Email Address: mobimalik83@gmail.com

Facebook ID; <https://web.facebook.com/mubarra1>

Instagram: <https://www.instagram.com/mobi8741/?hl=en>

Facebook Groups: READERS CHOICE, NOVELS FOR YOU ALL IN

ONE, REQUEST NOVEL ONLY READERS CHOICE

عشق بے اختیار
امریبہ افضل

عشق بے اختیار

زویا فوراً آگے بڑھی تھی۔

مشی میری جان یہ سب کیا کر رہی ہوں چلو شہناش اٹھو یہاں سے۔۔۔۔۔

زویا مشی کو پچھارتے ہوئے بولی تھی۔۔۔۔۔

نو۔۔۔۔۔ زی یہ والی آنٹی نہیں ٹھیک یہ مشی کے ٹیڈی کو اس سے دور کر رہی تھی۔۔۔۔۔

مشتی جو اس وقت بیس سال کی تھی کسی چھوٹے چھ سال کے بچے کی طرح کر رہی تھی۔۔۔۔۔

اس کی ہاتھوں سے خون اور اس کی حالت دیکھ کر زویا کی گرے آنکھیں سرخ ہوئی تھی۔۔۔۔۔

مششی کو ٹیڈی زی دے گی تم زی کی بات نہیں۔ مانو گی کیا۔۔۔۔۔

اپنی سرخ آنکھیں بند کر کے کھولتے ہوئے اس نے پھر سے مشی کو کہا تھا۔۔۔۔۔

ٹھیک ہے پر مشی کو ابھی چاہے ٹیڈی۔۔۔۔۔

مشی نے ضدی بچے کی طرح کہا تھا۔۔۔۔۔۔ ٹھیک ہے میری جان

لاؤادھر دو اسے اب کہ وہ نرس سے مخاطب ہوئی تھی اس کی آنکھوں۔ میں ہلکی سی نمی تھی جیسے وہ کمال مہارت سے

ایک بار پھر چھپا گئی تھی۔۔۔۔۔

میم یہ میڈسن نہیں لے رہی تھی اس لیے۔۔۔۔۔

نرس نے اپنی صفائی پیش کی تھی اور ٹیڈی بیرز ویا کو تھما دیا تھا

میڈسن زویانے میڈسن کی تھی

عشق بے اختیار اربابِ افضل

یہ لومشی کا ٹیڈی اب مشی زی کی بات مانے گی اور میڈیسن کھائے گی ورنہ زی کبھی مشی سے ملنے نہیں آئے گی

زویا نے جلدی سے اس کے ہاتھ پر پٹی کرتے ہوئے کہا تھا۔-----

جہاں خون تھا اور شیشے کے چند ایک ٹکڑے ایک ٹکڑا نکالتے وقت مشی کی چیخ نکلی تھی جس پر زویا تڑپ گئی تھی اور

ساتھ ہی زیب کو بھی اس کیوٹ سی لڑکی پر ترس آیا تھا۔-----

جوان تمام میں سے خاموش کھڑا ساری کاروائی دیکھ رہا تھا

زویا نے پٹی کے بعد مشی کو بیڑ پر بیٹھا یا تھا۔-----

یہ کون ہے زی؟؟

مشی نے معصوم منہ بنا کر پوچھا تھا۔-----

میں فرینڈ جیسے ٹیڈی فرینڈ زبی نے جواب دیا تھا

اگر آپ میری فرینڈ بنے گی تو زبی آپ کو چاکلیٹ اینڈ اور بہت سے ٹیڈی لاکر دے گا

زیمپ نے بھی پیار سے کہا تھا اسے اس لڑکی کی حالت دیکھ کر بہت رحم آیا تھا۔-----

READERS CHOICE

مشی نے سوچتے ہوئے کہا تھا زویا نے اسے دوائی پلائی جو اس نے برے منہ بنا کر پی تھی اور اسے لٹا کر کمفرٹر اس پر

اوڑھ دیا میڈیسن کے زیر اثر وہ جلد غنودگی میں چلی گئی زویا نے جھک کر اس کے سر پر بوسہ دیا تھا

عشق بے اختیار اربابِ افضل

اور کمرے سے باہر نکل آئی تھی گرے آنکھوں میں پھر سے سفاکت بھر آئی تھی۔۔۔۔۔
زیب بھی اس کے پیچھے اگیا تھا ابھی وہ اس سے کچھ پوچھتا کہ زویا نے گاڑی میں بیٹھتے ہوئے اسے کہا تھا
زیب کافی دیر ہو گئی ہے تم ادھر سے ہی کوئی ٹیکسی لے کر ائر پورٹ کے لیے نکل جاؤ زویا کہتی گاڑی آگے بڑھالے
گئی جبکہ زیب پیچھے سے کئی سوچوں میں الجھ گیا تھا



اس وقت زویا بہت ڈسٹرب تھی آج اس کی حالت دیکھ کر ایک بار پھر سے اپنا ماضی یاد آنے لگا تھا۔۔ آخر کو دو
زندگیاں برباد ہوئی تھی غلطی اسے اپنی بھی لگتی تھی ان سب میں کاش وہ نہ اس وقت ہاں کرتی نہ یہ سب ہوتا

مشق کی تو وہ جان تھی نہ تو جب جان تکلیف میں تھی تو اسے کیوں نہ پتا چلا۔۔۔۔۔
ڈرائیور کرتے وہ سوچوں میں گھم تھی اپنی سوچوں کو ایک طرف رکھ کر وہ اب گھر کی جانب گاڑی موڑ چکی تھی آخر
اور بھی بہت سے کام تھے جو اس کے موڈ پر ڈیپنڈ نہیں کرتے تھے۔۔۔۔۔



مرحانے اپنی آنکھیں بامشکل کھولی تھی ابھی وہ اس روم میں تھی لیکن۔ اب وہاں لائٹ آن تھی یا شاید شان نے
جان بوجھ کر اسے مزید ڈرانے کے لیے کی تھی۔۔۔۔۔

تم تو کہتے تھے مجھ سے محبت کرتے ہو بھلا کوئی انسان اپنی محبت کے ساتھ ایسا کرتا ہے بہت برے ہو تم کبھی معاف نہیں کروں گی میں تمہیں زندگی میں۔۔۔۔۔

مرحاب بری طرح رونے لگی تھی اس کی حالت اور ڈر دیکھ کر شان نے اسے اپنے ساتھ لگا لیا تھا۔۔۔۔۔
محبت تو بہت کرتا ہوں لیکن تم غلطیاں کرو گی تو سزا تو ملے گی نہ پھر جاناں اب چپ کر جاؤ ورنہ میں جارہا ہوں تمہیں یہی چھوڑ کر۔۔۔۔۔

شان اس کی کمر سہلاتا ہوا بولا تھا مرحا کا جسم ہلکا ہلکا کانپ رہا تھا اور شان یہ باخوبی جانتا تھا
اس کی بات سن کر مرحا نے ڈر سے اپنا چہرہ اوپر کیا تھا آنکھیں اب رونے کی وجہ سے لال ہو رہی تھی نم آنکھوں سے
وہ شان کو دیکھتی اس کا دل دھڑکا گئی تھی
شان نے جھک کر باری باری اس کی نم آنکھیں پر اپنے ہونٹ رکھے تھے مرحا اس کی حرکت پر لرز گئی تھی اور جب
اپنے آپ کو دیکھا تو خود پر بھی خاصہ غصہ آیا تھا فوراً اس سے دور ہوئی تھی۔۔۔۔۔
شان کو اس کی حرکت ناگوار گزری تھی لیکن خاموش رہا جانتا تھا وہ بہت ڈر گئی ہے۔۔۔
دروازے کی طرف بڑھا اور اس کا لاک کھول گیا تھا

چلو اب باہر کہ ادھر رہنا ہے

شان نے اس کے جانب دیکھتے ہوئے کہا تھا

عشق بے اختیار اریبہ افضل

اس کی بات پر مر حافور آباہر نکلی تھی اب شان اسے لے کر اپنے کمرے میں آیا تھا جو کافی بڑا اور خوبصورت تھا

کمرے کے ساتھ شیشے کے گلاس وال تھی جیسے کھول کر آپ سویمنگ پول پر جاسکتے تھے اور ساتھ ہی تھوڑے فاصلے پر ایک چھوٹا سا لان تھا منظر بہت خوبصورت تھا۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔

اسے روم میں چھوڑ کر کچن میں اس کے لیے کھانا لایا تھا مر حاب بھی ویسے ہی کھڑی تھی کھانا بیڈ پر رکھ کر اسے بھی بیڈ پر بیٹھایا تھا۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔

اور نوالہ توڑ کر اس کی طرف بڑھایا تھا

لیکن مر حانے منہ نہ کھولا تھا شان نے اسے پکارا تھا اور پھر نوالہ اس کی طرف بڑھایا لیکن نہیں۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔
چلو پھر آؤ تمہیں وہی چھوڑ کر آؤ ابھی لگتا تمہارا دل نہیں بھرا اور ویسے بھی کون سا تم نے اس سے بات کی تھی اب کی بار اسے آزاد کر کے آؤ گا۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔

شان سنجیدگی سے بولتا اس کا بازو پکڑ چکا تھا مر حاب کا چہرہ اس کی بات سن کا سفید پڑا تھا مگر مجھ کا تصور کرتے وہ ایک بار پھر لرزی تھی تبھی جلدی میں سے ناں میں گردن ہلائی تھی۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔

کھاؤ پھر کھانا شان اب اسے کھانا کھلانے لگ گیا تھا اور وہ کھانے لگ گئی تھی۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔ آنکھیں ابھی رونے والی ہو گئی تھی

اگر تم روی یا میری بات نہ مانی جاننا تو کل آپ شیر کے ساتھ سوئے گی۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔

ہممم یاد ہے بتاؤ کیا ہے۔۔۔۔۔

شہیر نے اسے اپنی شرط بتائی تھی اور زویا کا منہ کھل گیا۔۔۔۔۔

حیرت سے شہیر کو دیکھا تھا

کیا تم واقعی پاگل ہوا بھی تمہیں۔ میٹل ہاسپٹل کی ضرورت ہے

زویا نے چڑ کر جواب دیا تھا۔۔۔۔۔

ایسے کیسے جان اب تم نے کہا تھا پوری کرو گی اب کرو پوری ورنہ کیوں شاہوں اور خان کی ناک کٹوانی ہے جو اپنی بات

پوری نہیں کر سکتی۔۔۔۔۔

شہیر بھی مزہ لے کر بولا تھا

دیکھو کچھ اور مانگ لوں یہ نہیں۔۔۔۔۔

اچھا کچھ اور مانگو گا تو دو گی تم۔۔۔۔۔

شہیر دلچسپی سے اسے دیکھتا ہوا بولا تھا۔۔۔۔۔

زویا نے نگاہ سامنے کی تھی گاڑی چلاؤ دھیان سے فضول نہیں بولو کروں گی تمہاری شرط پوری۔۔۔

ہو جانا خوش تم دوبارہ کبھی تم سے ہلپ نہ لوں۔۔۔۔۔

زویا تپ کر کہتی خاموش ہو گی

اور شہیر اپنی ہنسی دبا تا ڈرائیو کرنے لگ گیا

عشق بے اختیار
امریبہ افضل



چلو اگر تمہارا بناؤ سنگھار ختم ہو گیا ہو تو بندری چلے۔۔۔۔۔

رومی فون میں بزی پری کے کمرے میں آیا تھا جو تیار ہو کر بس اپنا سکارف درست کر رہی تھی۔۔۔۔

اس کی بات سن کر غصے سے بولی تھی

تمہیں واقعی میسر نہیں ہے بندر تو تم خود ہو جاہل انسان کسی کے روم میں ایسے نہیں آتے

پیری نے بھی حساب برابر کرتے ہوئے کہا تھا

رومی نے اس کی جانب دیکھا تھا جو وائٹ شارٹ فرائڈ اور بلیک پینٹ پہنے اوپر لانگ بلیک کوٹ پہنے کھڑی تھی اور

گلے میں سکارف تھا۔۔۔۔۔

پیری واقعی اس لمحے رومی کو پیری لگی تھی پھر اپنا سر جھٹک کر بولا تھا

سب چلے گئے ہیں اور تم بلا کو میرے ساتھ چھوڑ گئے ہیں چلو جلدی ورنہ یہی رہوں تم میں جا رہا ہوں۔۔۔۔

زونی کہتا ہوا باہر نکل گیا جبکہ پری پیچھے سے جلدی سے اپنا سامان لے کر باہر آگئی کہ کہی سچ میں نہ چھوڑ جائے

بند رہی ہے۔۔۔۔۔

منہ بھاڑ کر کہتی ہوئی اس کے پیچھے چل تھی



میرب غصے سے بیٹھی تھی رورو کر اس کی آنکھیں سرخ ہو گئی تھی۔۔۔۔۔

عشق بے اختیار
امریبہ افضل

پراس نے فیصلہ کر لیا تھا اب بس وہ ذیشان کے ساتھ مزید نہیں رہے گی وہ بھی آزاد ہے جو دل میں آئے وہ کرے گی
جیسا اس کا دل چاہے گا۔۔۔۔۔

کیسے اگر وہ کسی غیر لڑکی کہ ساتھ رہ سکتا ہے تو میں بھی اس کے ساتھ ہر گز نہیں۔ رہوں گی۔۔۔۔۔۔۔۔

دل میں عزم کرتے وہ اٹھی تھی منہ ہاتھ دھویا اور باہر آئی آنکھوں۔ میں کا جل ڈالا کہ سرخ آنکھیں چھپ سکے

جواسے مزید دلکش بنا گیا تھا

نیچے آئی تو شور سن کر ڈرائنگ روم میں آگئی

سامنے ہی دشمن جاں بیٹھا تھا۔۔۔۔۔

میرب کو فوراً وہ منظر یاد آیا تو نفرت سے اسے دیکھا تھا

میرب بیٹا آؤادھر آؤمممانی نے اسے اپنے پاس بلایاتھا۔۔۔۔۔

وہ چلتی ہوئی ان کے پاس جا بیٹھی۔۔۔۔۔

بیٹا کیسی ہو آپ ممانی نے محبت سے اسے پوچھا تھا

میں ٹھیک ہوں ممانی جان آپ بتائیں مسکرا کر کہتی ان کی جانب دیکھا تھا

میں بھی بالکل ٹھیک ہوں بیٹا یہ تمہاری آنکھیں۔ سرخ کیوں ہو رہی ہے

ممائی نے تشویش سے پوچھا تھا

عشق بے اختیار اربابِ افضل

میرے نے نظریں جھکالی تھی ذیشان نے بھی اس کی آنکھوں میں دیکھ اٹھا
وہ مامی جان میرا ٹیسٹ تھا تو رات سوئی نہیں اس لیے میرب نے بہانہ بنایا تھا لیکن۔ ذیشان سمجھ گیا تھا تبھی گہری
سانس فضا میں خارج کی

بیٹا دھیان سے اپنی طبیعت کا بھی خیال کرو۔۔۔۔۔

جی اچھا کہتی میرب اٹھ گئی میں ابھی آتی ہوں۔۔۔۔۔۔۔

ذیشان بھی کال کا کہہ کر اٹھ گیا تھا کچن میں آیا جہاں میرب تھی۔۔۔۔

ایک گلاس پانی دوں مجھے۔۔۔۔۔

ذیشان کہتا ہوا اپنے قدم اس تک لایا تھا اسے خود کے قریب آتا دیکھ میرب کی جان ہوا ہوئی تھی
خود لے لے۔۔۔۔۔

میرب نے بنا کوئی لحاظ کیے جواب دیا تھا۔۔۔۔۔

اور اس کی بات سن کر ذیشان کو پہلے حیرت اور پھر غصہ بڑھ گیا تھا

تمیز سے بات کیا کرو مجھ سے یہ نہ ہو کہ اپنی کہی بات سے میں پلٹ جاؤ پھر اپنے طریقے سے تمہیں سیدھا کرو گا میں
ذیشان غصے میں بولا تھا

ہاں اب اس لڑکی سے دل بھر گیا ہے جو میرے ساتھ ایسا کرنا ہے آپ نے

میرب رندھے ہوئے لہجے میں بولی تھی

عشق بے اختیار اسیبا افضل

کیا بکواس کر رہی ہو اس کی بات سن کر ذیشان کو سمجھ نہ آیا کہ وہ کیا بول رہی ہے
اب بکواس ہی کرو گی میں خود اپنی آنکھوں سے کسی اور کے ساتھ دیکھا ہے اس لیے میری زندگی برباد کی ایک کریٹر
لیس انسان کے ساتھ میری لائف

ابھی وہ کچھ اور بولتی جب ذیشان کا ضبط جواب دے گیا تھا اور اس کا ہاتھ میرب کے چہرے پر اپنے نشان چھوڑ گیا تھا

ایک بار پھر سے بغیر کچھ سوچے اس لڑکی نے اس کے کریٹر پر انگلی اٹھا دی تھی ذیشان کی آنکھیں اس وقت غصے سے
لال ہو رہی تھی۔۔۔

کریٹر لس ہوں میں دراصل میری غلطی ہے جو تمہیں یوں چھوڑ دیا ہے لیکن اب نہیں تمہیں سیدھا کرنا ہی ہوگا
اب میں تمہیں تمہاری ہر غلطی بتاؤں گا

ذیشان غصے سے کہتا ہوا وہاں سے چلا گیا جبکہ میرب روتے ہوئے بے یقینی سے اسے جاتا دیکھتی رہی اور اس سے مزید
بدگمان ہوگی

یہ جانے بغیر وہ ایک اچھا انسان تو صرف اس سے محبت چاہتا تھا اور اس نے کیا کیا۔۔۔۔۔

READERS CHOICE



شہیر اور زویا فلاٹ میں بیٹھ چکے تھے۔۔۔۔

زویا آرام سے بیٹھی تھی جب شہیر نے اسے مخاطب کیا تھا

عشق بے اختیار اربابِ افضل

یار عجیب لڑکی ہو تم تمہیں ڈر نہیں لگتا فلائٹ سے بندہ ڈر کر اپنے شوہر کے گلے ہی لگ جاتا ہے پر میری ہی قسمت خراب ہے۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔

شہیر معصومیت سے کہتا زویا کو ہنسنے پر مجبور کر گیا تھا اور اس کا مسکرانا شہید نے اس کی آنکھوں اور ڈمپل سے نوٹ کیا تھا۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔

تبھی جھک کر اس کے ڈمپل پر اپنے ہونٹ رکھ دیے تھے۔۔۔ اور پیچھے ہوا
زویا اس اچانک عمل پر کبھی شہیر اور کبھی آس پاس لوگوں کو دیکھتی۔۔۔۔۔
فکر نہ کرو کسی نہیں نہیں دیکھا اگر تم کہو تو ایک پھر کرتا ہو پھر تم دیکھ لینا واقع کسی نے نہیں دیکھا ہو گا
شہیر مسکراہٹ دبا کر بولا تھا
تم نہ بے شرم انسان پاگل
زویا کا بس نہیں چل رہا تھا اسے کچھ کر دے جیسے کوئی پرواہ ہی نہیں تھی۔۔۔۔۔۔۔
تبھی جہاز ہوا میں آ گیا تھا

زویا نے اسے کچھ بھی کہنے کا ارادہ ترک کیا اور ونڈو کے پار دیکھنے لگی شہیر جانتا تھا اب وہ کچھ نہیں بولے گی تبھی اپنا
سر اس کے کندھے سے ٹکا گیا۔۔۔۔۔
زویا نے ایک نظر اس کی بند آنکھوں کو دیکھ اور پھر سے باہر دیکھنے لگ گئی پتا تھا اے نے ہٹنا نہیں تھا۔۔۔



عشق بے اختیار اسیبا افضل

فلانٹ لینڈ ہونے پر وہ لوگ نیچے آئے اور اب ہوٹل کی جانب چل پڑے۔۔۔۔۔
ہوٹل پہنچ کر ریسپشن سے کمرہ پوچھا کیا کہ اور اوپر والے فلور کی طرف چل پڑے ابھی تھوڑی آگے بڑے تھے جب
شہیر کو کسی کی آواز آئی تھی

یار کیا آفت ہے۔۔۔۔۔

پاس سے گزرتے لڑکے نے اپنے ساتھ چلنے والے کو آہستہ آواز میں کہا تھا۔۔۔۔۔

لیکن شہیر کے تیز کانوں سے یہ جملہ بچ نہ سکا تھا۔۔۔۔۔

اس نے مڑ کر خون آلود نظروں سے اسے گھورا تھا۔۔۔

اور فوراً اس لڑکے تک گیا تھا۔ اور بنا کچھ سوچے سمجھے ایک زوردار مکا اس کے جڑے پر مارا تھا جس سے وہ لڑکھڑا گیا
تھا۔۔۔۔۔

تمھاری ہمت کیسے ہوئی یہ سب بولنے کی تم نے میری بیوی میری جان کے بارے میں یہ بولا میں تمھاری جان نکال
لوں گا۔۔۔۔۔

شہیر مسلسل اسے مار رہا تھا حتیٰ کہ اس لڑکے کا چہرہ خون سے بھر گیا تھا اور پاس کھڑا لڑکا جو آگے بڑھنے کو تھا اس کی
نیلی آنکھوں میں موجود وحشت دیکھ کر وہی رک گیا تھا۔۔۔۔۔

شہیر لڑکے کو مارے جارہا تھا اور زویا وہاں سٹل ہوئی کھڑی اس کا جنون دیکھ رہی تھی پھر فوراً آگے کو بڑھی تھی

۔۔۔۔۔

عشق بے اختیار اسیبا افضل

زویا فوراً بھاگتی ہوئی اس تک آئی تھی شہیر چھوڑوا سے شہیر۔۔۔۔۔

زویا سے اس لڑکے سے دور کرتی بولی تھا اور وہ لڑکا جلد ہی بھاگ گیا تھا۔۔۔۔۔

شہیر کی آنکھوں میں وحشت تھی جو زویا سے مخفی نہیں رہی تھی

تبھی زویا سے کمرے میں لے آئی تھی

زویا وہ کیا بکواس کر رہا تھا جان سے مار دوں گا میں اسے۔۔۔۔۔

شہیر اپنے آپ سے باہر ہو رہا تھا اور فون نکال کر ایک میسج بھیج رہا تھا۔۔۔۔۔

شہیر میں کہی نہیں جارہی اور وہ بکواس کر رہا تھا کرتا رہے تم خاموش ہو جاؤ یہاں اپنا کام کرنا ہے تماشہ نہیں۔۔۔۔۔

زویا اس کی جانب دیکھتی ہوئی بولی تھی تبھی روم پر دستک ہوئی تھی



انہیں تم پر شک تو نہیں ہو انہ۔۔۔۔۔

چما مقابل کھڑے انسان سے استفسار کرتا ہے۔۔۔۔۔

نہیں تم بے فکر رہو میں کام ہی ایسے کرتا ہوں کہ میرے دوسرے ہاتھ کو خبر نہیں ہوتی ان لوگوں کو کیا ہوگی

ایک شاطر مسکراہٹ کے ساتھ وہ چما کو کہتا ہے۔۔۔۔۔

ہممممم اچھا ہے تمہارے لیے ورنہ وہ حشر کرو گا نہ سب کا کہ خود کو بھی نہیں پہچان پاؤ گے۔۔۔۔۔

عشق بے اختیار
امریبہ افضل

عشق بے اختیار

اور اب آئے گا کھیل میں مزہ جب میں یہاں سے لڑکیاں سمگل کروں گا اور وہ لوگ ادھر دوسرے ملک ڈھونڈنے
پھرے گے۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔

بابا بابا بابا بابا صحیح ہے بس میرا حصہ نہ بھولنا اب میں چلتا ہوں دیر ہو رہی ہے باقی کا کام بھی کرنا ہے۔۔۔۔۔

وہ شخص مکر وہ ہنسی ہنستا ہوا باہر کی جانب قدم بڑھا دیتا ہے۔۔۔۔۔

بہت جلد برباد ہو گے سب کہ سب۔۔۔۔۔

چما بھی چال چلتا وہاں سے چلا جاتا ہے



پھوپھو جان مجھے آپ سب سے کچھ ضروری بات کرنی ہے۔۔۔۔۔

ذیشان ڈرائنگ روم میں اکر کہتا ہے غصہ اب بھی اس کے چہرے پر ہوتا ہے اور اسے اس قدر سنجیدہ دیکھ کر سب اس کی جانب متوجہ ہو جاتے ہیں۔

جی جی بیٹا بولو۔۔۔۔۔ اب کہ حافظ صاحب اس سے پوچھتے ہے

میں کراچی جا رہا ہوں وہی بزنس سیٹ اپ ہے تو وہی سے چلاؤ گا لیکن میں چاہتا ہوں میری بیوی بھی میرے ساتھ جائے میں اس قابل ہوں کہ اسے سنبھال لوں گا اگر آپ لوگوں کو کوئی اعتراض نہیں ہے تو اور اس کی پڑھائی کی فکر نہ کرے وہ ادھر سے ہی شروع کروادوں گا۔۔۔۔۔

عشق بے اختیار

ذیشان اب ان کی جانب دیکھتا ہے حافظ صاحب کے چہرے پر سوچ کے اثرات تھے جبکہ باقی سب اس اچانک فیصلے پر شاک میں تھے۔۔۔۔

لیکن بیٹایوں اچانک ابھی تو میرب کی رخصتی دو ماہ بعد رکھی تھی نہ۔۔۔۔۔

پھوپھو جان ابھی ہو یاد و ماہ بعد کیا فرق پڑتا ہے ویسے بھی میں چاہتا ہوں کہ ابھی ہو جائے ابھی سے ماسنڈ بنائے گی تو

ٹھیک رہے گا ورنہ پھر آپ لوگوں سے الگ ہونہ ہو۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔

ٹھیک ہے بیٹا جیسا تم چاہو۔۔۔۔۔ بس ہماری بیٹی کا خیال رکھنا۔۔۔۔۔

اب کہ حافظ صاحب بولے تھے۔۔۔۔۔

جی بلکل آپ فکر نہ کرے کل ہی نکلنا ہے تو باقی کا کام میں خود کر لوں گا آپ بس اسے بتادے ابھی میں چلتا ہوں کام ہے مجھے تھوڑا۔۔۔۔۔

کہتا ہوا وہ اٹھا اور بارے باری پیار لیتا وہاں سے بنا اپنے ماں باپ کو دیکھے چلا گیا تھا جانتا تھا اگر انہیں دیکھا تو پھر وہ اس سے سوال پوچھ گئے جبکہ فلحال تو وہ ایسا کچھ نہیں۔ چاہتا تھا۔۔۔۔۔



ذیشان لوگوں کے جانے کہ بعد ہی میرب کی ماں اس کے روم میں آئی تھی۔۔۔

اور اسے ساری بات بتادی تھیں۔۔۔۔۔

جبکہ میرب کبھی ماں کی طرف دیکھتی تو کبھی ان کی باتیں سنتی۔۔۔۔۔

عشق بے اختیار اسیرِ افضل

لیکن ماما آپ لوگ ایسا کیسے کر سکتے ہیں ابھی میری پڑھائی اور ویسے بھی مجھے نہیں جانا ان کے ساتھ۔۔۔۔۔

میرب رندھے ہوئے لہجے میں بولی تھی۔۔۔۔۔

بیٹا ایسے نہیں۔ بولتے شوہر ہے وہ تمہارا اور آج نہیں تو کل تمہیں اس کے ساتھ ہی جانا ہے سو تم اپنی تیاری کر لو باقی
ذیشان خود دیکھ لے گا۔۔۔۔۔

حرا بیگم کہتی ہوئی چلی گئی جبکہ میرب پیچھے سے اب آنسوؤں بہانے میں لگ چکی تھی۔۔۔۔۔

ایسا نہیں ہو سکتا یہی سزا دینی تھی نہ تم نے کہ اپنی آنکھوں سے میں تمہیں۔ کسی اور لڑکی کہ ساتھ دیکھوں پر تم غلط
ہو ایسا ہر گز نہیں ہو گا دیکھنا تم میں ایسا ہونے نہیں دوں گی۔۔۔۔۔

تبھی میرب اٹھی اور اپنی شال لی اور گھر سے باہر نکل گئی۔۔۔۔۔

یزدان جو اس وقت اپنی ایک ضروری میٹنگ میں تھا یہاں کا کام ختم کر کے اسے پھر ہی کراچی جانا تھا اپنا دماغ ہر طرح
کی سوچ سے ختم کر کے وہ میٹنگ کر رہا تھا۔۔۔۔۔

تبھی دروازہ کھولا ذیشان نے دروازے کی طرف دیکھا تو حیران اور غصے سے اس کا چہرہ تن گیا جو وہاں بیٹھے رضا بھائی
نے بھی محسوس کیا تھا۔۔۔۔۔

میرب دروازے کی درمیان میں کھڑی تھی پیچھے بیچاری سگریٹری کھڑی تھی جو میرب کو روکتے ہوئے آئی تھی لیکن
میرب تو میرب روکی ہی نہیں۔۔۔۔۔

میرب بنا کسی کی پرواہ کیسے آگے بڑھی اور ذیشان کے مقابل کھڑی ہو گئی تھی۔۔۔۔۔

پچھے ذیشان کرسی پر ڈھے سا گیا تھا۔۔۔۔۔

آخر کیسے وہ ایسی بات کر سکتی ہے کس طرح سوچ لی ایسی بات خود سے جدا کرو اسے میں جو میری سانسوں کی طرح
میرے پاس ہو تو زندہ ہوں میں۔۔۔۔۔

اسے سمجھ نہیں رہا تھا کہ وہ کیا کرے آخر کس چیز سے یہ مسئلہ حل ہو گا جو بڑھتا جا رہا تھا



وہ اس وقت سو کر اٹھی تھی پچھلی رات اس پر عذاب گزری تھی۔۔۔۔۔ کیسے اس کے ساتھ سب ہوا تھا ایک دن
رات میں ہی اس کی زندگی بدل گئی تھی لیکن اب کیا ہو سکتا تھا

میں یہاں سے بھاگ نہیں سکتی جو بھی میری قسمت میں لکھا تھا وہی ہو میرے ساتھ اگر میں نہیں۔ بھاگو گی تو شاید
وہ پاگل انسان مجھے خود چھوڑ دے۔۔۔۔۔

لیکن اگر میں نے ایسا کچھ بھی کیا تو پتا نہیں اب کس جانور کے ساتھ چھوڑے گا مجھے خود بھی تو ایک جانور ہی ہے

۔۔۔۔۔

منہ بگاڑ کر کہتی وہ اٹھی تھی اور واشروم گئی فریش ہوئی اور واپس آئیں تھی۔۔۔۔۔

سامنے پول والے سائیڈ کو دیکھ کر مر حاکو موڈ خود بخود فریش ہو گیا تھا۔۔۔۔۔

وہ خراماں خراماں چلتی ہوئی پول سائیڈ گئی تھی۔۔۔۔۔

پول کا منظر دیکھ کر اس کے اندر چھائی گھٹن ختم ہو رہی تھی ہر طرف اچھا نظر آ رہا تھا۔۔۔۔۔

عشق بے اختیار

وہ وہی لان میں رکھی ایک بیچ پر بیٹھ گئی تھی اور کچھ سوچنے میں محو تھی۔۔۔۔۔ تبھی بارش کی ایک بوند نے اس کی سویچوں کا تسلسل توڑا تھا۔۔۔۔۔

بارش آتے ہی اس کا موڈ مزید خوشگوار ہو گیا تھا۔۔۔۔۔

اپنے دونوں ہاتھوں کو بیچ میں رکھے آنکھیں بند کیے چہرہ اوپر کیے وہ بارش کو محسوس کر رہی تھی۔۔۔۔۔

تبھی شان جو کمرے میں اسے ڈھونڈ رہا تھا اسے پول سائنڈ پر بیٹھا دیکھا وہاں اگیا تھا۔۔۔۔۔

تھوڑے فاصلے کھڑا اس کی ہر حرکت نوٹ کر رہا تھا مگر حاکہ چہرے پر ہلکی مسکراہٹ دیکھ کر اسے اندر تک سرشاری ہوئی تھی۔۔۔۔۔

چلتا ہوا پیچھے سے اس تک آیا اور اس کے اوپر اٹھ چہرے کو دیکھنے لگ گیا تھا۔۔۔۔۔

مرحاً کو جب محسوس ہوا کہ کوئی اس کے بہت نزدیک ہے تو اس نے آنکھیں کھولیں پر بارش کی وجہ فوراً ہی ایک جھلک دیکھ کر بند کر لی تھی۔۔۔۔۔

شان نے جھک کر اس کی پیشانی پر بوسہ دیا تھا اور مسکرا نے لگا تھا۔۔۔۔۔

مرحاس کی حرکت پر فوراً سیدھی ہوئی تھی۔۔۔۔۔

ابھی بھی اس نے وہی جوڑا پہنا تھا جو وہ اپنے گھر پہنے ہوئے تھی۔۔۔۔۔

شان آگے بڑھا اور بغیر مرہا کو سنبھلے اسے گود میں اٹھالیا تھا اب دونوں بارش میں مکمل بھیگ چکے تھے

عشق بے اختیار اسریبہ افضل

ہلکی ہلکی سردی سے مر حاکاں پ رہی تھی اور کچھ شان کی قربت کا نتیجہ تھا۔۔۔۔۔

مجھے نیچے اتارو۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔

مرحانے کانپتے ہوئے کہا تھا۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔

اچھا اس طرح تمہیں دیکھ کر میرا تو کچھ اور ہی پلین ہے۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔

شان معنی خیزی سے بولتا ہوا مر حاکو حیران کر دیتا ہے۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔

مرحامضبوطی سے آنکھیں بند کر لیتی ہے اور شان کی شرٹ کو مٹھی میں لے لیتی ہے۔۔۔۔۔

ریلکس یا رکچہ نہیں۔ کر رہا میں۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔

کمرے میں لاتے اسے نیچے اتارتے شان بولتا ہے۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔

مرحاکا سرا ب بھی نیچے کو جھکا ہوا ہوتا ہے۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔

یہ تمہارے کپڑے لایا ہوں چینج کر لینا اور کس نے کہا ہے سردی میں یوں نہانے کو۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔

اور میں اب بہت ضروری کام سے جا رہا ہوں جلد لوٹوں گا تب تک اپنا خیال رکھنا میرے لیے۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔

کہتا ہوا باری باری اس کی آنکھوں کو چوم لیتا ہے۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔

مرحاکا چہرہ شرم سے لال ہو جاتا ہے۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔

اور کچھ بھی بولنگ کی ہمت ہی نہیں ہوتی تبھی کپڑے نکالتی وہ واشروم میں گھس جاتی ہے۔۔۔۔۔

اور شان بھی مسکرا کر واپس چلا گیا تھا اگر مزید وہاں

عشق بے اختیار
امریبہ افضل

عشق بے اختیار

میری زویا کو کیا کہا تھا تم نے بول کیا بکواس کی تھی

ایس۔ کے کہتا ہوا ہوئی اس کی زبان پر چاقو سے وار کرتا ہے۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔

مقابل کے چہرے پر درد ہی درد تھا لیکن۔ شہیر کو تو مانو کوئی فرق ہی نہیں۔ پڑ رہا تھا۔۔۔۔۔

جگہ جگہ وار کر کہ اس انسان کو موت دے چکا تھا چاقو صاف کرتا ہوا باہر آیا تھا۔۔۔۔۔

جہاں زویا اسی روم کی طرف رہی تھی۔۔۔۔۔ تم یہاں اکیلے آگے مجھے لانا بھی گوارا نہیں۔ کیا کیا سمجھتے ہو میرے بغیر

کر لو کام تم ہاں اب چلو یو بے بن کر کیا کھڑے ہو۔۔۔۔۔

زویا سے سناتی ہوئی آگے بڑھی تھی۔۔۔۔۔

جبکہ ایس۔ کے نے سکون کا سانس لیا تھا۔۔۔

اپنی ذات پر سب کچھ برداشت کر سکتا ہوں لیکن کوئی تم پر کچھ کرے برداشت نہیں ہوتا مجھ سے پہلے ہی بہت کچھ

کھویا ہے میں نے پر اب تمہیں نہیں چاہے اس کے لیے مجھے کچھ بھی کرنا پڑے کچھ بھی۔۔۔۔۔

محبت سے زویا کی پشت کو دیکھتا ہوا دل میں بولا تھا تھا۔۔۔۔۔

اب وہ لوگ کلب کہ اس حصے میں تھے جہاں سب ایک دوسرے کی باہوں میں باہیں ڈالیں مستی سے جھوم رہے

READERS CHOICE

ان کا شکار بھی سامنے تھا زویا چلتی ہوئی اس تک آئی تھی اور وہ شخص اتنا گھٹیا تھا کہ کچھ بھی کہے بغیر زویا کو کمر سے اپنی

جانب کھینچ چکا تھا۔۔۔۔۔

عشق بے اختیار اربابِ افضل

زویا نے ایک نظر پیچھے دیکھا تھا جہاں شہیر کی غصے سے رگیں تن گئی تھی۔۔۔

شہیر آگے بڑھا اور زویا کا بازو پکڑتا ہوا باہر لے آیا اسے گاڑی میں بیٹھایا اور اپنے اس گھر کی جانب اگیا جو اس نے خریدا تھا۔۔۔۔۔

یہ سب کیا تھا شہیر۔۔۔۔۔

کمرے میں آتے ہی زویا پھٹ پڑی تھی اگر تھوڑا بھی وہ اس انسان کا بھروسہ جیت لیتی تو پلان آگے موو کر جاتا تھا۔۔۔۔۔

اور وہ سب کیا تھا بتاؤ گی تم۔۔۔۔۔

وہ ہمارے کام کا حصہ ہے اور کچھ نہیں اگر یوں ہی رہا تو ہم کام کر چکے۔۔۔۔۔

زویا بھی سختی سے بولی تھی۔۔۔۔۔

ہاں کام کے نام پر کوئی بھی میری بیوی کو اکڑ چھوڑتا ہے اس سے اچھا میں اسے مار دوں۔۔۔۔۔

ادھر دیکھوں میری طرف تمہیں پتا ہے نہ میں کس قدر محبت کرتا ہوں تم سے میری جان بستی ہے تم میں میں نے

بہت سے لوگوں کو کھویا ہے اپنی زندگی میں اپنوں سے دھوکا کھایا ہے بڑی مشکل سے میں نے خود کو سمیٹا ہے میں

مزید کسی کو کھونا نہیں چاہتا۔۔۔۔۔

شہیر اس کا چہرہ ہاتھوں میں لیے بولتا ہے۔۔۔۔۔

کچھ تھا اس کے چہرے پر درد جو زویا نے محسوس کیا تھا اس کی آواز کا دکھ آج زویا کو محسوس ہوا تھا۔۔۔۔۔

تبھی اس کے ہاتھوں پر اپنا ہاتھ رکھ کر بولی تھی۔۔۔۔

شہیر نکاح ایک دفعہ ہی ہوتا ہے اور میرا ہو چکا ہے اس سے زیادہ میں کچھ نہیں کہوں گی مجھے آرام کرنا ہے۔۔۔۔۔
زویا کہتے ہوئے کمرے میں چلی گئی تھی۔۔۔۔

جانے انجانے میں وہ شہیر شاہ کو اپنا شوہر اپنی زندگی بول گئی تھی اور اس کی بات شہیر کو اندر تک سکون پہنچا گئی تھی



دبئی پہنچتے ہی عارف نور کو لیے ہوٹل روانہ ہوا تھا۔۔۔۔۔

عارف کو کچھ غیر معمولی سا احساس ہوا تھا اس نے پیچھے مڑ کر دیکھا تو کوئی نہیں تھا

شاید میرا وہم ہو۔۔۔۔۔

سر جھٹکتا وہ آگے بڑھا تھا۔۔۔۔۔

ہوٹل کے روم میں پہنچتے ہی نور فریش ہونے چلی گئی تھی جبکہ عارف اس کی چالاکی پر مسکرا کر رہ گیا تھا۔۔۔۔۔

بھاگ لو بھاگ کو کوئی بات نہیں چھوڑو گاتو میں بھی نہیں۔۔۔۔۔

سوچتا ہوا وہ دلکشی سے مسکرایا تھا۔۔۔۔۔

تھوڑی دیر تک نور باہر آگئی تھی۔۔۔۔۔

اور عارف اسے گہری نظروں سے دیکھ رہا تھا۔۔۔۔۔

عشق بے اختیار
امریبہ افضل

عشق بے اختیار

کیا ہے آخر۔۔۔۔۔ زچ ہو کر ماہ نور نے ہی کہہ دیا تھا۔۔۔۔۔

محبت ہے۔۔۔۔۔

عارف نے ایک ادا سے کہا تھا کہ نور کے چہرے پر شرمیلہ مسکراہٹ آگئی اور وہ چہرہ جھکا گئی تھی۔۔۔۔

عارف اس کے نزدیک آیا اور اس کا چہرہ اوپر اٹھایا تھا۔۔۔۔۔

بتاؤ کتنی ہے۔۔۔۔۔

کہتے ہوئے عارف جھکا اور اس کے دائیں گال پر اپنے ہونٹ رکھ دیے تھے۔۔۔۔۔

یہ کیا کر رہے ہو۔۔۔۔۔

نور اپنے ہی سوال پر دانتوں تلے لب دبا گئی تھی۔۔۔۔

اور اس کی حالت دیکھ کر عارف کا ہتھ پہ بے ساختہ تھا۔۔۔۔۔

بہت ہی برے ہو آپ۔۔۔۔۔

نور کہتی ہوئی اس کے سینے سے سرٹکا گئی تھی جبکہ عارف ہولے سے مسکرایا تھا۔۔۔۔۔

اگر تم مجھے اجازت دے رہی ہو تو ٹھیک ہے پھر پوری طرح دو۔۔۔۔۔

نور اس کی بات پر شرم سے سرخ ہوئی تھی۔۔۔۔۔

اس کے سینے پر مکار تے اس سے پیچھے ہوئی تھی۔۔۔۔۔

ظالم لڑکی۔۔۔۔۔

عارف کراہ کر رہ گیا۔۔۔۔

جائے فریش ہو جائے۔۔۔۔

نور اسے غائب کرنا چاہتی تھی تبھی جھٹ سے بولی تھی۔۔۔۔۔

اور عارف بھی گردن ہلاتا ہوا اثر و م گھس گیا تھا۔۔۔۔

شاید اتنا بھی برا نہیں ہے یہ۔۔۔۔۔

نور پیچھے سے سوچتی مسکرائی تھی



فلائٹ میں بھی وہ لوگ تقریباً سارا راستہ لڑتے ہوئے آئے تھے کبھی کسی بات پر اختلاف ہو جاتا تو کبھی کسی بات پر

اب بھی بچوں کی طرح ایک بات پر دونوں نے منہ پھلایا ہوا تھا۔۔۔۔۔

بات بھی ایسی کوئی سنے تو ہنستے ہنستے انہیں پاگل بول دے۔۔۔

فلائٹ میں جب وہ لوگ اترے تو ادھر ہی انہیں ایک ایک چھوٹی سی بلی نظر آئی تھی پری نے رومی کو بھی

دیکھائی۔۔۔۔۔

ہاں پیاری ہے میرے خیال میں جاپانی ہے۔۔۔۔۔

رومی نے پری کو دیکھتے ہوئے کہا تھا۔۔۔۔

ایسے کیے جاپانی ہے چینی بھی تو ہو سکتی ہے بلکہ چینی ہی ہے۔۔۔

پری نے گویا فیصلہ سنایا تھا۔۔۔۔

نہیں یہ جاپانی ہی ہے۔۔۔۔۔

نہیں چینی ہے چینی بلیاں خوبصورت ہوتی ہے۔۔۔۔

رومی اس کی جانب دیکھ کر حیران ہوا تھا

بھلا تمہیں کیسے پتا۔۔۔۔۔

بس مجھے پتا ہے

اچھا چلو آؤ اس سے ہی پوچھ لیتے ہے جس کی ہے۔۔۔۔

رومی نے بہترین حل نکالتے ہوئے کہا تھا لیکن افسوس وہ لیڈی جاچکی تھی جس کی بلی تھی۔۔۔۔

اب بھی ہوٹل آتے تک دونوں میں خوب بحث ہو چکی تھی۔۔۔۔۔

ایک چھوٹی سی بلی کو لے کر۔۔۔۔

ہوٹل میں آتے ہی پری نے اپنے ریسپشن پر جا کر اپنے کمرے کی چابی لی اور وہاں سے بغیر کچھ کہے منہ بنائے چلی گئی

جبکہ رومان اس کی حرکت پر کلس کر رہ گیا۔۔۔۔

ہنسہ آئی بڑی پری زوئی میم ہی بتائے گی بلی کس ملک تھی پھر اس کا منہ دیکھنے والا ہوا گا

اپنی چابی لیتا وہ بھی وہاں سے چلا گیا پر ان کی سوئی اب بھی بلی پر اٹکی تھی کیسے شاید کچھ معلوم ہی نہیں تھا



میرب کارونادھونا کسی کام نہ آیا تھا اور ذیشان اسے لیے کراچی شفٹ ہو چکا تھا۔۔۔۔۔

لیکن میرب میڈم بغیر کھانا کھائے رہ رہی تھی لیکن اس بار ذیشان بھی ڈھیٹ بنا ہوا تھا اس سے کچھ نہ پوچھا تھا۔۔۔۔۔

دوپہر کے آئے اب انہیں رات ہو چکی تھی جبکہ ذیشان نے ایک بار بھی اس سے کھانے کا نہیں پوچھا تھا۔۔۔۔۔

شاید اب میرب کو سیدھا کرنا چاہتا تھا۔۔۔۔۔

اس نے گھر بھی کچھ نہیں کھایا تھا غصے میں اور اب پچھتا رہی تھی ذیشان نے اس کے سامنے بیٹھ کر ہی دوپہر کو کھانا کھایا تھا لیکن ایک بار بھی اس سے نہیں پوچھا تھا۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔

پیٹو کہی کا حد ہے ویسے بندہ صلح ہی مار کیتا ہے لیکن یہ پیٹو خود کھالے تو بہت ہے اس کے لیے۔۔۔۔۔

غصے میں وہ بڑبڑا رہی تھی بھوک شدید لگی تھی لیکن انا کہ کچھ مانگ بھی نہیں۔ سکتی تھی۔۔۔۔۔

تھک ہار کر اب وہ ذیشان تک گئی تھی جو لیپ ٹاپ میں کام میں مصروف تھا۔۔۔۔۔

ذیشان نے سراٹھا کر دیکھا تو حیران رہ گیا میرب میڈم رو رہی تھی شروع سے ہی بھوک کی کچی تھی مجھے بھوک لگی ہے۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔

روتے ہوئے کہتی وہ کیوٹ سی ذیشان کو مسکرانے پر مجبور کر چکی تھی۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔

اچھا بیٹھوں ادھر رو نہیں۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔

ذیشان اسے بیٹھا کر کھانا لانے چلا گیا تھا کھانا لاتے اسے اپنے ہاتھ سے کھلایا اور میرب نے بھی بغیر کچھ کہے اس کے ہاتھ سے کھانے لگ گئی تھی۔۔۔۔۔

عشق بے اختیار اسیرِ افضل

بس میری جان-----

میرب کو اب یہ وہ ذیشان نہیں۔ لگا تھا یہ تو پہلے والا تھا جب وہ اس سے پہلی بار ملی تھی۔-----

اثبات میں سر ہلا کر میرب نے کہا تھا۔-----

چلو اٹھو سو جاؤ آرام کرو تم۔-----

اسے بیڈ تک لاتے ہی اس پر کمفرٹر اڑایا اور اس کی پیشانی پر لب رکھ کر واپس اپنی جگہ پر چلا گیا جبکہ میرب کو کئی سوچوں میں ڈال گیا تھا



دوسرے دن ہی وہ ایک کلب میں بیٹھے تھے۔-----

جب کچھ غیر معمولی سا محسوس ہوا تھا۔----- زویا نے آگے بڑھ کر اپنے شکار کو پکڑا تھا۔-----

بولو کس مقصد سے تم لوگ یہاں ہو اور کیا کرنا چاہتے ہو۔-----

زویا نے استفسار کیا تھا۔-----

جبکہ وہ آدمی خاموش تھا شہیر نے آگے بڑھ کر اس کے منہ پر تیغ مارا تھا

بول تجھے سنائی نہیں دیا کیا۔-----

غصے سے کہا تھا۔-----

تجھی زویا کا فون رنگ ہوا تھا میسج حسن کا تھا جیسے پڑھ کر زویا کو حیرانی کا جھٹکا لگا تھا۔-----

عشق بے اختیار اربابِ افضل

چھوڑو اسے ہمیں۔ ٹریپ کیا گیا ہے نکلویہاں سے زویا جلدی بولتی وہاں سے جانے لگی تھی۔۔۔۔۔
اور شہیر اس کے بات سمجھنے کی کوشش کر رہا تھا۔۔۔۔۔
ہو کیا بتاؤ تو صحیح۔۔۔۔۔

شہیر ابھی یہی بولا تھا جب دونوں کی کن پٹی پر کسی نے گن رکھی تھی۔۔۔۔۔
بے شک دونوں ہی قابل تھے پر اس اچانک افتاد کے لیے تیار نہیں تھے۔۔۔۔۔
اور وہ لوگ خود پہ اتنا یقین بھی رکھتے تھے کہ وہ لوگ اپنے دشمن کو جڑ سے اکھاڑ دے گے۔۔۔۔۔
بے شک موت ان کے بے حد قریب تھی۔۔۔۔۔
تبھی ایک آدمی چلتا ہوا ان تک آیا تھا۔۔۔۔۔
وہ چما کا خاص آدمی تھا۔۔۔۔۔
راجو۔۔۔۔۔

ایس کے نے کہا تھا۔۔۔۔۔
ان لوگوں کا پلین کامیاب ہوا تھا وہ تو ایس۔ کے کو پھنسانا چاہتے تھے۔۔۔۔۔
اور کب سے ہی اس تک پہنچنا چاہتے تھے جو پچھلے دنوں ان کے ساتھ کی وجہ سے ممکن ہوا تھا۔۔۔۔۔
آخر کار انہیں معلوم ہو ہی گیا کہ ایس۔ کے ہے کون۔۔۔۔۔
تبھی راجو نے فون پر کال کی تھی۔۔۔۔۔

عشق بے اختیار اسریبہ افضل

بوس ایس۔ کے میری آنکھوں۔ کے سامنے ہے اور اپنی کسی معشوقہ کے ساتھ ہے۔۔۔۔۔
زویا جو صورت حال کا جائزہ لے رہی تھی کہ کیسے بچا جائے راجو کے الفاظ سن کر ساکت رہ گئیں تھی۔۔۔۔۔
بے یقینی سے ساتھ کھڑے انسان کو دیکھا تھا جیسے اندر بہت کچھ ٹوٹا تھا۔۔۔۔۔
جبکہ ایس۔ کے بھی زویا کی جانب دیکھ رہا تھا



عارف جب روم سے نکلا تھا تبھی دروازے پر دستک ہوئی تھی۔۔۔۔۔ ماہ نور نے آگے بڑھ کر دروازہ کھولا تھا۔۔۔۔۔
یا شاید اپنی موت کا دروازہ کھولا تھا یوں کہہ لے تو بہتر ہو گا۔۔۔۔۔
کیونکہ جو صبح عارف کو وہم ہوا تھا وہ ہم تھوڑی تھا وہ تو سچ تھا نہ۔۔۔۔۔
ماہ نور جیسے ہی دروازہ کھولا تھا سامنے سے ایک شخص روم میں۔ داخل ہوا تھا۔۔۔۔۔
کون ہو تم اور ایسے کسی کے روم میں داخل ہوتے ہے کیا۔۔۔۔۔
ماہ نور نے درشتی سے اسے بولا تھا۔۔۔۔۔

تبھی عارف جو روم کی دوسری سائیڈ پر تھا ادھر کی جانب قدم بڑھائے لیکن اسے کیا پتہ تھا اس کی زندگی اب کس
موڑ پر جانے والی ہے
جب برا وقت آتا ہے تو بتا کہ نہیں آتا اور ہمیں پتہ بھی نہیں لگتا کیسے ہم سے قریبی لوگ سانپ کی طرح ہمیں ہی ڈس
لیتے ہے ایسا ہی زویا اور پوری ٹیم کے ساتھ ہوا تھا اور شاید آگے بہت برا ہونے والا تھا۔۔۔۔۔

عشق بے اختیار اے ریہہ افضل

اس سے پہلے کہ عارف وہاں پہنچتا اس آدمی نے ماہ نور پر فائز کیا جو سیدھا اس کے پیٹ پر لگا تھا۔۔۔۔۔
ماہ نور کی آنکھیں پھٹی کی پھٹی رہ گئی تھی درد کی ایک شدید لہر اسے اپنے پیٹ سے اٹھتی ہوئی محسوس ہوئی تھی

عارف فوراً نور کی طرف گیا لیکن اس آدمی نے عارف پر بھی فائز کیا لیکن صد شکر جلد ہلنے کی وجہ سے وہ بچ گیا

نور پر نظر گئی تو جان جیسے کسی نے کھینچ لی ہو اس کی نور خون سے لے پت فرش پر پڑی تھی دماغ جیسے سن ہو گیا تھا کچھ
بھی کرنے سوچنے سمجھنے کی ہمت نہیں تھی۔۔۔۔۔

اس نے سراپراٹھایا تو وہاں موجود شخص اب جاچکا تھا
رنی فوراً نور کی طرف بھاگا۔۔۔

نور اٹھو میری جان یہ سب کیسے یوں مجھے چھوڑ کہ نہیں جاسکتی اٹھو یادیکھوں قسم سے میں مر جاؤ گا ایسے نہیں کرو

عارف کی آنکھوں میں آج دس سال بعد پھر سے آنسو تھے۔۔۔۔۔

اس نے فوراً نور کو اٹھایا اور ہاسپٹل کی طرف بھاگا تھا۔۔۔۔۔

نور کو فوراً ہی آئی۔ سی۔ یو میں لیا گیا تھا۔۔۔

ڈاکٹر اسے دیکھ رہے تھے۔۔۔

عشق بے اختیار
امریبہ افضل

عشق بے اختیار

اور باہر عارف بکھر ایک کرسی پر بیٹھا اس کے لیے دعا گو تھا۔۔۔۔۔

کیسے وہ جی پائے گا اگر اسے کچھ ہو گیا یہی سوچ اس کے لیے سوہان روح تھی وہ بالکل ایسا سوچنا نہیں چاہتا تھا

آج دل میں مسلسل وہ اللہ سے دعا گو تھا کہ اس کی نور کو لٹا دے پہلے ہی بہت ظلم ہو چکے ہے مجھ پر ایک اور نہیں برداشت کر سکتا میں۔۔۔۔۔

تبھی آپریشن تھیٹر سے ڈاکٹر باہر نکلا تھا۔۔۔۔۔

عارف فوراً ان کی جانب لپکا ایک ڈر خوف اس کے اندر تھا۔۔۔۔۔

پیشنٹ اب خطرے سے باہر ہے اگر آپ وقت پر نہ لاتے تو شاید ان کی جان جاسکتی تھی آپ لکی ہے کہ زیادہ نقصان نہیں ہوا ورنہ آپ کی وائف کے اگر گولی غلط جگہ لگتی تو وہ کبھی ماں بھی نہ بن پاتی۔۔۔۔۔ ناؤ وہ بے ہوش ہے انہں۔ کل تک ہوش آئے گا

ڈاکٹر اب جاچکا تھا جبکہ عارف کو ان کی باتوں نے ایک نئی زندگی دی تھی لیکن جس نے اس کی زندگی کو اس سے دور کرنا چاہا اسے وہ زمین میں ضرور گاڑھے گا۔۔۔

تجہی اس کافون رنگ ہوا تھا۔۔۔۔۔

میسج پڑھ کر رنی کے ہوش خطا ہوئے تھے۔۔۔۔۔ یعنی سب کی زندگیاں خطرے میں تھی۔۔۔۔۔

تبھی کال آئی تو رنی نے فوراً اٹھائی تھی۔۔۔

عشق بے اختیار اسی بہ افضل

رفی یار ہمیں بری طرح ٹریپ کیا گیا ہے ایک دو کو نہیں پوری ٹیم کو یار سب کی جان خطرے میں ہے سب کو آگاہ کرنا ہو گا تو اپنے آدمیوں کو کام پہ لگا۔۔۔۔۔

بھا بھی نے ٹھیک کہا تھا کوئی ہے جو انفارمیشن لیک کر رہا ہے۔۔۔۔۔

شانی روانی سے بولا تھا رفی نے شان کو نور کے بارے میں کچھ نہیں۔ بتایا کہ کہی وہ زیادہ پریشان نہ ہو جائے۔۔۔
ٹھیک ہے تم ادھر خیال رکھو وہ لوگ ضرور ادھر کچھ کرے گرے کیسے بھی کہ چما بھائی کے کیسی بندے کو پکڑ کر اس کے متعلق اگلو اس کا ٹھکانہ پتا کر لاؤ وہ وہی سے کچھ کر رہا ہو گا۔۔۔۔۔

ٹھیک ہے۔۔۔ شانی نے بھی فون بند کر دیا تھا اور رفی بھی ایک نظر گالا ڈور سے نور کو دیکھ کر ہاسپٹل سے نکل گیا

اس کی آنکھوں میں غصہ بھرا ہوا تھا۔۔۔



ہا ہا ہا ہا ہا ہا دیکھا بہت بنتی ہے یہ زویا اب آئی ہے ہاتھ میں بہت نقصان کیا ہے اس نے ہمارا اب پتہ لگے گا اسے ویسے فائدہ بھی بہت دیا ہے اس نے ہمیں تو تھوری رعایت کے طور پر میں اسے اپنے ساتھ رکھ سکتا ہوں
خباثت سے کہتے ایک قہقہہ لگایا تھا۔۔۔

مرزہ آئے گا زویا اور ایس۔ کے جب دونوں ایک دوسرے کو برباد کروں گے۔۔۔۔۔

ہا ہا ہا ہا ہا ہا۔۔۔۔۔

ایک قہقہہ لگاتے ہوئے وہ کوئی پاگل ہی لگ رہا تھا



پری کے روم کی طرف بڑھ رہی تھی جب کسی نے پیچھے سے اس کا بازو پکڑا تھا۔۔۔۔۔
پری ہوشیار ہوئی تھی ابھی کچھ کرتی کہ رومی کی آواز نے اسے کچھ کرنے سے منع کیا تھا
اب مان جاؤ کہ بلی جا پانی تھی۔۔۔۔۔

رومان اس کے ساتھ چلتا ہوا بولا تھا۔۔۔۔۔

پری نے تپ کر اس کی جانب دیکھا تھا تم مان لو کہ وہ چین سے تعلق رکھتی تھی۔۔۔۔۔
پری بھی پری تھی کیسے مان لیتی اس کی۔۔۔۔۔

رومان کو اس کی بات پہ غصہ آیا تھا جو اس کی ذرا نہیں مان رہی تھی۔۔۔۔۔

ابھی وہ دونوں بحث کرتے جب پیچھے سے ان کے سر پر کسی نے وار کیا ایک چکر سادونوں کو آیا تھا دنیا گھومتی تھی اور

اگلے ہی لمحے ایسے ہی جیسے رومان نے اس کا ہاتھ پکڑا تھا ویسے ہی وہ لوگ زمین پر گر گئے۔۔۔۔۔

اس آدمی نے انہیں۔۔۔۔۔ رومال سونگھایا کہ کبھی جلد ہوش میں نہ آجائے اور کال ملائی تھی۔۔۔۔۔

سرکام ہو گیا جلد آرہے ہے پاکستان۔۔۔۔۔

یہ فقرہ بول کہ کال کاٹ دی گئی تھی۔۔۔۔۔

عارف نے کال ملائی پری اور رومان کو لیکن دونوں کے موبائل بند جا رہے تھے کال مل ہی نہیں رہی تھی۔۔۔۔۔

عارف مزید پریشان ہوا تھا ادھر زویا اور شہیر کی کال بھی نہیں مل رہی تھی یقیناً ان کے ساتھ بہت بڑا گیم کھیلا گیا تھا جس میں ان کا کوئی اپنا ہی شامل تھا۔۔۔۔۔



زویا نے بے یقین نظروں سے شہیر کی طرف دیکھا تھا۔۔۔۔۔

دیکھوں زویا میری بات سمجھو گی۔۔۔۔۔۔۔۔۔

ابھی وہ کچھ بولتا کہ کسی نے بھاری چیز کے ساتھ اس پر وار کیا تھا۔۔۔۔۔

شہیر کے سامنے اندھیرا تھا۔۔۔۔۔

شہیر۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔

زویا چیخنی تھی لیکن شہیر کی آنکھیں بند ہو رہی تھی۔۔۔۔۔

دیکھوں تم لوگ اچھا نہیں۔ کر رہے تم لوگوں کی حالت بہت بری ہو گی یہ یاد رکھوں بہتر ہے ہمیں چھوڑ دو۔۔۔۔۔

زویا نے چلاتے ہوئے کہا تھا۔۔۔۔۔۔۔۔۔

ابھی فلحال وہ شہیر کو کچھ نہیں کہنا چاہتی تھی پہلے اس کا دماغ سن ہوا تھا کہ جس کے ساتھ اس کی قسمت تھی وہ انسان

جیسے وہ ڈھونڈ رہی تھی ایک ہے۔۔۔۔۔

اپنے اندر ایک بار کچھ ٹوٹا ہوا محسوس ہوا۔ تھا لیکن وہ اس لیے کچھ نہ بولی کہ انہیں یہاں سے نکلنا تھا۔۔۔۔۔ پر اس نے

فیصلہ کر لیا تھا کہ وہ اب شہیر کے ساتھ نہیں رہے گی اور یہی تو دشمن چاہتا تھا

عشق بے اختیار اسی بہ افضل

آواز نیچے ویسے بھی تیری ساتھ ٹیم تو پاکستان کے لیے روانہ ہوگی ہے جیسے ہمارے آدمی کے کر جا رہے تھے

راجو خباثت سے مسکرایا تھا

تم جیسے کتوں کو مار کر میری ٹیم کے شیر لے جائے گے یہاں سے ہمیں جہاں مرضی چھپا لو تم لوگ دھول ہی چاٹو گے
زمین کی-----

زویا بھی کہاں ڈرنے والی تھی فوراً بولی تھی-----

لیکن شہیر کو بے ہوش کر دیا گیا تھا-----

اور اب زویا پر بھی رومال رکھ کر بے ہوش کر دیا گیا تھا-----

سراس کے سر پر بھی کچھ مار دے کیسے بول رہی ہے-----

وہاں موجود ایک انسان نے کہا تھا-----

نہیں۔ نہیں اپنے سر کو یہ صحیح سلامت ان کے بیڈ پر چاہے-----

راجو بے شرمی سے آنکھ دباتا بولا تھا-----

جبکہ وہ زویا تھی رومال رکھنے پر ہی اپنی سانس روک چکی تھی جب رومال ہٹایا تو ہلکی ہلکی مہک سے وہ گوندگی میں گی
تھی پر جانتی تھی وہ جلد ہوش میں آجائے گی-----

کس مصبت میں پھنس گے تھے وہ ایک طرف اندر ٹوٹ پھوٹ تھی تو دوسری طرف باہر دشمن-----

اس پر افضل



Past...

زویا اٹھتے ہوئے بولی تھی۔ اس کی گرے آنکھوں میں تو جیسے کھوہی گیا تھا وہ اوپر سے اتنا سادگی پسند حسن مانو چھو لو تو تو

پہلے تو آتا تھا پیر اب نہیں ارہا۔۔۔۔۔

احمر شوخی سے بولا تھا۔۔۔۔۔

ہنسنہ اندھے کہی کے زویاناک سے مکھی اٹھاتی وہاں سے چلی گئی تھی براہم کو قید کر کہ۔۔۔۔

زوباگھر آئی تو مشی اسی کا انتظار کر رہی تھی

مشتی میرب سے بڑھی تھی وہ ان کی سگی بہن نہی تھی ان کے والدین کو ملی تھی لیکن انہیں سگی بیٹیوں سے بڑھ کر

پیارا دیاسب سے زیادہ مٹی زویا کی جان تھی وہ نازک سی لڑکی زویا کو بہت پسند تھی جان بستی تھی اس میں۔ کوئی بھی

مسئلہ ہوتا تو زویا فوراً پہچان لیتی۔۔۔۔

تجہبی مشی اسے نجومی کہتی تھی تو بدلے میں زویا ہنس کر کہہ دیتی

صرف تمہارے معاملے میں۔۔۔

گویا اپنی بہن سے زیادہ وہ اسے عزیز تھی

آگے تم زوئی۔۔۔۔۔

ہاں جی کیا ہوا میری جان کو۔۔۔۔۔

یار کالج میں۔ مجھے باہر ٹریپ پر جانا ہے پر کوئی مان ہی نہیں۔ رہا کیا کرو میں۔۔۔۔۔

مشانے بیچارگی سے کہا تھا۔۔۔۔۔

۔ زویا نے آگے بڑھ کر اس کے پھلے ہوئے گال کینچھے تھے

میری جان میں ہونہ چلی جانا تم۔۔۔۔۔

زویا نے جیسے اس کی مشکل حل کی تھی اور مشی کی تو مانو خوشی کا کوئی ٹھکانہ ہی نہ ہو۔۔۔۔۔

یو آر گریٹ۔۔۔۔۔

وہ اس کے گلے لگتی مسکرائی تھی

اور زویا سے گلے لگائے خوش تھی مشی شروع سے اس کی جان تھی



میرب جب سو کہ اٹھی تو بیڈ کہ دوسری جانب دیکھا جہاں ذیشان سویا ہوا تھا۔۔۔

کتنا کیوٹ لگتا ہے سوتے ہوئے پر ہے کھڑوس کہی کا۔۔۔

بے اختیار ہی اس نے دل میں سوچا تھا۔۔۔

لیکن زوئی آپنی تو کہہ رہی تھی مجھے سمجھنا چاہے اسے اچھا انسان ہے تو کیا واقعی اچھا ہے یہ۔۔۔۔۔

میرب اپنے ہی خیالوں میں گم سوچ میں ڈوبی ہوئی تھی

مان لو کہ ہینڈ سم ہوں۔۔۔۔۔

ذیشان نے آنکھیں کھولتے ہوئے میرب سے کہا تھا اور میرب کی مسکراہٹ چھپی تھی۔۔۔

جی نہیں ایسی کوئی بات نہیں مانا کہ آپ ہینڈ سم ہے لیکن شوہر بھی تو ہمارے ہے اور ہمارا ہی اثر ہے بس۔۔۔

میرب نے بھی ادا سے کہا تھارات کو اس کاراویہ سوچتے ہوئے اور زویا کی بات کو دیکھتے ہوئے وہ اس انسان کو ایک موقع تو دے ہی سکتی تھی تبھی نارمل لینے میں بولی تھی۔۔۔

اچھا جی ایسا کیا۔۔۔۔۔

ذیشان کا منہ اس کی بات سن کر کھل گیا تھا۔۔۔۔۔

جی بالکل ایسے نہ دیکھے اٹھے اور ناشتہ دے مجھے بھوک لگی ہے تب تک میں فریش ہو جاؤ۔۔۔

میرب اسے حیران کرتی اٹھنے والی تھی۔۔۔ جب ذیشان نے اسے کمر سے پکڑ لیا تھا۔۔۔

اچھا ناشتہ چاہے تمہیں اور میرا ناشتہ اور مجھے فریش کون کرے گا۔۔۔۔۔

ذیشان میرب کا بدلہ روپ دیکھ کر حیران ہوا تھا لیکن اگر وہ اچھے سے رہ رہی تھی تو اس کا بھی فرض بنتا تھا پھر وہ بھی

اس کے ساتھ آرام سے رہے اسے اپنی محبت کا یقین دلائے

مطلب۔۔۔۔۔

میرب اس کے قریب آنے سے کنفیوژ ہوئی تھی۔۔۔

عشق بے اختیار امیر افضل

مطلب۔۔۔۔۔

ذیشان کہتا ہوا جھکا تھا اور اس کے ہونٹوں پر اپنے لب رکھ چکا تھا۔۔۔۔۔ میرب اس کی حرکت سے سخت بوکھلای
تھی اور مزاحمت کی تھی پر ذیشان پیچھے نہ ہٹا اور آخر کار اپنی مرضی کر کہ ہی وہ پیچھے ہٹا تھا۔۔۔۔۔

میرب کا چہرہ سرخ ہو رہا تھا۔۔۔۔۔

اسے دھکا دیتی فوراً نیچے اتری اور واش روم کی طرف بھاگی تھی اندر جا کر لاک کیا۔۔۔۔۔

دیکھیں ناشتہ بنائے بہانے نہیں۔۔۔۔۔

میرب اندر بیٹھی بول رہی تھی۔۔۔۔۔

اور ذیشان باہر کھل کر مسکرایا تھا اچھا باہر آؤ پھر بنانا ہوں۔۔۔۔۔

ذیشان مسکراتے ہوئے بولا تھا۔۔۔۔۔

قسم سے اول درجے کی برے ہے آپ۔۔۔۔۔

میرب اندر سے ہی چپکی تھی۔

یہ تو تمہیں۔ میں بتاؤ گا آہستہ آہستہ کہ کتنا برا ہوں میں قسمیں

ذیشان زو معنی بولتا میرب کو سرخ کر چکا تھا۔۔۔۔۔

جائے اب بات ہی نہیں کرنی۔۔۔۔۔

عشق بے اختیار اسیبا افضل

میرب خاموش گئی اور ذیشان بھی اسے خاموش پا کر اٹھ کر باہر کچن میں چلا آیا آخر اس کی بیوی نے پہلی بار اس سے فرمائش کی تھی پوری تو کرنی تھی۔۔۔۔



زہبی پر بھی حملہ ہوا تھا جس سے وہ بامشکل بچا تھا اپنا کام کرتا وہ واپس پاکستان آ گیا تھا۔۔۔۔۔
تبھی اس کا موبائل بچا تھا اس نے کال اٹھائی تو مشی کی نرس کی تھی۔۔۔

سرزو یا میم کی کال نہیں لگ رہی اس دن کے بعد آپ کا نمبر ہے آپ پلیز اجائے مشی بی بی چھری لے کر کھڑی ہے

۔۔۔۔۔

نرس بہت گھبرائی ہوئی تھی

کیا کیسے آئی چھری اس کے پاس میں آتا ہوں رکودھیان رکھو اس کا۔۔۔۔۔

زیب فور آگاہی کو بھاگتا ہوا وہاں گیا تھا۔۔۔۔۔

سامنے کا منظر کچھ یوں تھا کہ ٹی وی سکرین پر ایک لڑکی اپنے بازو پر چھری رکھے ہوئے تھی اور چلا رہی تھی میں مر

جاؤ گی۔۔۔۔۔

وہ شاید کوئی سیریل تھا اور اسی کو دیکھتے مشی بھی یہی کر رہی تھی

اسی جگہ پر چھری رکھیں وہ کہہ رہی تھی میں مر جاؤ گی۔۔۔۔۔

زہبی کو اس کی حالت دیکھ کر ایک پل کو سک ہوئی تھی۔۔۔۔۔

عشق بے اختیار اربابِ افضل

مشی میں ہوں فرینڈ ادھر دیکھو۔ بے بی یہ مجھے دوں فرینڈ کو یہ نہیں پسند آپ بات مانو کی نہ زیب کی۔۔۔۔

زیب ایک قدم آگے بڑھتا ہوا بولا تھا۔۔۔۔۔

نوزیبو وہ آنٹی بھی وہی کر رہی ہے مجھے بھی کرنا ہے۔۔۔۔۔

مشی ضد پر اڑی ہوئی تھی۔۔۔۔۔

اور زیب اب پریشان ہو رہا تھا کیوں کہ سامنے وہ لڑکی بس نس کاٹنے والی تھی۔۔۔۔۔

چینج دی چینل ناؤ۔۔۔۔۔

تبھی زیب نے کچھ سوچتے ہوئے چینل بدلنے کا بولا تھا فوراً

پاس کھڑی نرس نے پھرتی سے بدلا تھا۔۔۔۔۔

اور اب بھی وہ غلط جگہ لگا چکی تھی جہاں لڑکا لڑکی ہگ کیے کھڑے تھے اور اب مشی میڈم برے غور سے اسے دیکھ

رہی تھی۔۔۔۔۔۔۔

اب ٹی وی کی طرف دیکھتی آگے بڑھی اور زیب کو بالکل ویسے ہی ہگ کر چکی تھی جیسے لڑکی نے کیا تھا زیب ان منہ

کھولے کبھی اسے تو کبھی نرس کو دیکھتا۔۔۔۔۔

لیکن اس بار بھی مشی چھری کی نوک زیب کی شولڈر پر لگا چکی تھی۔۔۔۔۔

جس سے زیب نے بامشکل برداشت کیا تھا اور فوراً مشی سے دور ہوا

عشق بے اختیار اربابِ افضل

مشی اپنے روم میں جاؤ ورنہ زیو کبھی بات نہیں کرے گا زیب نے اسے دھمکی دی تھی جس سے وہ فوراً بات مانتی
اپنے کمرے کی طرف بھاگی تھی

تبھی زیب کو ایک مسیج موصول ہوا اور وہ فوراً نرس کو ہدایت دیتا وہاں سے چلا گیا تھا



وہ لوگ اب پاکستان پہنچ چکے تھے شہیرا بھی تک بے ہوش تھا اور زیو بے ہوشی کا ٹانک کرتے ہوئے سن رہی تھی

شان لوگ ڈھونڈ لے گے اسے یہ تو پتا تھا اور کیسے وہ یہ بھی جانتی تھی۔۔۔۔۔

جور و مال اس وقت اس نے باندھا ہوا تھا کور کیا تھا اپنا چہرہ اس کی کچھ لڑیاں جو باظاہر تو ڈیزائن کے لیے تھی پر جب
اسے باندھتی تو وہ پیچھے کو بندھتی تھی اور ان میں سے ایک کے ساتھ ڈیوائس تھا جس سے وہ لوگ اسے ڈھونڈ لیتے اور
یہ ہر کسی کے پاس کسی بھی ایسی جگہ چھپا ہوتا تھا جس کی لوگ گمان بھی نہ کر سکے۔۔۔۔۔
یہ سب زیو نے اسی کے لیے کروایا تھا۔۔۔۔۔

اور شہیرا اس کے لیے تو عارف اپنی جان دے دیتا بھی

رہی۔ شانی۔ زیبی اور حسن باہر کھڑے تھے۔۔۔۔۔

بے شک وہ گلی تیار تھے لیکن اب اندران کے عزیزان بھی تھے کہ ان کی ایک غلطی انہیں موت تک پہنچا دیتی

اور وہ سب لوگ اندر ایک کمرے میں بندھے ہوئے تھے۔۔۔۔

اور اب باہر ان کی زندگیاں تین چیزوں پر منحصر تھی

باہر والوں پر اندر والوں پر اور خدا جیسے وہ بخوبی جانتے تھے کہ کچھ غلط نہیں ہوگا انتظار تھا تو بس ان ہٹے کٹے لوگوں کے ہلنے کا تب ہی زویا کچھ کر سکتی تھی۔۔۔۔



باقی سب کو بھی ہوش آچکا تھا سب کے سر بھاری ہو رہے تھے درد کی ایک لہر ان کے سر میں اٹھی تھی۔۔۔
ان لوگوں نے ادھر ادھر دیکھنے کی کوشش کیں تھی تو سامنے وہ ایک شخص کھڑا نظر آیا جو سیدھا ان پر گن تانے ہی کھڑا تھا۔۔۔

آہستہ آہستہ ان کو سب سمجھ آنے لگا تھا۔۔۔۔۔
روم کے باہر چما اور خاص آدمی ہنس رہے تھے جیسے انہیں لگ رہا تھا وہ جیت گے لیکن موت بہت توان کے قریب تھی نہ۔۔۔۔۔

شاید وہ اپنی زندگی میں آخری بار ہنس رہے تھے

پری رومی کچھ ہو سکتا ہے۔۔۔
زویا نے دونوں کو کہا تھا اور شہیر جیسے نا سمجھی سے زویا کی طرف دیکھا کہ یہاں پر اسے کیا چاہیے جیسے وہاں تو کا کر دے دے گے نہ۔۔۔۔

عشق بے اختیار اربابِ افضل

جی میم بالکل ڈرامہ دیکھنے کو دل کر رہا ہے آپ کا کیا خیال ہے۔۔۔

شہیر کو اب واقعی لگ رہا تھا وہ دونوں پاگل ہو گئے ہیں۔۔۔

جب پری اور رومی کی آواز آئی یہ سامنے والا تو پاگل ہے بس گن بھی کچھ اچھے طریقے سے نہیں پکڑی ہم لوگ بچ سکتے ہیں بس اب دیکھوں۔۔۔۔۔

پری نہیں یا ایسا نہیں ہو سکتا یہ انسان اور اتنا بھاری ڈنڈا مارے ہم دونوں کو ہو ہی نہیں سکتا۔۔۔
زونی نے اونچی آواز میں کہا تھا

تم کبھی میری بات نہ ماننا یہ اتنا بوڑی بلڈر انسان نے ہی مارا تھا ہمیں۔۔۔۔

ہنسنہ یہ چھوٹو سا پری تم بھی نہ۔۔۔۔۔ بابا بابا بابا بابا

دونوں اونچی آواز میں بحث کر رہے تھے

جیسے سن کر وہ انسان متوجہ ہوا تھا۔۔۔۔

اومے اے تمیز سے میں نے ہی مارا ہے تمہیں یہ لڑکی سچ بولتی ہے۔۔۔۔

میں نہیں مانتا رومی نے پھر سے بولا تھا تبھی اس انسان نے زور سے پوری قوت سے مکارومی پر جیڑا تھا جس سے اس

کے ہوش گم ہوئے تھے جبکہ پاس بیٹھے تینوں کو اس کی توقیر ہر گز نہیں تھی

اب پتا چلا۔۔۔۔ اس شخص نے اکڑ کر کہا تھا

نہیں روکی نے بڑی مشکل سے اپنا درد برداشت کرتے ہوئے کہا تھا

عشق بے اختیار اسیبا افضل

تم نے راڈ سے مارا تھا وہ مارو تو مانو۔۔۔۔۔

اچھا ایسی بات ہے تو رک میں ابھی راڈ کے کرتھے بتاتا ہوں ذرا۔۔۔۔۔

وہ آدمی باہر گیا تھا راڈ لینے یا تم ہوں۔۔۔

پری نے بے اختیار پوچھا تھا

نہیں میں تو ایک اے۔ سی والے روم میں بیڈ پر بیٹھا مووی دیکھ رہا ہوں

رومی نے تنگ کر جواب دیا تھا جبکہ زویا اور شہیر ایک دوسرے کی رسیاں کھول رہے تھے

تبھی باہر فائر کی آواز آئی تھی۔۔۔۔۔

دھیان سے۔۔۔۔۔

ہمارے پاس کچھ نہیں ہے ایسے ہی لڑنا ہے اپنا خیال رکھو سب زندگی رہی تو پھر ملے گے ابھی باہر نکلو یہاں سے رومی

اور پری کو کھولتے ہوئے کہا تھا

جب وہ لوگ باہر نکلے تو باہر بری طرح فائر ہو رہے تھے۔۔۔۔۔

ٹیم نے باہر قابو کرنے کی کوشش کی تھی وہ لوگ ایک جگہ چھپے تھے فوراً۔۔۔۔۔

اور دشمن بھی ایسے ہی چھپا تھا تبھی۔۔۔۔۔

ادھر ادھر دیکھتے شہیر ذرا باہر آیا تھا اور اسی کا فائدہ اٹھا کر ایک فائر ہوا تھا لیکن یہ کیا۔۔۔۔۔

فائر شہیر کے فوراً سامنے آنے والے شان کو لگ گیا تھا۔۔۔۔۔

عشق بے اختیار اسی بہ افضل

اور وہ زمین بوس ہوا تھا۔۔۔۔۔

سب لوگ وہاں بھاگے تھے چما اور خاص آدمی بھی صورتحال دیکھ رہے تھے اور خوش ہو رہے تھے کہ وہ لوگ کامیاب ہو رہے ہیں جبکہ یہ تو ناممکن تھا۔۔۔۔۔

باہر آنا وہ بھی گن کہ بغیر ان کی سب سے بڑی غلطی تھی
ایک گولی چیرتی ہوئی پری کو لگی تھی۔۔۔۔۔

اور ایک چینخ کے ساتھ وہ زمین پر گری تھی۔۔۔۔۔

سب ہوش کھو بیٹھے تھے اس وقت شہیر کی آنکھوں میں اس قدر غصہ تھا کہ کوئی بھی خوف کھا جاتا اور یہی حال زویا کا تھا۔۔۔۔۔

تبھی سب سے پہلے ہوش میں آتے زویا نے پاس پڑی گن اٹھائی تھی اور فائر پہ فائر کیا تھا حسن نے اس کا پورا ساتھ دیا تھا جبکہ عارف اب شہیر کو کور کر رہا تھا اور رومی پری کے وجود کے پاس تھا جس کی سانسیں کم ہو رہی تھی

۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔

چما وہاں سے فرار ہو چکا تھا جبکہ اس کے خاص بندے راجو کو زویا نے مار دیا تھا۔۔۔۔۔

اور خاص آدمی جو فل کور تھا کچھ نظر نہیں آ رہا تھا زویا کی نظر میں آیا تھا۔۔۔۔۔

اس آدمی کا ماسکو گرا تھا لیکن وہ لگا چکا تھا۔۔۔۔۔

عشق بے اختیار اسی بہ افضل

زویا سے دیکھ رہی تھی تبھی وہ بھاگ نکلا تھا جبکہ زویا نے ایک چاکو اس کی کمر پر مارا تھا جو گہرا تو نہ تھا لیکن لگ چکا تھا

ہر طرف لاشیں تھی وہ واپس جگہ پر آئی تھی ڈیم اٹ تم لوگ بت بن کر کھڑے ہو یا ران دونوں کو ہاسپٹل لے کر

جاؤ نہ -----

زویا جلدی سے بولی تھی اور فوراً ہی اس کی بات پر عمل ہوا تھا

شہیر کو آج اپنی قسمت پر رونا رہا تھا جو اس کی وجہ سے آج اس کا دوست بھی۔ اسے چھوڑ کر کہی چلا نہ جائے کوئی

نہیں تھا جو اسے کچھ بتاتا۔-----



سب ہاسپٹل کے باہر تھے ایک طرف عارف کو نور کے ہاسپٹلرز ہونے کا دکھ تھا تکلیف تھی تو دوسری طرف اپنے

بھائی سے بڑھ کر دوسری طرف اپنے بھائی سے بڑھ کر دوست کی۔---

سب ہی گم کا شکار تھے۔-----

پری کے لیے رومی جو ہر وقت اس سے لڑتا تھا آج سب سے زیادہ اس ہو رہا تھا یہ مشکل وقت جو گزر جائے تو بہتر تھا

READERS CHOICE

ورنہ ان کا سب کچھ لے کر جاسکتا تھا

عشق بے اختیار اسی بہ افضل

شہیر بھی اس وقت افسردہ تھا ایک طرف زویا کو سچ پتا لگا تھا اور دوسری طرف شان کو گولی لگی تھی واقعی وہ ایک بھائی
ہی ثابت ہوا تھا اس کے لیے جس نے آگے بڑھ کر اس کی خاطر گولی کھائی تھی۔۔۔۔۔
سب ٹنشن میں تھے جب شہیر عارف سے بولا تھا۔۔۔
رفی جاؤ جا کر شان کے گھر سے مر حاکو لے کر آؤ۔۔۔
شہیر کی بات پر رفی نے حیرانی سے دیکھا تھا بھلا کون مر حاکو۔۔۔
اس کی حیرانی کو بھانپتے ہوئے شہیر پھر گویا ہوا۔۔۔
اس کی بیوی ہے۔۔۔ ابھی بحث نہیں لے آؤ اسے اس کا حق ہے کہ وہ اس وقت اپنے شوہر کے پاس ہو۔۔۔۔۔
شہیر نے گویا بات ختم کی تھی ایسا تو ہو نہیں سکتا تھا کہ وہ ان سب سے بے خبر ہو۔۔۔۔۔
سب پریشانی سے چکر کاٹ رہے تھے۔۔۔
تبھی پری کا ڈاکٹر باہر نکلا تھا سب اس کی جانب لپکے تھے۔۔۔۔۔
دیکھیں ان کی حالت اب بہتر ہے خدا کا شکر ہے کہ وہ خطرے سے باہر ہے۔۔۔۔۔
ڈاکٹر کی بات سن کر سب نے سکھ کا سانس لیا تھا کیا ہم مل سکتے ہیں۔۔۔
زویا فوراً گویا ہوئیں تھی ابھی نہیں آپ لوگ تھوڑی دیر تک مل لیجیے گا
ڈاکٹر کہتا ہوا وہاں سے چلا گیا تھا۔۔۔
رومی کی سانس میں سانس آیا تھا جانے کب وہ لڑکی اس کے لیے اتنی ضروری ہو گئی تھی۔۔۔

عشق بے اختیار اسی بہ افضل

مرحبا بھی اچکی تھی لیکن کچھ بھی سمجھ نہیں رہا تھا تبھی شہیر نے آگے بڑھ کر اسے ساری بات بتائی تھی اور اس کے سر پر ہاتھ رکھا تھا۔۔۔

\$\$ 😍 😍

جیسا بھی تھا شوہر تو تھا نہ لیکن وہ اتنا برا نہیں ہے مرحا تو یہی سوچ رہی تھی کہ وہ اسے ٹھیک کر دے گی اس کا غصہ کم کر دے گی یا پھر اب نکاح تو ہو چکا تھا معافی مانگنے کو بولے گی۔۔۔۔
والدین اولاد کو خوش دیکھنا چاہتے ہیں اور مجھے اس نے کوئی تکلیف تو نہیں دی۔۔۔۔
ایک آنسو ٹوٹ کر گرا تھا اور پھر یہ دم آنکھیں بھگتی چلی گئی تھی۔۔۔
تبھی ڈاکٹر روم سے باہر آئے تھے۔۔۔۔
سب نے بے چین نظروں سے اس کی جانب دیکھا تھا
مرحا کو اپنی سانسیں رکتی ہوئی محسوس ہوئی تھی مان جانا چاہیے تھا مرحا شان کہ تمہیں شان سے محبت ہو گئی ہے
۔۔۔

ان کی حالت سریس ہے آپ لوگ دعا کرے۔۔۔۔
ڈاکٹر کہتا ہوا اندر چلا گیا تھا سب کے چہروں پر ایک سہا سہا آیت تھا۔۔۔۔
شہیر فوراً پیچھے بھاگا تھا اور سب کے منع کرنے کے باوجود اندر چلا تھا جہاں وہ مشینوں میں لیٹا ہوا تھا۔۔۔
اپنی آنکھوں میں نمی سی آئی تھی۔۔۔

عشق بے اختیار اربابِ افضل

تھوڑی دیر بعد ہی شہیر باہر آیا تھا اس کا چہرہ کسی ہارے ہوئے انسان کی طرح لگ رہا تھا۔۔۔۔۔

جیسے سب کچھ لوٹ لیا گیا ہو اب کا چہرہ دیکھ کر پریشان ہوئے تھے۔۔۔۔۔

تبھی مر حابولی تھی۔۔۔۔۔

کیا ہوا آپ ایسے کیوں چل رہے ہیں بھائی سب ٹھیک ہے کیا بولے نہ۔۔۔۔۔

مر حآنسوں کے درمیان بولی تھی۔۔۔۔۔

نہیں

He is no more

شہیر نے نظریں نیچی کر کہ یہ ہم سب پر گرایا تھا۔۔۔۔۔

اور مر حاکي تو جیسے جان نکل گئی تھی سب وہ اپنے ہوش کھو بیٹھے تھے تبھی مر حابھاگتی ہوئی اندر گئی تھی۔۔۔۔۔

جہاں وہ لپٹا ہوا تھا۔۔۔۔۔

ایسے کیسے ہو سکتا ہے میں جب آپ کو چاہنے لگی سوچا آپ کو سمجھ لوں تب ہی آپ چلے گے دور آپ مجھے تکلیف

دیتے ہیں ہمیشہ اور آج بھی۔۔۔۔۔

READERS CHOICE

محبت کرنے پر آپ چلے گے۔۔۔۔۔

مر حادروازے کے ساتھ لگی بولی تھی اپنے اندر کچھ ٹوٹا ہوا محسوس ہو رہا تھا۔۔۔۔۔ جیسے اس کہ زندہ رہنے کا کوئی جواز

نہ ہو۔۔۔۔۔

Page 277 of 411

عشق بے اختیار اربابِ افضل

یار پہلے نہیں بتا سکتی تھی بندہ ایسے موقعوں پر رومانس کر لیتا ہے لیکن تم نے ابھی بتایا پھر سے سزا والا کام۔۔۔۔۔
شان کی آواز پر مرحانے دروازے سے لگے سر اوپر اٹھایا تھا جہاں وہ مسکرا رہا تھا۔۔۔۔۔
وہ حیران کھڑی تھی۔۔۔۔۔ یہ سب تو مطلب ایک بار پھر سے دھوکا دینا اور اس باہر شہیر بھی شامل تھا۔۔۔۔۔
جب شہیر روم میں آیا تو شان ہوش میں۔ ہی تھا وہ تو شہیر لوگوں کو جھٹکا دینے کا سوچ رہا تھا لیکن جب اسے پتہ چلا
مرحائی ہے تو سوچا تھا اے ڈرا سکے۔۔۔۔۔
لیکن پتہ نہیں ہو محبت کا اظہار ہو جائے گا۔۔۔۔۔
ادھر آؤ۔۔۔۔۔
شان نے اسے دیکھتے ہوئے کہا تھا اور وہ کھڑی اپنی انگلیاں چٹک رہی تھی اب کیا ہو سکتا تھا کاش وہ نہ بولتی اب یہ
انسان واقعی اسے نہیں چھوڑے گا تو کیا وہ خود دور جانا چاہتی تھی اس سے نہیں ہر گز نہیں۔۔۔۔۔
وہ نظریں نیچے کیے چلتی ہوئی آئی تھی۔۔۔۔۔
اتنی محبت مجھے پتہ ہوتا تو پہلے ہی گولی کھا لیتا۔۔۔۔۔
مرحانے نے اس کی جانب سر اٹھا کر دیکھا تھا شاید گھورا تھا۔۔۔۔۔
بس اب میں یہاں نہیں رہنا چاہتا اب گھر جا کر اپنی محبت تو دیکھانی ہے نہ۔۔۔۔۔
ہاسپٹل میں ہونے کہ باوجود اسے چین نہیں تھا۔۔۔۔۔
میں ناراض ہوں آپ سے۔۔۔۔۔

اور میں منانا چاہتا ہوا محبت سے۔۔۔۔

اس کی بات پر مر حاشر ماگئی تھی۔۔۔۔

سب اندر داخل ہوئے تھے اور سب خفگی سے اسے گھور رہے تھے لیکن وہ سرشاری سالیٹا ہوا تھا۔۔۔۔۔

مجھے گھر جانا ہے شام تک ورنہ میں بھاگ جاؤ گا یہاں سے۔۔۔۔

اس سے پہلے کوئی بولتا نشان ہی بول اٹھا اور اس کی بات پر سب کے چہروں پر ہنسی تھی اور رنی جانتا تھا کہ وہ واقعی

بھاگ جائے گا تبھی حسن کو اشارہ کیا تھا اس کے ہاسپٹل سے ڈسچارج کا۔۔۔۔

شام تک ڈاکٹر نے ڈسچارج دے دیا تھا لیکن مکمل خیال رکھنے کی صورت میں



وہ پری کے سرہانے بیٹھا تھا۔۔۔۔

دیکھوں پری چڑیل بس کر دے سونا مان لیا میں نے کہ بلی چینی تھی۔۔۔۔۔

رومی بیٹھا بات کر رہا تھا۔۔۔۔۔ چہرے پر ادا سی چھائی تھی۔۔۔۔۔

دیکھا مان گے نہ تم بھی۔۔۔ جب پری کی آواز آئی تھی رومی کے اندر خوشی کی ایک لہر دوڑ گئی تھی گولی اتنی طریقے

سے نہیں لگی تھی بس دائیں سائیڈ پر نیچے چھو کر گئی تھی لیکن خون بہہ گیا تھا جس کی وجہ سے وہ بے ہوش تھی۔۔۔۔

تم ٹھیک ہو رومی خوشی سے بولا تھا۔۔۔۔۔

سب لوگ اندر آئے تھے اور ساتھ ہی پری کو بھی ڈسچارج کیا گیا تھا۔۔۔۔

اور صد شکر اس ہاسپٹل کا پیچا چھوٹا تھا



عارف بیڈ پر بیٹھا تھا ساتھ ماہ نور لیٹی ہوئی تھی وہ اسے بھی واپس لایا تھا اس وقت اس کی متاع حیات سکون میں تھی اس کا سکون برباد کر کہ جیسے کچھ پتہ نہیں تھا۔۔۔۔۔

وہاں کہ ماہر ڈاکٹر نے اسے بڑے اچھے سے ٹریٹ کیا تھا اور ساتھ ماہ نور بھی ری کور کر رہی تھی پانچ دن ہو گئے تھے اس واقع کو۔۔۔۔۔

عارف نرمی سے اس پر جھکا تھا نور کو اپنی سانسیں گھٹی ہوئی محسوس ہوئی تھی۔۔۔۔۔

عارف اس پر جھکا اتنے دن کی شدت لٹا رہا تھا نور نے آنکھیں کھول کر اسے دیکھا تھا۔۔۔۔۔

اور مزاحمت کی تھی لیکن اس کی مزاحمت کو قابو میں لیتے ہوئے وہ دیوانہ وار اس پر جھکا تھا۔۔۔۔۔

تھوڑی دیر بعد وہ اس پر رحم کھاتا دور ہوا تھا۔۔۔۔۔

آپ نے میری جان لینے ہی نور سانسوں کو ہموار کرتی ہوئی بولی تھی۔۔۔۔۔

اور جو تم نے میری جان اٹکائی اتنے دنوں تک اس کا حساب کون دے گا۔۔۔۔۔

عارف کہتا ہوا پھر سے جھکا تھا اور اس کی گردن پر اپنے لب رکھے تھے نور نے آنکھیں بند کر لی تھی۔۔۔۔۔

مت کرے پلیز نہ۔۔۔۔۔

نور نے التجائی لہجے میں کہا تھا جبکہ وہ شاید آج اسے بخشنے کہ موڈ میں نہیں تھا۔۔۔۔۔

عشق بے اختیار اربابِ افضل

چپ کرو یا رتمھیں پتا ہے میری جان اٹکی ہوئی تھی اور اب اگر مجھے سکون چاہے تو تم مجھے روک رہی ہو۔۔۔۔۔

چپ۔۔

لیکن۔۔۔۔۔

ابھی وہ کچھ بولتی کہ عارف پھر سے اسے چپ کروا گیا تھا۔۔۔۔۔

اس بار بھی اس کے عمل میں شدت تھی اور آہستہ آہستہ اس کے ہونٹوں کو چھوڑتا گردن تک آیا تھا۔۔۔۔۔

نور اس کے انداز پر سمٹی تھی۔۔۔۔۔

اور عارف نے اسے مکمل اپنی قید میں لے لیا تھا۔۔۔۔۔

وہ اپنی متاعِ جاں سے سکون حاصل کر لینا چاہتا تھا۔۔۔۔۔

اس رات نور کو احساس ہوا تھا واقعی عارف اس سے کتنی محبت کرتا تھا وہ بھی خود سپردگی کرتے اس کی باہوں میں سمٹی

تھی۔۔۔۔۔



ذیشان آج پھر اس لڑکی کے ساتھ تھا اور حد یہ کہ وہ آج گھر پر تھی اور میرب کی جان پر بنی تھی یہ انسان ایسا ہی ہے

اسے کوئی موقع نہ دے۔۔۔۔۔

وہ مسلسل لاؤنچ کہ چکر کاٹ رہی تھی جہاں وہ دنوں بیٹھے ہوئے تھے۔۔۔۔۔

آخر کار روم میں آگئی تھی۔۔۔

Page 281 of 411

عشق بے اختیار اربابِ افضل

تھوڑی دیر تک ذیشان بھی روم میں چلا آیا تھا اور اس کے ساتھ لیٹا تھا لیکن میرب رخ موڑے لیٹی رہی تھی۔۔۔
ذیشان نے اسے کمر سے پکڑ کر اپنی جانب کینچھا تھا اور وہ سیدھی اس کی جانب گئی تھی۔۔۔۔
کیا ہوا میری مرچی کو بات ہی نہیں کر رہی۔۔۔

ذیشان نے محبت سے اس کی پیشانی کو چومتے ہوئے کہا تھا اور میرب جیسے لگا تھا وہ لڑیں گی اس سے اب اس کے حصار
میں قید بولنے کی ہمت نہیں ہو رہی تھی۔۔۔۔

آپ کو میری فکر ہے آپ کو بس اس لڑکی کی فکر ہے۔۔۔۔
میرب نے روٹھے لہجے میں واضح ہی کہہ دیا تھا۔۔۔۔

اس کی بات سن کر ذیشان نے اپنی ہنسی دبائیں تھی یعنی اس کی لٹل مرچی جیلس ہو رہی تھی۔۔۔۔
یار وہ لڑکی نہیں بہن ہے میری بے شک سگی نہیں لیکن بہن ہے اس کہ فادر کی ڈیتھ ہو گئی تھی اس لیے وہ جاب کے
سلسلے میں ارہی تھی تو اسے وہاں اس کے شہر میں ایک جگہ جاب دلوائی میں نے۔۔۔۔
ذیشان صاف گوئی سے بولا تھا اور میرب نے سکھ کا سانس لیا تھا۔۔۔۔

میری کیوٹ مرچی جل رہی تھی نہ۔۔۔

ذیشان اسے کہتے اس کی آنکھوں۔ پر باری باری بوسہ دیتا بولا تھا جس سے میرب کا چہرہ کانوں کی لوتک سرخ ہو چکا
تھا

اففففففف ہار تم کیوٹ مرچی کتنا زیادہ شرماتی ہو۔۔۔۔

عشق بے اختیار اسیرِ افضل

ذیشان اسے دیکھتا محبت سے بولا تھا
نہیں جی آپ ہٹے پیچھے مجھے سونا ہے
میرب بولی تھی اور اسے پیچھے ہٹانا چاہا لیکن وہ ٹس سے مس نہ ہوا۔۔۔۔۔
جی نہیں۔ ایسے ہی سو جاؤ اور اگر تم نکلی یہاں سے تو پھر سونا کینسل۔۔۔۔۔
ذیشان نے شرارت سے کہا تھا اور اس کے گرد بازو اور زور سے کسے تھے۔۔۔۔۔
جس سے اب ان میں ذرا سا بھی فاصلہ نہیں تھا۔۔۔۔۔
جب ذیشان نے نہ چھوڑا تو میرب تھک ہار کر وہی سونے لگ گئی تھی ذیشان اس کے بالوں پر لب رکھتا ہوا اسے حصار
میں لیے سو گیا تھا۔۔۔۔۔



زویا اس وقت ایک کافی شاپ میں بیٹھی تھی سامنے ایک انسان بیٹھا تھا جو سر کا ہی جاننے والا تھا۔۔۔۔۔
یہ بھی زویا کو ابھی معلوم ہوا تھا۔۔۔۔۔

جی وہ میرے فادر کے دوست ہے زویا نے بھی اپنی پہچان چھپانے کو بولا تھا۔۔۔۔۔
ابھی اس کا ہاتھ ٹیبل پر تھا جب حنان نے اس کے ہاتھ پر ہاتھ رکھا تھا۔۔۔۔۔ زویا چونکی تھی۔۔۔
اور وہاں آتے شہیر نے یہ منظر دیکھا تھا دیکھا تو غصے سے اس کی آنکھیں لال ہوئی تھی۔۔۔۔۔
وہ آگے بڑھا تھا کافی شاپ میں اتنی شدید سردی کی وجہ سے لوگ تقریباً کم تھے۔۔۔۔۔

عشق بے اختیار اسیبا افضل

ہاتھ اٹھاؤ ورنہ کٹ جائے گا۔۔۔۔۔

ابھی زویا اپنا ہاتھ کھینچتی جب شہیر کی غصے سے پر آواز آئی تھی اور حنان نے اس کی جانب دیکھا تھا۔۔۔۔۔

زویا نے اپنا ہاتھ پیچھے کیا اور بغیر یہ دیکھے کہ وہ اس وقت کتنے غصے میں ہے اس کے طرف قدم بڑھائے تھے۔۔۔۔۔

اور ایک کاغذ اس کی طرف بڑھایا تھا۔۔۔۔۔

جسے پڑھ کر شہیر کی نیلی آنکھیں پل میں لال ہوئی تھی۔۔۔۔۔

اس نے ڈائیو اس پیپر کہ ٹکڑے کرتے ہو میں اچھے تھے زویا بے یقینی سے اس کی جانب دیکھ رہی تھی۔۔۔۔۔

نہیں ہوگی تم مجھ سے الگ ہونے نہیں دوں گا میں۔ یہ یاد رکھنا تم۔۔ اور تم ہاں تم نے ہاتھ لگایا سے۔۔۔۔۔

شہیر اب لال انگارہ آنکھیں لیے حنان کی طرف بڑھا تھا جب زویا درمیان میں آئی تھی

ہونے والا شوہر ہے وہ میرا شہیر۔۔۔۔۔۔۔

زویا بھی برہمی سے بولی تھی اس کی بات سن کر شہیر کا پارہ ہائی ہوا تھا۔۔۔۔۔

اور میں تمہارا شوہر ہوں اس نے ہوں پر زور دیا تھا اور زویا کا ہاتھ پکڑتا اسے شاہ سے باہر لے گیا تھا۔۔۔۔۔۔۔

گھر آتے ہی اس نے اسے کمرے میں دھکیلا تھا۔۔۔۔۔

تمہاری ہمت کیسے ہوئی اس نے تمہارا ہاتھ پکڑا تم تھپڑ نہیں لگا سکی اسے۔۔۔۔۔

شہیر مسلسل چیخا تھا۔۔۔۔۔۔۔

اور تم نے کیا کیا ہے شہیر ہاں بولو۔۔۔۔۔۔۔

Page 284 of 411

عشق بے اختیار
امریبہ افضل

عشق بے اختیار

دھوکا دیا ہے اور میں زو یا شاہ تمھیں گرفتار کرو گی۔۔۔۔۔

زویا بھی اونچی آواز میں بولی تھی

اور وہاں موجود ایک شخص تو چاہتا ہی یہی تھا تبھی اس کے ہونٹوں پر مسکراہٹ تھی اور وہ ان دونوں کو جدا کرتے

ہوئے وہاں سے چلا گیا تھا۔۔۔

زویا نے آگے بڑھ کر شہیر کے گلے میں بازو ڈالے تھے۔۔۔۔۔

اور شہیر اس کا نقاب اتار چکا تھا

دونوں کے چہروں پر ایک مسکراہٹ تھی۔۔۔۔۔

بولو کروں گرفتار تمھیں

زویا نے کہا تھا۔۔۔۔۔

شہیر نے اس کی کمر پہ ہاتھ رکھ کر اسے خود سے قریب کیا تھا

وہ تو پہلے ہی کر چکی ہو۔۔۔۔۔

شہیر اس پر جھکتا ہوا بولا تھا۔۔۔۔۔

شہید دور رہوں۔۔۔۔۔

زویا فور آبولی تھی

نوشہیر نے بھی دو بد وجواب دیا تھا۔۔۔۔۔

اور اس کے ہونٹوں پر جھکا تھا۔۔۔۔۔

زویا نے اس کی شرٹ کو مضبوطی سے پکڑا تھا۔۔۔۔۔

اور شہیر شدت سے اس پر جھکا ہوا تھا۔۔۔۔۔

زویا نے مزاحمت کی تھی لیکن وہ اپنی من مانی کرتا ہوا پیچھے ہوا تھا۔۔۔۔۔

بہت برے ہو تم۔۔۔۔۔

زویا نے چھوٹے ہی کہا تھا۔۔۔۔۔

ابھی بنا کہا ہوں برا۔۔۔۔۔

شہیر اس کے ڈمپل پر لب رکھتا ہوا بولا تھا۔۔۔۔۔

زویا کا چہرہ شرم سے لال ہوا تھا۔۔۔۔۔

شہیر نے اپنا ماتھا اس کے ماتھے کے ساتھ ٹکادیا تھا دونوں کے ہونٹوں پر مسکراہٹ تھی ایک پر اسرار مسکراہٹ

یہ سب تو وہ دونوں ہی جانتے تھے۔۔۔۔۔ دشمن انہیں جدا کرنا چاہتا تھا لیکن وہ پاس آئے تھے۔۔۔۔۔

اس میں کیا راز تھا۔۔۔ ایس۔ کے زویا کے ساتھ تھا یہ راز پر اسرار تھا جو جلد ان کی جیت پر کھلنا تھا

READERS CHOICE



پری ایک انسان کے ساتھ چل رہی تھی جب رومی کی گاڑی وہاں سے گزری تھی اس نے پری کو کسی لڑکے کے ساتھ

دیکھ کر ناگواری سی ہوئی تھی۔۔۔۔۔

کیسی کیفیت تھی وہ خود انجان تھا۔۔۔۔۔

گاڑی سے باہر نکلا تھا۔۔ اور ان کے قریب پہنچا تھا۔۔۔۔۔

ہائے۔۔۔

رومی نے پاس جاتے ہوئے کہا تھا اور پری نے اس کی جانب دیکھا تو مسکرا گئی تھی۔۔۔

ہیلو۔۔۔۔۔

حمزہ سے ملو یہ میرا کزن ہے پری نے رومی کی طرف دیکھتے ہوئے کہا تھا۔۔۔

رومی نے بھی مسکرا کر ہوئے بولا تھا۔۔۔

تم زویا آپ کی طرف جارہے ہو۔۔۔۔۔

مجھے بھی کرنا ہے لے چلو پلیز جان۔۔۔۔۔

رومی پری کی بات سن کر بھونچا کھڑا دیکھ رہا تھا

اور یہی حال کزن کا بھی تھا۔۔۔۔۔

پلیز حمزہ یہ دیکھو میرا شوہر میرا اس سے نکاح ہوا ہے اور میں امی کو جلد بتا دوں گی اور منالے گے اسے سو پلیز کوئی

غلطی نہ کرواؤ مجھ سے اور منع کر دوں خیر ابھی ہم لوگ چلتے ہے تم پلیز سوچنا۔۔۔۔۔

پری رومی کا ہاتھ پکڑے بغیر کچھ کہنے کا موقع دیے چلی گئی تھی

گاڑی میں بیٹھتے ہی رومی بولا تھا۔۔۔۔۔

بیوی جی یہ بتائے شادی کب ہوئی ہماری۔۔۔۔۔

دیکھو اس وقت مجھے ضرورت تھی تمہاری مجھے نہیں کرنی اس سے شادی اور وہ بھی ڈھیٹ ہی ہے منع نہیں کر رہا اس لیے یہ سب کرنا پڑا۔۔۔۔۔

پری نے خوشی سے اپنا کارنامہ بتایا تھا
پاگل ہی ہو تم۔۔۔۔۔

بلکل پری کے کہنے پر دونوں نے ایک دوسرے کی طرف دیکھا اور ہنسنے لگے تھے۔۔۔۔۔
گاڑی چلاؤ صبح سے اپنی ہنسی کو روکتی وہ پھر سے بولی تھی۔۔۔۔۔

ویسے رومی جو ہمارے راڈ سے مارا تھا وہ سٹیل کی کتنی بھاری تھی میرا تو سر گھوم گیا تھا۔۔۔۔۔
پاگل وہ سٹیل کی نہیں لوہے کی تھی۔۔۔۔۔
تمہیں کیسے پتا وہ لوہے کی تھی۔۔۔۔۔

اب ایک اور لڑائی۔۔۔۔۔
بس پتا ہے۔۔۔۔۔

ہاں تمہاری پیچھے دو آنکھیں اور تھی اس لیے۔۔۔۔۔
تم مجھ سے لڑتی رہا کرو۔۔۔۔۔

ہاں جیسے تم تو پیار کر رہے ہو نہ مجھ سے۔۔۔۔۔

عشق بے اختیار اے ریہہ افضل

پری نے جلدی میں بول دیا تھا اور اس کی بات پر رومی نے اس کی جانب دیکھا تو وہ باہر دیکھنے لگ گئی رومی مسکراتا
ڈرائیو کرنے لگ چکا تھا۔۔۔۔۔

پیار

رومی زیر لب بڑبڑایا تھا اور پھر سر جھٹک کر ڈرائیو کرنے لگ پڑا تھا



Past

مشی ٹریپ پر جا چکی تھی۔۔۔۔۔

زویا یونی سے آئی تو گھر میں کچھ مہمان نظر آئے تھے وہ اندر گئی تو چھوٹے ماموں بیٹھے تھے۔۔۔۔۔

اس نے چونک کر دیکھا تھا۔۔۔۔۔

ساتھ ہی وہ صبح والا لڑکا بھی بیٹھا تھا۔۔۔۔۔

بیٹا زویا جاؤ روم میں فریش ہو جاؤ حرا بیگم نے زویا سے بولا تھا تو وہ ایک نظر احمر پر ڈالتی وہاں سے چلی گئی تھی جبکہ احمر

اسے دیکھ کر خوش ہو گیا تھا۔۔۔۔۔

امیر زادہ اپنی ضد جو پوری کرنے لگا تھا۔۔۔۔۔

اس دن ہی زویا کے بارے میں پتا کروایا تو معلوم ہوا تھا وہ اس کی کزن ہے جبکہ اپنے پاپا کو مشکل سے منا کر وہ وہاں لایا

تھا۔۔۔۔۔

Page 289 of 411

لیکن وہ کس قدر غلیظ تھا یہ شاید کوئی جانتا نہیں تھا۔۔۔۔۔

وہ لوگ چلے گے تو زویا کی ماں اس کے پاس آئی تھی

بیٹا تمہارے ماموں احمر کے لیے تمہارا رشتہ لے کر آئے تھے اچھا لڑکا ہے اور میرا بھائی بھی دوبارہ مجھ سے مل رہا ہے

۔۔۔۔۔

تو کیا ہاں کہہ دے۔۔۔۔۔

حرا بیگم نے پوچھا تھا

لیکن ماما مجھے شادی نہیں کرنی اس سے

پر بیٹا کیوں کوئی مسئلہ ہے بیٹا اتنے دنوں بعد بھائی کچھ مانگنے آئے ہے۔۔۔۔۔

حرا بیگم کی آنکھوں میں آنسوں تھے

ماما مجھے پڑھنا ہے پلیز ابھی آپ جائے

زویا گویا اس دن احمر کی نظروں کو سمجھتے ہوئے بولی تھی جو اسے بالکل پسند نہ آئی تھی۔۔۔۔۔

حرا بیگم چلی گئی تھی لیکن زویا اب سوچ میں تھی کیا کرے وہ ایسے ممد کھی ہوگی لیکن ایک موقع دینا چاہے لیکن

READERS CHOICE

۔۔۔۔۔

وہ عجیب کشمکش میں تھی۔۔۔۔۔

عشق بے اختیار اسی بہ افضل

اور آخر کار حرا بیگم کے دس دن تک ایمو شنل بلیک میل سے زویا نے ہاں کر دی تھی اور حرا بیگم خوش ہو گئی تھی پر یہ
نہیں جانتی تھی یہی سب سے بڑی غلطی تھی ان کی جو زندگیاں بدل دے گی



Past 😞

تمہیں پتہ ہے نہ کہ ایک سال سے ہم لوگ ریلیشن میں ہے واحد یہ بات میں نے آپ کو نہیں بتائی ہم کب شادی
کرے گے۔۔۔۔۔ 😞

مشی فون پر کسی سے بولی تھی۔۔۔۔۔

بے بی جلد ہی میں اب تم سے شادی کروں گا میں خود نہیں رہنا چاہتا تمہارے بغیر۔۔۔۔۔ 😞
مقابل نے پیار سے کہا تھا۔۔۔۔۔

اور مشی کے چہرے پر شرم سے مسکراہٹ آئی تھی 😊🐼۔

ٹھیک ہے اب میں فون رکھتی ہوں پلیز جلدی کرنا تمہیں۔ پتا میں بہت آگے جا چکی ہوں تمہارے بغیر رہنے کا تصور
بھی موت ہے۔۔۔۔۔ بہت محبت کرتی ہوں میں تم سے۔۔۔۔۔ 😊

مشی بے بی یونہی

I love you so much ❤️

Page 291 of 411

عشق بے اختیار
امریبہ افضل

عشق بے اختیار

مقابل نے پیار بھرے لہجے میں کہا تھا چلو اب سو جاؤ بی صبح تمھیں۔ گھومنے جانا ہو گا۔۔۔۔۔

یہ کہتے ساتھ ہی مشی نے اس کی بات مانی اور فون رکھ دیا تھا۔۔۔۔۔



Past

وہ ایک کافی شاپ میں بیٹھے تھے۔۔۔۔۔

دیکھیں زویا جو بھی اس دن ہوا اس کے لیے میں دل سے معافی چاہتا ہوں مجھے آپ سے محبت ہو گئی ہے اس دل میں ہمیشہ آپ کا خیال رہتا ہے آپ کو اپنی زندگی میں لانا چاہتا ہوں آپ آئے گے میری زندگی میں ---❤️----

احمر نے امید سے اس کی طرف دیکھا تھا اور اس کے ہاتھ پر اپنا ہاتھ رکھ دیا تھا۔۔۔۔۔

زویا نے جل سا ہو کر ادھر ادھر دیکھا تھا ماما کی ضد کی وجہ سے شادی تو اس سے ہی کرنی تھی کہ والدین نے کہا تھا

-----پھر کیوں نہ وہ اسے ایک چانس دے ہی دے.....🙄

زویا اثبات میں سر ہلایا تھا اور مسکرائی جس سے اس کی آنکھ کہ نزدیک ڈمپل نمایاں ہوا تھا 😊۔۔۔۔۔

احمر تو خوشی سے جھوم اٹھا تھا اور اس کے ڈمپل پر نظریں گاڑ چکا تھا۔۔۔۔۔ 😊

زویانے نظریں جھکالی تھی۔۔۔۔۔


اور تھوڑی دیر بیٹھ کر وہ لوگ وہاں سے چلے گئے تھے زویا کو حمدا چھا لگا تھا۔۔۔۔۔



اس پر افضل

زویا لیٹنے ہی لگی تھی جب اس کے موبائل پر کال آئی....

جاناں سوئی نہیں آپ۔۔۔۔۔

احمر نے پیار بھرے انداز میں کہا تھا  -----

زویا کے چہرے پر مسکراہٹ آگئی تھی 😊۔۔۔۔

جی بس سونے ہی لگی تھی۔۔۔۔۔

بس جلدی سے تم ہمارے گھر آ جاؤں پھر میرے روم میں سونا۔۔۔۔۔

احمر کی بات پر زویا شرمائی تھی 😊🐒

چلو اب سو جاؤ تم۔۔۔۔۔

I really love you 😘.....

احمر نے کہتے کال کاٹ دی جبکہ زویا بھی بیڈ پر لیٹ چکی تھی اور تھوڑی دیر میں خوشی خوشی وہ بھی سو گئی تھی

READERS CHOICE

چلو نہ یار جلدی لیٹ ہو جائے گے۔۔۔۔۔

عشق بے اختیار

زویا اور مشی گاڑی میں بیٹھے تھے جو احمر نے ہی اسے دی تھی وہ بھی اس کے بہت زیادہ انسٹ کرنے پر زویا نے رکھی تھی۔۔۔۔

پورے دو دن تو منایا تھا اس نے اسے تب جا کہ زویا مانی تھی ڈرائیونگ سیکھی تھی۔۔۔۔۔

مشئی اسے جلد گاڑی چلانے کو بول رہی تھی مشئی بھی اس کی منگنی سے خوش تھی۔۔۔۔۔

تمہیں پتا ہے مشی بہت محبت کرتی ہوں میں اس سے پتا نہیں کب اس نے مجھے اپنا عادی بنالیا پہلے مجھے ماما پاپا کے


فصلے پر غصہ تھا پر اب میں بہت خوش ہوں بہت زیادہ۔۔۔۔۔😊😊

زویا سے بتا رہی تھی۔۔۔۔۔

اوہوووووواہ بھئی کیا بات ہے۔۔۔۔۔

مشی نے اسے چھیڑا تھا جس سے زویا نے اسے ہلکا سا تھپڑ مارا تھا۔۔۔۔۔

ظالم۔۔۔۔۔ مشی نے منہ بسور کر کہا تھا 😞۔۔۔۔۔

اور پھر دونوں ہی ہنس دی  -----

وہ لوگ مطلوبہ جگہ پر پہنچ چکے تھے لیکن اندر کا منظر دیکھتے ہی ایک حیرت کا پہاڑ ٹوٹا تھا ان پر جیسے پورا آسمان ان پر گر

کیا تھا۔۔۔۔۔

احمر

اس سے پہلے کہ زویا اسے مخاطب کرتی مثنیٰ نے گھٹی ہوئی آواز میں اسے بلایا تھا 😞-----

عشق بے اختیار اسی بہ افضل

احمر جو صوفے پر کسی لڑکی کو گرائے نشے میں دھوٹ اس پر جھکا ہوا تھا پیچھے مڑ کر دیکھا۔۔۔۔۔

اور پھر لڑھکڑا کر چلتا ہوا ان تک آیا تھا 😊۔۔۔۔۔

بے بی تم یہاں۔۔۔۔۔

احمر نے مشی کو چھوتے ہوئے کہا تھا۔۔۔۔۔

زویانا سمجھی سے یہ سب دیکھ رہی تھی ہوش تو اس کے تب ہی اڑ گے تھے جب اس نے احمر کو اس لڑکی پر جھکا پایا

😊۔۔۔۔۔

مشی یہ سب۔۔۔۔۔

زویانے اب مشی کو آواز دی تھی۔۔۔۔۔

آپی میں محبت کرتی ہوں احمر سے۔۔۔۔۔

مشی نے رندھے ہوئے لہجے میں کہا تھا 😞 😞 پر آپی مجھے نہیں پتا تھا یہ میرے ساتھ چیٹ کر رہا ہے کتنا چاہا تھا

میں نے اسے مجھے نہیں پتا تھا آپ کی منگنی اس سے ہوئی ہے۔۔۔۔۔

مشی اب باقاعدہ رونے لگی تھی 😞 😞۔۔۔۔۔

بے بی گندے نالی کی بے بی تمہیں لگتا میں تم سے شادی کروں گا پتہ نہیں کس کا خون ہو کس خاندان سے ہو

۔۔۔۔۔

احمر حقارت سے بولا تھا 😊۔۔۔۔۔

عشق بے اختیار

عشق بے اختیار

مشی تو اس کی بات سے سن ہو چکی تھی کتنا بڑا دھوکا ایک سال سے وہ اس سے محبت کرتی تھی بلکل اپنی پوری سچائی
سے اسے چاہا اور اس نے کیا کیا تھا اس کے ساتھ مشی تو پاگل ہونے کو تھی۔-----💔💔-----
تبھی زویانہ احمر کے منہ پر زور سے تھپڑ مارا تھا احمر جو نشے میں تھا اسے اپنا سر گھومتا ہوا محسوس ہوا تھا



فوراً ہی اس نے زویا کا ہاتھ پکڑا تھا۔۔۔۔۔

جاناں میں تم سے سچی محبت کرتا ہوں قسم سے بیت پیار کرتا ہوں تم سے۔۔۔۔۔

اور آج میں اپنے پیار کو پالوں گا۔۔۔۔۔

اس کی بات پر زویا نے حیرانی سے اسے دیکھا اسے شدت سے کچھ غلط ہونے کا احساس ہوا تھا محبت تو وہ بھی کو بیٹھی

تھی اس سے پر یہ انسان لائق ہی نہیں تھا محبت کہ -----

زویا کے چہرے پر پل بھر میں خوف آیا تھا 🤔

اومے آج رات تو اس کے ساتھ رہے گا احمر نے پاس کھڑے اپنے آوارہ دوست سے کہا تھا اور مشی کی جانب اشارہ کیا

مشی بے بی آج رات یہ تمہارا خیال رکھے گا۔۔۔۔۔

اس کی بات سے مشی کے حواس سلب ہوئے تھے زو ماے یقینی سے اسے دیکھا کسے محبت کے دعوے کرتا تھا وہ شخص

اسے نفرت ہونے لگی تھی سب سے آنکھوں سے جھٹ سے آنسو بہہ نکلے تھے۔۔۔۔۔

عشق بے اختیار

نہ ماما ضد کرتی نہ یہ سب ہوتا نہ وہ اس سے محبت کرتی اور ممشی کا بھی نہیں سوچا کیسے اسے معلوم نہ ہوا کہ وہ چاہتی ہے

کسی کو _____

احمر اسے پکڑتا ہوا صوفے تک لایا اور اسے گرا دیا تھا۔۔۔۔۔

یہی عمل دوسرے لڑکے نے مشی کے ساتھ بھی کیا تھا وہ تو جیسے اس دنیا میں نہیں تھی یاد تھی دماغ میں گھوم رہی تھی تو بس اس کی باتیں۔۔۔۔۔۔۔۔

جب وہ لڑکا مشی پر جھکا تو مشی نے دھاڑے مار مار کر رونا شروع کر دیا تھا 🥲🥲🥲🥲🥲

احمر جوزویا پر جھک رہا تھا اور زویا کی آنکھوں میں آنسوؤں تھے۔۔۔

اس نے مٹی کی جانب دیکھا تھا تبھی زویا نے پاس پڑا اس اٹھا کر احمر کے سر پر دے مارا وہ درد سے بلبلا اٹھا تھا۔۔۔۔۔

خون اس کے سر سے رواں ہو چکا تھا۔۔۔۔۔

پرزویانے اسے دھکا دیا اور جلدی سے اس لڑکے کہ سر پر بھی مارا اور مٹی کو ہلایا جو تقریباً پاگل ہونے کو تھی۔۔۔

پرزویا کو ہمت نہیں ہاری تھی اگر وہ اس وقت یہاں تھوڑی دیر بھی رک گئی تو پتہ نہیں کیا ہو اس کی ساتھ۔۔۔۔۔

اس نے جیسے تیسے مشی کو گاڑی تک لایا اور بیٹھا کر گاڑی سٹارٹ کر دی اس کی خود کی حالت بہت خراب تھی دل کر رہا تھا روئے خوب روئے پر وہ ایسا کر نہیں سکتی تھی۔۔۔۔۔

مشقی میری جان میں ہوں نہ پیار۔۔۔۔۔

وہ مسلسل مشی کو دیکھتے ہوئے کہہ رہی تھی جیسے چپ لگ چکی تھی۔۔۔

اور پھر اچانک مشی نے کچھ بولنا شروع کیا۔۔۔۔۔

نہیں دور رہوں مجھ سے پاس نہ آؤ میرے۔۔۔۔۔

میں محبت کرتی ہوں تم سے۔۔۔۔۔

مشی کہتے ساتھ ہی اونچا اونچا رونے لگ چکی تھی 😞😞😞😞😞😞۔۔۔۔۔

زویا اس کی حالت دیکھ کر رونے لگی تھی کوئی شک نہیں تھا مشی پاگل ہو گئی تھی جو کبھی خاموش ہو جاتی کبھی اونچا اونچا رونے لگتی تھی۔۔۔۔۔

اور پھر وہ بے ہوش ہو گئیں تھی۔۔۔۔۔

زویا نے پاس ایک ہاسپٹل کی طرف گاڑی موڑی جو شاید مینٹل ہاسپٹل تھا۔۔۔۔۔

وہ اندر سے نرس کی مدد سے اسے لے کر اندر گئی تھی۔۔۔۔۔

اب وہ ڈاکٹر کے آفس میں بیٹھی تھی۔۔۔۔۔

دیکھے پشنت کے ساتھ بہت برا ہوا ہے لگتا نہی۔ صدمہ لگا کسی بات کا وہ مینٹل ڈسٹرب ہو چکی ہے۔۔۔۔۔ آپ میرا

مشورہ مانے تو انہی۔ یہی اڈمیٹ کروادے ورنہ وہ زیادہ پاگل ہو جائے گی اور انہیں کسی بھی چیز سے نکالنا مشکل ترین

ہو جائے گا۔۔۔۔۔

زویا ڈاکٹر کی بات پر تڑپ ہی تو گئی تھی آنکھوں۔۔۔۔۔ سے آنسوؤں جاری تھے۔۔۔۔۔

اس نے آنکھیں۔ بند کی اور پھر کھولیں تھی ایک آنسوؤں ٹوٹ کر اس کے رخسار پر بہا تھا۔۔۔۔۔

عشق بے اختیار اسی بہ افضل

ٹھیک ہے۔۔۔۔۔

زویا یہ کہتی ہاسپٹل سے باہر چلی گئی جبکہ پیچھے سے مٹی روتے ہوئے اسے پکارنے لگی تھی۔۔۔۔۔
لیکن۔ زویا کو اب پتھر کا ہونا تھا نہ وہ اسے لے کر جاتی نہ یہ سب ہوتا۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔
وہ گاڑی میں بیٹھی گھر پہنچی تھی۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔

گھر جا کر وہ لاؤنچ میں آئی جہاں۔ سب بیٹھے تھے۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔

اس سے پہلے کوئی اس سے کچھ پوچھتا زویا خود ہی بول پڑی تھی۔۔۔۔۔

اور ایک ایک لفظ ان کو بتا دیا جسے سن کر سب حیران کھڑے تھے۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔

اور اب رو رہے تھے۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔

آج کے بعد میں یہاں مٹی کا ذکر نہ سنوں۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔

زویا کا چہرہ ضبط سے سرخ ہو چکا تھا مگر اب اسے رونا نہیں تھا۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔

اس سے پہلے حرا بیگم آگے آتی زویا نے انہی روک دیا تھا۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔

میں نے آپ کی ضد پوری کی اب مہربانی آپ لوگ ذرا فاصلے رکھے مجھ سے۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔

زویا کہتی ہوئی اوپر چلی گئی پیچھے سے میرب حرا بیگم کے ساتھ لپٹ کر رونے لگی حافظ صاحب کی آنکھیں بھیگی تھی

۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔

اور چانک حرا بیگم زمین بوس ہو گئی تھی راحب چلاتا ہوا ان تک پہنچا تھا۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔

Page 299 of 411

اسرپر افضل

عشق بے اختیار

اس بات کو تقریباً دو ماہ گزر چکے تھے زویا یونی میں ہی رہتی تھی لاہور اور وہاں ہو سٹل میں۔۔۔۔۔

حرا بیگم اور باقی سب نے اس سے مشی کے بارے میں پوچھنے کی کوشش کی تو وہ ان سب کو ایسے دیکھتی کہ اب خاموش ہو جاتے۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔

شوخی کی جگہ اب سفاکت نے لے لی تھی اور شرارتیں اب سنجیدگی میں بدل چکی تھی۔۔۔۔۔

چہرے کو کور کر لیتی اس لیے کہ اس کے بہت دشمن تھے وہ نہیں۔ چاہتی تھی کہ اس کا چہرہ کوئی دیکھے پھر اس کی فیملی کو نشانہ بنائے۔۔۔۔۔

ان دو ماہ میں وہ ایک بار ہی یہاں آئی تھی اپنی کسی گائیک کے سلسلے میں اور رات کی میرب کے کہنے پر جس نے منتیں کی تھی اس کی۔۔۔۔۔۔

پتا نہیں بغیر کچھ جانے ہم نے یہ سب کیسے کر دیا۔۔۔۔۔

حرا بیگم رونے لگی تھی تب حافظ صاحب نے آگے بڑھ کر انہیں تھاماتھا۔۔۔۔۔

وہ ابھی غصے میں ہے بیٹی تو ہماری ہے سنبھل جائے گی آپ پریشان نہیں ہو وہ انہیں خود سے لگا کر بولے تھے خود بھی تو ان کی آنکھیں نم تھی اپنی لاڈلیاں جو کھوئی تھی انہوں نے لیکن انہیں یقین تھا جلد سب ٹھیک ہو جائے گا

READERS CHOICE

>>>>>>>>>>>>>>>>>>❤<<<<<<<<<<<<<<<<<<

Present... 🥰

Page 300 of 411

عشق بے اختیار
امریبہ افضل

عشق بے اختیار

مرحانے کھانا سائیڈ ٹیبل پر رکھا اور خود صوفے پر جا کر بیٹھ چکی تھی۔۔۔۔۔

شان جواب ٹھیک ہو چکا تھا بیڈ پر نیم دراز تھا اٹھ کر سیدھا ہو کر بیٹھا تھا۔۔۔۔۔

اور سامنے دیکھا جہاں وہ صوفے پر بیٹھی تھی۔۔۔۔۔

یہ کھانا کون کھلائے گا مجھے۔۔۔۔۔

شان آنکھوں۔ میں محبت لیے بولا تھا۔۔۔۔۔

[illegible]

جب وہ بیمار تھا مہربانی سے کھانا کھلاتی تھی اور وہ اسے ایسے نظروں کے حصار میں رکھتا جس سے مہربانوں سے ہوجاتی تھی۔۔۔۔۔

تم کھانا کھلا رہی ہو کہ میں تمہیں کھاؤ۔۔۔۔۔

شان نے شرارت سے کہا تھا اور مرزا اس کے بے باک جملے پر خود میں سمٹی تھی۔۔۔۔۔

۔ تبھی چلتی ہوئی اس تک آئی تھی۔۔۔۔۔

بہت بے شرم ہے آپ۔۔۔۔۔

مرحاً سے کھانا کھلاتے ہوئے بولی تھی

پتا ہے جانم اور ابھی تو بے شرمی کی ہی نہیں کوئی میں نے۔۔۔۔۔

شان مزید خود لہجے میں بولا تھا اور مر حاکا چہرہ شرم سے سرخ ہو یا تھا۔۔۔۔۔

عشق بے اختیار
امریبہ افضل

عشق بے اختیار

ایچھا ذرا رکے

مرحانے ٹرے واپس رکھی۔۔۔۔۔

شان اس کی کاروائی دیکھ رہا تھا کہ کیا کرنے والی ہے۔۔۔۔۔

مرحاس سے دور جا کھڑی ہوئی دروازے کے بالکل پاس۔۔۔

ایپ اول درجے کے بے شرم ہے سچی اور یہ کھانا اب آپ خود کھائے۔۔۔۔

مرحاکہ کر خود بھاگ گئی اور دوسرے روم میں جا کر دروازہ لاک کیا۔۔۔۔۔

شرم سے چہرہ جھکا لیا۔۔۔۔۔

شان اس کی حرکت پر گہرا مسکرایا تھا۔۔۔۔۔

کچھ کرنا پڑے گا۔۔۔۔۔

وہ دوبارہ کھانا کھاتے سوچنے لگ تھا۔۔۔۔۔

[illegible]

زویا یول سائیڈ پر کھڑی کچھ سوچ رہی تھی جب شہیر پیچھے سے آیا اور زویا کو ڈرایا تھا۔۔۔۔۔

زویا ہڑ بڑا کریانی میں گر چکی تھی۔۔۔۔۔

شہیر پہلے تو حیان کھڑا ہا اور زور سے ہنسا تھا 😂😂۔۔۔۔۔

زویا یانی کے اندر سے اسے دیکھ رہی تھی اسے تیپ چڑھی۔۔۔۔۔

تبھی فوراً چلانا شروع کیا۔۔۔۔۔

بچاؤ بچاؤ ڈوب جاؤ گی میں۔۔۔۔۔۔۔

زویا چلا رہی تھی شہیر کو کچھ سمجھ میں نہ آیا یعنی زویا شاہ کو سوئمنگ نہیں آتی تھی۔۔۔۔۔

اور یہ کیا کر دیا تھا اس نے اسے سوئمنگ نہیں آتی شہیر یک دم پریشان ہوا اور خود بھی پانی میں چھلانگ لگادی

۔۔۔۔۔۔۔

اور زویا بڑی پھرتی سے پول سے باہر نکلی دوسری سائیڈ سے۔۔۔۔۔۔۔

شہیر پیچا رہ کچھ سمجھ نہیں پار ہا تھا یعنی پھر اسے پھنسا گئی تھی۔۔۔۔۔ اس کی جان۔۔۔۔۔

۔۔۔۔۔۔۔

S.k the intelligent.... 🤪

مجھ سے الو بن گیا ہوووو یہ کیا ہوا۔۔۔۔۔

اب کی زویا ہنسی تھی 😂😂😂

شہیر اس کی چالاکی کو دیکھ کر رہ گیا تھا۔۔۔۔۔

ہنسے سے اس کا ڈمپل نمایاں ہوا تھا اور شہیر تو اسی میں کھو گیا تھا۔۔۔۔۔

ہاتھ دو بار باہر نکالو مجھے یہاں سے جان۔۔۔۔۔

شہیر نے اس کی جانب ہاتھ بڑھایا تھا۔۔۔۔۔

عشق بے اختیار اربابِ افضل

اور تمہیں لگتا میں پاگل ہوں جو تمہیں ہاتھ دوں گی وہ باہر راستہ نکلوا ہاں سے جان کے جانو۔۔۔۔۔

زویا کہتے ساتھ آگے بڑھی ہی تھی کہ شہیر نے اس کے پاؤں سے پکڑ کر اسے گرایا تھا۔۔۔۔۔

گرنے کے بعد تو زویا کو کچھ سمجھ نہ آیا تھا۔۔۔۔۔

ہاں تو کیا کہہ رہی تھی جانو کی جان۔۔۔۔۔

۔ شہیر اس کا نقاب اتارتا ہوا بولا اور جھک کر اس کے گال پر اپنے لب رکھ دیے تھے۔۔۔۔۔

زویا کا چہرہ ہل میں لال ہوا تھا۔۔۔۔۔

تبھی اس نے اپنا سر شہیر کے سینے سے ٹکادیا اور شہیر نے بھی اس کے گرد بازو پھیلا دیے تھے۔۔۔۔۔



میرب ذیشان کے کپڑے نکال رہی تھی جب پیچھے سے ذیشان نے اس کی کمر کے گرد اپنے بازو لپیٹے اور اس کی

کندھے پر اپنا سر رکھا تھا۔۔۔۔۔

میرب کا چہرہ ہل میں سرخ ہوا تھا۔۔۔۔۔

ذیشان۔۔۔۔۔

میرب نے حجل سا ہو کر اسے پکارا تھا جو اس کے چہرے پر پیار کے رنگ دیکھ رہا تھا۔۔۔۔۔

جی جاناں۔۔۔۔۔

ذیشان نے پیار سے کہہ کر اسے کندھے پر اپنے لب رکھے تھے۔۔۔۔۔

عشق بے اختیار

امیر افضل

ہم کالج کب جائے گے۔۔۔۔

میرب نے اس کی گرفت سے نکلتے ہوئے کہا جو مشکل تھا بدلے میں ذیشان نے اپنی گرفت اور مضبوط کر لی تھی

۔۔۔۔۔

جاناں جب میرا دل بھرے گا۔۔۔۔

ذیشان نے اس کا رخ اپنی جانب کر کے اس کے لال ہوتے رخسار پر اپنے ہونٹ رکھے تھے۔۔۔۔

میرب اس کی جسارت پر مزید سرخ ہوئی تھی۔۔۔۔

اور آپ کا دل کب بھرے گا۔۔۔۔

میرب نے آنکھیں اوپر کر کے معصومیت سے سوال کیا تھا۔۔۔۔۔

افففف جانناں ایک تمھاری معصومیت۔۔۔۔۔

ذیشان نے جھک کر اس کی پیشانی پر اپنا لمس چھوڑا تھا۔۔۔۔۔

کبھی نہیں بھرے گا دل تو۔۔۔۔

ذیشان نے اسے خود سے کھاتے ہوئے کہا تھا اور اس کی بات پر میرب کے اندر ایک انجانی خوشی ہوئی تھی کتنا چاہتا تھا

وہ اسے۔۔۔۔۔

اس کا مطلب میں کالج نہیں جاؤ گی۔۔۔۔۔

میرب اس سے الگ ہوتے بولی تھی۔۔۔۔۔

Page 305 of 411

اس پر افضل

مطلب تو یہی ہے چھوڑ ویڑھائی۔۔۔۔۔

بس نور نے وہاں اسے دیکھ لیا۔۔۔۔۔
ادھر کیا دیکھ رہے ہیں تبھی تنگ کر بولی تھی۔۔۔۔۔
کیا دیکھ رہا ہوں میں یار۔۔۔۔۔
رفی نے نور کی جلن صاف محسوس کی تھی پھر تو بس اسے بہانہ مل چکا تھا نور کو جلانے کا۔۔۔۔۔
بار بار وہ اس لڑکی کی طرف دیکھتا اور مسکرا جاتا تبھی نور غصے سے مال سے باہر نکل گئی اور عارف بھی اس کے پیچھے ہی ا
گیا باہر نکلتے ہی نور آہستہ آہستہ چل رہی تھی جس پر رفی نے اسے بولا تو اب اس نے تنگ کر جواب دیا تھا۔۔۔۔۔
گاڑی میں بیٹھتے بھی اس کا موڈ خراب تھا۔۔۔۔۔
یار کیا ہو گیا ہے یوں کیوں موڈ آف کر رہی ہو۔۔۔۔۔
عارف نے شرارت سے کہا تھا۔۔۔۔۔
جیسے آپ کو تو فرصت مل گئی ہے میرے موڈ آف کو دیکھنے کی۔۔۔۔۔
نور نے تپ کر جواب دیا تھا۔۔۔۔۔
تمہیں ہی تو دیکھتا ہوں دن رات۔۔۔۔۔
دیکھیں غصہ نہ دلانے مجھے اور گاڑی بھائی کے گھر کی طرف کرے۔۔۔۔۔
اس کی بات سن کر عارف کے ماتھے پر بل آئے تھے
کس خوشی میں۔۔۔۔۔

عشق بے اختیار
امریبہ افضل

عشق بے اختیار

مجھے بھائی کی یاد آرہی ہے اور میں وہی دو چار دن وہی رہنا چاہتی ہوں۔۔۔۔۔

ایسا کچھ نہیں ہوگا اگر ملنا ہے تو ملو پر تم وہاں نہیں رہو گی۔۔۔۔۔

کیوں نہیں رہوں گی میں وہاں۔۔۔

نور کو اس کی بات غصہ دلا گئی تھی

کیوں کہ میرا دل نہیں لگتا تمہارے بغیر۔۔۔۔۔

عارف نے محبت سے کہا تھا نور نے چہرہ پھیر لیا تھا۔۔۔۔۔

دیکھوں نور یا اگر ناراض ہو رہی ہو تو ہو جاؤ میں پھر بھی اجازت نہیں دوں گا رہنا تمہیں میرے ساتھ ہی ہے

ہاں اگر ملنا ہے تو بتادوں ابھی کے چلتا ہوں۔۔۔۔۔

عارف نے اس کے بگڑے موڈ کو نظر انداز کر کے کہا تھا۔۔۔۔۔

لیکن نور نے کوئی جواب نہیں دیا۔۔۔۔۔

تمہیں تو میں گھر جا کر بتاتا ہوں ذرا۔۔۔۔۔

عارف شوخی سے بول کر دوبارہ ڈرائنگ کرنے لگا تھا۔۔۔

[illegible]

مما میری بات تو سنو۔۔۔۔۔

پلیز۔۔۔

پری روتے ہوئے بول رہی تھی حمزہ نے سیدھا کر گھر دو چار اور لگا کر پری کی ماں کو بتایا تھا تبھی انہوں نے وہی سے پری کو گھر آنے کا بولا تھا ساتھ رومان بھی تھا۔۔۔۔۔

اور کیا سننا ہے پتہ کتنی باتیں کر کہ گے ہے کیا تم مجھے نہیں بتا سکتی تھی دشمن ہوں میں تمہاری میں خود ہی نکاح کروا دیتی اس کے ساتھ کتنے ارمان تھے میرے ایک تو بیٹی تھی میری لیکن تم نے سب کے سامنے مجھے ذلیل کر دیا پریشہ

۔۔۔۔۔

پری کی ممانے روتے ہوئے کہا تھا۔۔۔۔۔

واقعہ انہیں بہت باتیں سننے کو ملی تھی۔۔۔۔۔

اب اور اسی وقت تم میرے سامنے نکاح کرو گی تاکہ آس پڑوس کو پتا چلے کہ میری بیٹی نے میرے سامنے نکاح کیا ہے وہ سب جھوٹ ہے۔۔۔۔۔

پری کی ممانے اٹل لہجے میں کہا تھا۔۔۔۔۔

بٹ ممپریشہ اور رومان نے ایک دوسرے کی طرف دیکھا تھا۔۔۔۔۔

اب یہ کیانی مصبت تھی۔۔۔۔۔

کیا پر کیا اب بھی کوئی کسر رہ گئی ہے۔۔۔۔۔

عشق بے اختیار اسریبہ افضل

جاؤ فیض جا کر قاضی کو لے کر آؤ اور تم سمینہ جا کر محلے کے عورتوں کو بلاؤ۔۔۔۔۔

مما پر ہمارا نکاح تو ہو چکا ہے پھر ان سب کی کیا ضرورت ہے۔۔۔۔۔

پری تو حواس بختہ ہوئی تھی اور یہی حال رومان کا بھی تھا۔۔۔۔۔

ہو چکا ہے جو کارنامہ تم نے انجام دیا ہے سب کی باتیں سنی ہے میں نے کہ بیٹی کا باپ نہیں ہے تو کیسے کیسے کام کیے
ہے۔۔۔۔۔

اب میں انہیں بتانا چاہیے ہوں کہ وہ لوگ اور حمزہ کو اس کر کے ہے اسی میں عافیت ہے ورنہ تمہیں پتہ نہیں ہے
معاشرہ وقتہ طور پر بھول جاتا ہے لیکن باتیں بہت کرتا ہے تمہارے ابو نے جو کیا وہ میں ابھی تک سن رہی ہوں
۔۔۔۔۔

ذکیہ بیگم نے روتے ہوئے کہا تھا۔۔۔۔۔

اور پھر ناچار ایک غلطی کی وجہ سے تھوڑی دیر تک پریشہ رومان ایک بندھن میں۔ بندھ چکے تھے۔۔۔۔۔
دونوں ہی اپنی جگہ کنفیوژ تھے اور پری تو غلطی بھی اپنی مانتی تھی۔۔۔۔۔

رومان کو پری کا کزن بتایا گیا تھا اور پرے کا اور شاید اس کے دوسرے ملک شفٹ ہونے کی وجہ سے جلد شادی کا بہانہ
بنایا گیا تھا ویسے بھی انہیں کون سا اس شہیر میں رہنا تھا۔۔۔۔۔

پری اپنی ماما سے مل کر گاڑی میں بیٹھ کر جا چکی تھی سب کچھ اتنی جلدی ہوا تھا کہ کچھ سوچنے سمجھنے کو وقت نہ ملا تھا
۔۔۔۔۔

رومان-----

پریشے کی آواز پر ڈرائنگ کرتے رومان نے اسے دیکھا جا کی آنکھوں اور لہجے میں شرارت رہتی تھی آج شرمندگی تھی-----

لیکن وہ تو اسے خوش دیکھنا چاہتا تھا نجانے کس جذبے کی وجہ سے-----

میں تھوڑے دنوں تک آپ سے طلاق لے لوں گی اگر آپ چاہے تو ابھی دے دے بس تھوڑا وقت اس لیے مانگ رہی ہو کہ ماما تھوڑا سٹیبل ہو جائے پھر میں خود آپ کی لائف سے چلی جاؤ گی اور پلیر ایم سوری میری ایک چھوٹی سی غلطی کی وجہ سے یہ سب ہوا-----

پری نے شرمندگی سے سر کو جھکا کر کہا تھا-----

رومی کو اس کی بات سے الگ سی تکلیف ہوئی تھی-----

ٹھیک ہے جیسا تم مناسب سمجھو-----

رومی نے ضبط سے کہا تھا-----

اور پری کو شاید اس سے اس جواب کی توقع نہیں تھی تبھی سراٹھا کر اسے دیکھا تھا-----

جو سامنے دیکھتے ڈرائنگ کر رہا تھا-----

پری نے سرد و سری جانب کیا اور ونڈو کے باہر دیکھنے لگی-----

آنسو ٹوٹ کر اس کی گال پر بہا تھا-----

عشق بے اختیار اسی بہ افضل

دونوں کے دل کی کیفیت عجیب تھی شاید دونوں ماننے سے انکاری تھے جو ان کا دل کہہ رہا تھا۔۔۔۔۔
دونوں بدگمان ہو چکے تھے یا ناراض یا یہ قسمت کا کھیل تھا جو بہت جلد یا تو ان کو ملائے گا یا جدا کرے گا۔۔۔۔۔



پری اور رومان گھر پہنچ چکے تھے اور سب اس وقت ایک روم میں بیٹھے تھے جس پر ہمیشہ کی طرح ایک طرف
سربراہی کر سی پر زویا بیٹھی تھی جبکہ دوسری طرف ایس کے بیٹھا ہوا تھا۔۔۔۔۔
پر اس وقت وہ کوئی قانون کا مسئلہ یاد شمن کو لے کر نہیں بیٹھے تھے بلکہ اس وقت وہ سارے پری اور رومی کی اس
سیچویشن کے لیے بیٹھے تھے ان کے چہرے کے تاثرات نرم تھے۔۔۔۔۔
جبکہ پری اور رومی ایک دوسرے کو دیکھنے سے گریز کر رہے تھے لیکن اندر ہی اندر دونوں کے دلوں میں ایک دھڑکا
تھا الگ ہونے کا جو وہ ماننے کو تیار نہ تھے۔۔۔۔۔
جبکہ باقی سب ان کی کیفیت کو جانتے تھے لیکن یہ دونوں پاگل مانے تب نہ۔۔۔۔۔
ہاں تو تم دونوں ساتھ نہیں رہنا چاہیے اوکے سمپل کل ہی پری کا کسی اور سے نکاح کروادیتے ہے۔۔۔۔۔
زویا نے دونوں کی جانب باری باری دیکھتے ہوئے کہا شاید کچھ ڈھونڈنا چاہا جو مل بھی چکا تھا۔۔۔۔۔
پری اور رومی نے جھٹکے کی کیفیت سے ایک دوسرے کو دیکھا تھا۔۔۔۔۔
دونوں یہ تو نہیں چاہتے تھے بے چینی ان کے چہروں پر صاف واضح تھی۔۔۔۔۔

عشق بے اختیار اربابِ افضل

باقی سب خاموش بیٹھے تھے۔۔۔

ہاں زویا ٹھیک کہہ رہی ہے ویسے بھی ایک انچا ہے بندھن میں بندھ کر تم دونوں خود کو تکلیف دو گے۔۔۔
ایس۔ کے نے بھی زویا کی بات سے متفق ہوتے کہا تھا۔۔۔

اور سب نے ہاں میں سر ہلایا گو پاپری اور رومی کے ساتھ سب تھے۔۔۔

پری اپنے لب کاٹ کے رہ گئی اس نے خود کہا تھا لگ ہونے کا پھر کیوں وہ بے چین تھی ویسے بھی رومی تو اسے تنگ کرتا ہے نہ پھر کیوں اس سے دور جانا چھ محسوس نہیں ہو رہا تھا۔۔۔۔

نہیں جب اس نے بھی علیحدہ ہونے کا فیصلہ کر لیا تھا جب اسے کوئی فکر نہیں ہے جب وہ مجھے اپنی لائف میں نہیں چاہتا پھر میں زبردستی نہیں جاسکتی اس کی زندگی میں۔۔۔۔۔

ٹھیک ہے آپ اپنی آپ کو ہمیشہ میں نے آپنا مانا ہے آپ جو کہے مناسب ہے میں تیار ہوں۔۔۔۔۔

پری کی طرح رومان کی بھی کچھ یہی کیفیت تھی وہ پری سے دور نہیں جانا چاہتا تھا پراگر پری جانا چاہتی ہے تو اس کی لائف ٹھیک ہے۔۔۔۔

اوکے۔۔۔

READERS CHOICE

I have no issue

رومی نے بھی جیسے دکھی دل سے اجازت دے دی ضبط سے اس کی آنکھیں سرخ ہونے کو تھی لیکن۔ وہ کسی پر ظاہر نہیں کر رہا تھا۔۔۔

Page 313 of 411

آپ لوگ جائے پھر تیاری کرے لڑکا بھی آتا ہوگا۔۔۔

زویا نے سب کو دیکھتے کہا تھا سب لوگ اٹھ گے تھے۔۔۔۔

پری کی آنکھ میں آنسو آیا جیسے اس نے سب سے چھپ کر صاف کیا لیکن نور کی نظروں سے بچ نہ سکا تھا۔۔۔۔

سب لوگ چلے گے تھے تب زیب کو کچھ یاد آیا تو وہ زویا کے پاس رک گیا تھا۔۔۔

Mam can I ask you some questions if you don't mind...

زیب نے ہچکچاتے ہوئے پوچھا تھا۔۔۔

---Yes sure zaib

زویا نے مسکرا کر اس کا حوصلہ بڑھایا تھا۔۔۔

زویا وہ مشی کے ساتھ کیا ہوا تھا دیکھے برا نہیں مانے میں آپ کا دکھ سمجھ سکتا ہوں لیکن میں جاننا چاہتا ہوں پتہ نہیں

کیوں پر مجھے اپنی جانب کھینچتی ہے وہ کون ہے مجھ سے اس کا درد دیکھا نہیں جاتا۔۔۔۔

زیب نے زویا کی آنکھوں میں پل میں غصہ سفاکت اور درد دیکھا تھا۔۔۔

زویا نے آنکھیں بند کر کے کھولی تھی۔۔۔

اور مشی والا حصہ زیب کو بتا دیا اپنی بات نکال کے۔۔۔۔

بتاتے ہوئے اس کی آنکھیں آنسو ضبط کرنے کے چکر میں لال ہو چکی تھی۔۔۔۔

گرے آنکھوں میں سرخی اس کی آنکھوں کو مزید سحر انگیز بنا رہی تھی۔۔۔۔

اسرپر افضل

عشق بے اختیار

میمم اگر آپ برا نہ مانے تو کیا میں مشی کے ساتھ رہ سکتا ہوں میرا مطلب ملنے جاسکتا ہوں۔۔۔ میں اسے ہرٹ

زیب کے لہجے میں التجادیکھ کر زویا نے کچھ سوچتے ہوئے ہاں میں گردن ہلادی اور زیب خوش ہوتا ہوا وہاں سے چلا

زویا کی آنکھیں ضبط سے لال ہوئی تھی وہ روم میں آئی جہاں ایس۔ کے پہلے سے ہی بیڈ پر نیم دراز تھا۔۔۔۔

زویا صوفی پر جانے لگی تھی جب ایس کے نے اسے پکارا۔۔۔

تمہیں نہیں لگتا جان اب تمہیں میرے پاس لیٹنا چاہیے اگر۔۔۔۔۔

ایس۔ کے نے ایک ابرو اچکا کر یو چھا تھا۔۔۔

زویا جانتی تھی اگر وہ اس کے پاس گئی تو شہیر اس کی آنکھوں سے اسے پڑھ لے گا اور شاید ایک ڈر تھا اس کے اندر اگر

وہ اسے کھول کر بیان ہوگی تو کہی پھر سے اس کے ساتھ ہی۔۔۔۔۔

اس سوچ کے آتے ہی وہ صوفی کی طرف گئی تھی لیکن اب شہیر اس سے یوں سوال کر کہ اسے مشکل میں ڈال رہا

READERS CHOICE _____ تھا

زویا نے آنکھیں اٹھا کر شہیر کو دیکھا تھا اور شہیر تو اس کی لال ہوتی آنکھیں دیکھ کر حیران رہ گیا تھا وہ آنکھیں تھپی

خوبصورت پر تھی تکلیف میں۔۔۔۔۔



ہزاروں ان پر قتل ہوئے۔۔۔۔۔



خدا کے بندے سمجھاں آنکھیں۔۔۔۔۔

شہیر کو ایک درد سا محسوس ہوا تھا وہ چلتا ہوا صوفے کے پاس گیا اور زویا کو وہاں سے بیڈ تک لایا تھا۔۔۔
کیا ہوا میری جان کو بتاؤ یہ آنکھوں کو کیا حال کیا ہے کچھ ہوا ہے ابھی تک تو تم ٹھیک تھی نہ جان۔۔۔
شہیر نے انتہائی فکر مندی سے کہا جیسے بچوں کو ٹریٹ کیا جاتا ہے۔۔۔۔۔

زویا اس کی فکر پر جی جان سے مسکرائی تھی۔۔۔۔

نواب اتار کر سائیڈ پر رکھا تھا۔۔۔۔

میں ٹھیک ہوں جانو۔۔۔۔۔

زویا نے مسکرا کر کہا تھا۔۔۔۔

تم چھپالو جانتی ہو نہ تمہاری نس نس سے واقف ہوں میں خون طرح دوڑتی ہوں تم میرے اندر اگر تم ابھی نہیں بتانا
چاہتی تو ٹھیک ہے جان لیکن یاد رکھنا تمہارا درد مجھ سے ہو کر گزرے گا۔۔۔۔۔

شہیر نے انتہائی محبت سے کہتے اس کے سراپنے لب رکھے تھے۔۔۔۔

ہاں بس تمہیں رومانس سوچھ جائے۔۔۔۔۔

زویا نے اس کا موڈ ٹھیک کرنے کو بولا تھا۔۔۔۔۔

ہاں تو اپنی بیوی سے کر رہا ہوں مسئلہ نہیں ہونا چاہیے۔۔۔۔۔

عشق بے اختیار اسی بہ افضل

شہیر نے کہتے ہی زویا کی کمر پر ہاتھ ڈال کر اسے خود سے قریب کیا۔۔۔

دونوں کی دھڑکنیں یک دم تیز ہوئی تھی۔۔۔

شہیر نے جھکتے ہوئے اس کی لبوں پر اپنے ہونٹ رکھ دیے۔۔۔۔۔

زویا نے ساتھ ہی مزاحمت کی تھی جس کی وجہ سے شہیر نے اس کی کمر پر اپنے ہاتھ مضبوط کیے تھے۔۔۔

آخر اپنی من مانی کرتا وہ زویا سے دور ہوتا غصے اور شرم سے لال ہوتے اس کے گلابی گالوں پر جھکا تھا اور شدت سے

اس پر اپنے لب رکھے تھے۔۔۔

زویا نے تڑپ کر اسے خود سے دور کیا تھا۔۔۔۔۔

ورلڈ بیسٹ بے شرم ہو تم۔۔۔۔۔

زویا نے اپنے سانس درست کرتے ہوئے اسے ایک نیا خطاب دیا تھا۔۔۔۔۔

اور تمہیں میری بے شرمی سہنی پڑے گی جان۔۔۔۔۔

ڈھٹائی سے آگے سے جواب دیا گیا تھا۔۔۔۔۔

پری کا کل نکاح ہے اس لیے سب تیاری کر لو ویسے بھی پری جب چاہتی ہے تو ٹھیک ہے۔۔۔۔۔

زویا نے اپنی شرم کو بھلانے کے لیے بات بدل تھی اور وہ اس کی چالاکی پر مسکرا کر رہ گیا تھا۔۔۔۔۔

اور دروازے میں کھڑا رومی جوا بھی ابھی زویا سے بات کرنے آیا تھا وہی سے پلٹ گیا تھا۔۔۔۔۔

ویسے بھی پری یہی چاہتی ہے۔۔۔۔۔

عشق بے اختیار
امریبہ افضل

عشق بے اختیار

زویا کے الفاظ سے اسے درد دہور ہا تھا۔۔۔۔

نہیں وہ جو مرضی کرے یہ شادی زبردستی ہوئی ہے وہ مجھ تھوڑی محبت کرتی ہے۔۔۔۔

ہاں اور میں۔۔۔ میں بھی نہیں کرتا اس سے محبت پھر میری بلا سے جو مرضی کرے اچھا ہو رہا ہے۔۔۔۔

زونی نے خود کو سنبھالتے ہوئے کہا تھا۔۔۔۔۔

[illegible]

کیا تھا کہہ ہی سکتا تھا نہ کہ بیوی ہے میری ایسے کیسے کسی اور سے نکاح لیکن۔ اسے کیا مجھ سے وہ کیوں روکے گا مجھے

نہ چاہتے ہوئے بھی پری کے آنکھ سے آنسو گرا تھا۔۔۔

کب سے وہ بے چین دل کے ساتھ خود کو سمجھا رہی تھی لیکن بے چینی کم ہی نہیں ہو رہی تھی۔۔۔۔

تبھی نور کمرے میں آئی تھی۔۔۔

پری نے جلدی سے آنسو صاف کیے تھے۔۔۔

پری کیا تم خوش ہو۔۔۔

نور نے پری کے چہرے پر کچھ تلاشتے ہوئے کہا تھا جہاں درد کو چھپانے کی کوشش کی گئی تھی۔۔۔

ہاں میں ٹھیک ہوں مجھے کیا ہونا ہے۔۔۔

پیری نے خود کو ریلیکس کرتے ہوئے کہا تھا۔۔۔

عشق بے اختیار

عشق بے اختیار

کیا واقعی

نور نے اچنبھے سے اسے دیکھا تھا۔۔

ہاں میں ٹھیک ہوں اور اگر تمہارا اشارہ یہ شادی ہے تو میں خوش ہوں ویسے بھی شادی سے پہلے رومی سے طلاق لے کر مجھے معاذ کے ساتھ باندھ دیا جائے گا۔۔۔ جو زویا کی پسند ہے اور یقیناً اچھا ہے

پری نے مشکل سے اپنی بات پوری کی تھی۔۔۔

ٹھیک ہے پھر چلو آگے ہے تمہارے معاذ۔۔۔

نور نے طنز آگاہا تھا پری انور کرتی خود کو کمپوز کرتی باہر چلی گئی تھی۔۔۔۔۔



یہ اچھا نہیں ہو رہا رانی نے بھی کچھ نہیں بولا دیکھ رہے ہیں دونوں دکھ میں ہے صاف نظر آ رہا ہے کہ نہیں رہ سکتے
دونوں ایک دوسرے کے بغیر پھر بھی۔۔۔۔۔

نور نے غصے سے سوچتے ہوئے کہا ساتھ رنی کو بھی گھسیٹ لائی تھی۔۔۔

پھر اپنا سر جھٹکتی وہ بھی پری کے پیچھے باہر چلی آئی۔۔۔۔۔

لیکن۔ یہ کیا باہر کا تو منظر ہی بدلہ ہوا تھا۔۔۔

پری جیسے ہی روم سے باہر نکلی وہ زویا سے کچھ کہنے کے لیے آگے بڑھی لیکن پاؤں بری طرح کسی چیز سے ٹکرایا اور وہ بری طرح لڑکھڑا کر ابھی زمین بوس ہوتی کہ کسی کے مضبوط بازوؤں نے اسے تھام لیا۔۔۔۔۔

باقی سب بھی معاذ کا ویکلم کرنے اس سے ملنے روم سے باہر آئے رومی بھی بے دلی سے باہر آیا تھا۔۔۔۔۔
لیکن۔ سامنے کا منظر اسے اشتعال دلا گیا تھا۔۔۔۔۔

کیوں کہ پری میڈم آنکھیں بند کیے معاذ کے بازوؤں میں تھی۔۔۔۔۔

اور یہ دیکھتے ہی رومی کو غصہ آیا تھا پہلے ہی زویا نے کہا تھا پری بھی یہ چاہتی ہے اس بات پر وہ غصہ تھا اوپر سے اس کی بیوی کے ساتھ کوئی اس طرح کھڑا تھا۔۔۔

اس نے غصے سے آگے کو قدم بڑھائے تھے اور پری جو آنکھیں۔ بند کیے ہوئے تھی خود کو محفوظ پا کر آہستہ سے آنکھیں کھولیں اور سامنے اجنبی شخص کو دیکھ کر حیران ہو کر منہ ہوئی تھی۔۔۔۔۔

جبکہ معاذ کے چہرے پر ہلکی سی مسکراہٹ تھی جو جلتی پر تیل کا کام کر گئی تھی اور رومی کو مزید غصہ دلا گئی تھی۔۔۔۔۔
😊😊

رومی آگے بڑھتا ہوا ان تک پہنچا تھا۔۔۔۔۔

اور غصے سے ایک نظر مسکراتے ہوئے معاذ پر ڈالی اور پری کو اس سے الگ کیا تھا۔۔۔۔۔

اپنی کیفیت سے وہ خود بھی انجان تھا۔۔۔۔۔

اس سے پہلے کہ وہ کچھ کہتا کہ معاذ بول پڑا تھا۔۔۔۔۔

Let me guess I think you are romi.. right

معاذ نے مسکراتے ہوئے کہا تھا

زویا میم نے مجھے سب کے بارے میں بتایا تھا تم پری کے اچھے دوست ہو کیا تم رومی ہی ہو نہ۔۔۔۔۔

معاذ نے بتا کر اس سے سوال کیا تھا۔۔۔۔۔

ہممممم رومی نے صرف اتنا کہا تھا با مشکل اپنا غصہ ضبط کیا۔۔۔۔۔

زویا نے آگے بڑھ کر معاذ اور پری کو ساتھ لیا اور باہر لان کی طرف نکل گئی اور باقی بھی پیچھے ہی آگے تھے۔۔۔۔۔

کل ہی تو نکاح ہے۔۔۔۔۔

جی زویا۔۔۔۔۔

معاذ نے کہا تھا سب نے ایک نظر رومی جو دیکھا تھا۔۔۔۔۔

اتنی جلدی تیاری۔۔۔۔۔

رومان نے پہلو بدلتے ہوئے کہا تھا۔۔۔۔۔

پری نے امید بھری نظروں سے اسے دیکھا تھا۔۔۔۔۔

کوئی بات نہیں رومی تیاری دیکھ لے گے ہم بلکہ ہو چکی ہے تقریباً۔۔۔۔۔

عارف نے کہا تھا۔۔۔۔۔

نور نے کن انکھیوں سے عارف کو دیکھا تھا۔۔۔۔۔

اسریر افضل

عشق بے اختیار

پری کا چہرہ ایک دم سے بجھا تھا۔۔۔ پھر ادھر ادھر کی باتیں کر کہ وہ لوگ اٹھ گئے جبکہ ہر بات پر رومی اور پریشہ پہلو بدل رہے تھے۔۔۔۔۔



Hello miss how are you ?? And what are you doing here is everything ok ???

میرب گراؤنڈ میں کھڑی تھی آج اس کا پہلا دن تھا یہاں تھوڑی گھبراہٹ بھی ہو رہی تھی جب اچانک ایک لڑکے نے اسے مخاطب کیا تھا۔۔۔۔۔

ج۔۔۔۔۔ جی۔۔۔۔۔

میرب نے اٹکتے ہوئے جواب دیا تھا۔۔۔۔۔

کیا آپ کو کوئی مدد چاہیے میرے خیال سے آپ نیو ہے ادھر۔۔۔۔۔

لڑکے نے عجیب نظروں سے میرب کا سر تاپا جائزہ لے کر کہا تھا۔۔۔۔۔

نہیں۔۔۔۔۔

یک لفظی جواب دے کر وہ گزرنے لگی تھی جب اس لڑکے نے میرب کا ہاتھ پکڑا تھا۔۔۔۔۔

ابھی وہ کچھ کہتا کہ اس کے منہ پر زوردار گھنسنہ پڑا تھا۔۔۔۔۔

اور مارنے والے کو دیکھ کر میرب کو حالت خراب ہوئی تھی جو آنکھوں میں غصہ لیے اب لڑکے کو مار رہا تھا۔۔۔۔۔

Page 322 of 411

ذیشان ہٹ جائے پلیر نہ کرے یہاں یہ سب۔۔۔۔

میرب نے ڈرتے ہوئے کہا تھا۔۔۔۔

تجھی پاس سے سٹوڈنٹ نے اکر ذیشان کو اس لڑکے سے الگ کیا تھا اور یہ سب دیکھتے کچھ ٹیچر بھی وہی جمع ہو گئے تھے

۔۔۔۔۔

جبکہ پرنسپل ذیشان کے ساتھ ہی یہاں سے گزر رہا تھا ذیشان میرب کو چھوڑ کہ جب آفس آیا تو اس کے پاپانے ڈونیشن کا کہا تھا جس کے لیے وہ واپس آیا تھا اور اس کی نظر میرب پر پڑی اس کے تو تن بدن میں آگ سی لگ گئی تھی

۔۔۔۔۔

سب لڑکیاں بھی وہاں جمع ہو گئی تھی اور ذیشان کی پرسنلٹی کو سراہ رہی تھی جبکہ وہ ان سب کو انگور کرتا میرب تک گیا اور اس کا ہاتھ تھاما تھا۔۔۔۔۔

یہ میری ذیشان آفندی کی وائف ہے اگر یہاں اس کے ساتھ کچھ ہوا تو آپ جانتے ہی ہے کہ میں کیا کرو گا آپ کے انسٹیٹیوٹ کا حال۔۔۔۔۔

ذیشان نے انتہائی سرد لہجے میں کہا پرنسپل بھی جانتا تھا کہ پھر تو سمجھو بند ہی گیا اس کا انسٹیٹیوٹ۔۔۔۔۔

ذیشان کسی کی پرواہ کیے بغیر اس کا ہاتھ تھامتا ہوا باہر لے آیا اور وہ بھی کسی گڑیا کی طرح اس کے ساتھ چل رہی تھی

۔۔۔۔۔

اسے ذیشان سے بھی خوف محسوس ہو رہا تھا جس کا غصہ آج پھر شادی کے پہلی ملاقات والا ہو گیا تھا۔۔۔۔۔

عشق بے اختیار
امریبہ افضل

عشق بے اختیار



زیب مشی کے روم میں تھا اور اس کی آنکھوں سے مشی سہم سی گئی تھی۔۔۔۔

وہ جو کرنے جا رہا تھا اگر کچھ الٹا ہو گیا تو کبھی نہ خود کو معاف کر پاتا نہ ہی زویا نے اسے کرنا تھا۔۔۔۔۔

زیب نے دروازہ لگایا۔۔۔

اور آہستہ آہستہ مشی کی جانب بڑھنے لگا تھا۔۔۔۔۔

مشى سہم کر پیچھے ہو رہی تھی تبھی زیب نے ایک جست میں اسے پکڑا اور صوفی پر پھینکا تھا۔۔۔۔۔

مشی کو گھبراہٹ سے چلانا شروع کیا تھا وہ ڈر رہی تھی اور کافی حد تک زیب اسے ڈرا چکا تھا۔۔

زیب اس پر جھکا ہوا تھا۔۔۔۔۔

جب مشی نے اور زور سے چیخنا شروع کیا۔۔۔

اور ساتھ ہی اپنی گردن ناں میں ہلائی جبکہ زیب پتھر دل کرتا تھوڑا اور پاس آیا تھا۔۔۔

زویا بچاؤ۔۔۔۔۔آ۵۵۵۵۵۵۔۔۔۔۔

ایک زوردار چینخ سے مٹی بے ہوش ہو چکی تھی جبکہ زیب کو الگ فکر تھی اس نے جلدی سے مٹی کو سیدھا کیا اور بیڈ

پر لٹا دیتا نہیں یہ چھوٹی سی لڑکی کیسے اس کے حواس پر قابض گئی تھی۔۔۔۔

ہاں وہ زویا کو پسند کرتا تھا لیکن اس لڑکی نے اسے سب کچھ بلا دیا تھا اور زیب نے کافی رسرچ کر کے جو حاصل کیا تھا

اس پر ڈرتے ہوئے عمل کر لیا جس کا نتیجہ اب بتا نہیں کیا نکلنا تھا۔۔۔۔۔



آخر نکاح کا دن بھی آگیا جب جب پری معاذ کے پاس ہوتی رومی کا دماغ گھوم جاتا لیکن۔ وہ یہ ماننے سے انکاری تھا کہ وہ محبت کرتا ہے پری سے۔۔۔۔۔

تھوڑی دیر تک ان کا نکاح تھا اور رومی ضبط کی آخری حد پر تھا۔۔۔ جیسے مانو دنیا ہی نہیں ہوگی اگر پری نہ ملی تو۔۔۔۔۔

اور یہی حال پری کا تھا ہر چیز سے دل اُچاٹ ہو چکا تھا لیکن ماننے کو وہ بھی تیار نہیں تھی۔۔۔۔۔

ماننا پڑے گا جان اگر دونوں میں ہی برابر ہے بلکل تم جیسے ہے۔۔۔۔۔

شہیر نے زویا کو چھیڑتے ہوئے کہا جو آج بہت ہی خوبصورت لگ رہی تھی۔۔۔۔۔

کیا مطلب۔۔۔۔۔ زویا نے ابرو اُچکا کر پوچھا تھا

مطلب جیسے تم میرے پاس نہیں آتی ضدی ہو بلکل ویسے ہی وہ ہے ہائے ہائے ہائے۔۔۔۔۔

شہیر نے دل کے مقام پر ہاتھ رکھ کر کہا تھا

بے شرم ہی ہو تم۔۔۔۔۔

زویا نے ادھر ادھر دیکھ کر کہا تھا تبھی شہیر نے جھک کر اس کی کان کی لو کو اپنے ہونٹوں سے چھوا تھا۔۔۔۔۔

زویا سٹپٹا کر اس سے دور ہوئی تھی۔۔۔۔۔

ابھی تو بے شرمی کی نہیں ہے۔۔۔۔۔

شہیر اس کی حالت سے محضوظ ہوتا بولا تھا۔۔۔

بد تمیز نہ ہو تو ذرا جو کسی کا خیال کر لو۔۔۔۔۔

زویا نے تپ کر کہا تھا

تمہارا اور خود کا کر رہا ہوں کافی ہے۔۔۔۔۔

شہیر کہتا ہوا عارف کی طرف چلا گیا جہاں وہ اسے بلارہا تھا شان کے ساتھ۔۔۔۔۔



اچانک ہی وہ اندر کی جانب کینچھی تھی۔۔۔۔۔

اس سے پہلے کہ وہ شور کرتی اس پر ہونٹ رکھ کر کوئی اس کی سانسوں کو قید کر چکا تھا۔۔۔۔۔

وہ بری طرح سٹپائی تھی۔۔۔۔۔

اور مزاحمت شروع لیکن مقابل کی گرفت اور شدت بڑھی تھی۔۔۔۔۔

جب اس کا سانس اسے سینے میں اٹکتا ہوا محسوس ہوا تو مقابل نے رحم کھاتے ہوئے اسے چھوڑا تھا۔۔۔۔۔

وہ لمبے لمبے سانس لیتی جب اپنا سرخ چہرہ اوپر کیا تو اسے دیکھا تھا جو بڑے محویت سے اسے تک رہا تھا

آپ۔۔۔۔۔ READERS CHOICE

مرحانے شان کی جانب دیکھتے پوچھا تھا۔۔۔۔۔

ہاں تو تمہیں کیا لگتا ہے میرے علاوہ کوئی تمہیں چھو سکتا ہے جاناں۔۔۔۔۔

شان نے اس کا نچلا ہونٹ سہلاتے ہوئے کہا تھا۔۔۔۔۔

مرحاک جی جان سے کانپی تھی۔۔

آج تو جاناں نے بہکا دیا ہے مجھے۔۔۔۔۔

شان نے گھمبیر لہجے میں کہا تھا جس سے مرحاک کو اپنی جان جاتی محسوس ہوئی تھی۔۔۔۔۔

تبھی مرحانے شان کو دھکا دیا اور بھاگتی ہوئی باہر چلی گئی اور پیچھے سے شان معنی خیزی سے مسکرایا تھا۔۔۔۔۔



رومی نکاح بس شروع ہونے والا ہے میرے خیال میں اب تم بھی پری کو طلاق دے دو۔۔۔۔۔

زویانے رومی کی طرف دیکھتے ہوئے کہا تھا۔۔۔۔۔

جس پر جیسے پورا گھر گر چکا ہوں۔۔۔۔۔

اس نے آخری بار پری کی طرف دیکھا تھا جو سر نیچے کیے بیٹھی تھی۔۔۔۔۔ آنکھوں میں آنسو تھے جو سر نیچا ہونے کی

وجہ سے نظر نہیں آرہے تھے۔۔۔۔۔

رومی کی بھی آنکھیں لال تھی۔۔۔۔۔

جی رومی اور آپ کا بہت شکریہ جو پری جی کو چھوڑ رہے ہیں میرے لیے مجھے خوشی ہے پری جی میری شریک حیات

بنے گی۔۔۔۔۔

معاذ نے پری کا ہاتھ پکڑتے ہوئے کہا تھا اور رومی تو بس اسے پری کا ہاتھ پکڑتے ہوئے دیکھتے ہی غصے سے پاگل ہوا تھا

You shut up She is my wife ...

دور رہوں اس سے وہ تقریباً دھاڑا تھا اور وہاں موجود سب نے اس کی حالت کو انجوائے کیا تھا اور معاذ بیچارے کو اتنی

سردی میں بھی پسینہ آیا تھا۔۔۔۔۔

یہ کہا پھنسا دیا زویا نے۔۔۔۔۔

معاذ نے دل میں سوچا تھا۔۔۔۔۔

کوئی طلاق نہیں دے رہا میں اسے دفع ہو جاؤ کہی نہیں جائے گی وہ تمہارے ساتھ سمجھے بیوی ہے وہ میری

۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔ اور محبت کرتا ہوں میں اس سے۔۔۔۔۔

رومی نے انتہائی غصے سے کہا تھا۔۔۔۔۔

سب اسے شک سے دیکھ رہے تھے جو آج گرج رہا تھا۔۔۔۔۔

پری کی اپنی حالت خراب ہو چکی تھی۔۔۔۔۔

رومی آگے بڑھتا ہوا پری تک آیا تھا۔۔۔۔۔

اور تم تم یہاں منہ بند کر کے بیٹھی ہو بول نہیں سکتی کچھ جب ہاتھ پکڑ رہا تھا تمہارا اب بھی میرے نکاح میں ہو ویسے

تو تمہاری زبان بہت چلتی ہے تمہیں۔ اب میں بتاتا ہوں۔۔۔۔۔

رومی نے پری کا ہاتھ پکڑا اور اسے اپنے ساتھ گھر سے باہر لے گیا جبکہ عارف نے روکنا چاہا تو شہیر نے اسے منع کر دیا
تھا۔۔۔۔۔

اس کے جاتے ہی پورے گھر میں سب کا قہقہہ گونجا تھا۔۔۔۔۔۔۔
ویل دن معاذ۔۔۔۔۔

زویا نے مسکراتے ہوئے معاذ سے کہا تھا جس نے سر خم کر کے گویا تعریف وصول کی تھی۔۔۔۔۔
آج تو واقعی کوئی اور رومی لگا تھا سب کو شرارتیں کرنے وال آج کس قدر سنجیدہ تھا۔۔۔۔۔۔۔



ذیشان۔۔۔۔۔۔۔

میرب نے ڈرتے ہوئے اسے پکارا تھا جو اس وقت انتہائی غصے میں تھا۔۔۔۔۔
ذیشان می۔ میری بات سننے نہ۔۔۔۔۔

میر نے پھر سے اسے پکارا تھا جو چہرہ سڑک پر جمائے ڈرائیو کر رہا تھا۔۔۔۔۔
ذیشان نے آنکھیں گھما کر اسے دیکھا تھا۔۔۔۔۔

ذیشان آپ کو ایسا نہیں کرنا چاہیے تھا مجھے پتہ ہے میں بیوی ہوں آپ کی سب کو بتانے کی کیا ضرورت تھی اور اوپر
سے آپ نے کتنا ہنگامہ کیا وہاں پہلے ہی دن۔۔۔۔۔۔۔

میر نے ہمت کر کے بولنا شروع کیا تھا اسے وہاں ہوا ہنگامہ زرا پسند نہیں آیا تھا۔۔۔۔۔

ذیشان کے ماتھے پر بل پڑے تھے اس کی بات پر پہلے ہی غصے میں تھا جڑے مزید بینچ لیے تھے۔۔۔۔۔
تو تمہارا کیا خیال ہے مجھے کیا کرنا چاہے تھا۔۔۔۔۔
ذیشان نے زروٹھے لہجے میں کہا تھا۔۔۔۔۔
وہ آپ بات کر کہ بھی تو حل کر سکتے تھے نہ۔۔۔۔۔
میر نے پھر ڈرتے ہو کہا تھا۔۔۔۔۔

ہممم وہ انسان میری بیوی کا ہاتھ پکڑ رہا ہے اور تم کہہ رہی ہو میں اس سے بات کرتا اور وہ بیچارہ ہے واہ۔۔۔۔۔
ذیشان نے دبے دبے غصے سے طنزیہ کہا تھا۔۔۔۔۔
جس سے میر کی آنکھوں میں آنسو آگے اور وہ اپنا رخ موڑ گئی۔۔۔۔۔
لیکن اس بار ذیشان نے بھی اسے چپ نہیں کروایا تھا وہ بھی ویسے ہی گاڑی چلاتا رہا۔۔۔۔۔
روتے ہوئے ہی میر و سوچکی تھی اسے نہیں پتا تھا گاڑی کہا جا رہی ہے۔۔۔۔۔
ذیشان نے اس سوئی ہوئی اپنی جان کو دیکھا تھا تو چہرے پر بے ساختہ مسکراہٹ آگئی۔۔۔۔۔
تیکھی مرچی کو میرے علاؤہ سارے بیچارے لگتے ہے۔۔۔۔۔
ذیشان نے جھک کر اس کے ماتھے پر لب رکھے تھے۔۔۔۔۔

اپنی منزل پر پہنچ کر وہ باہر آیا اور ساتھ ہی دوسری طرف اکرمیرب کو اپنی باہوں میں اٹھا کر اندر کی جانب چلا گیا تھا

عشق بے اختیار اربابِ افضل

اندر کا تو سماں ہی الگ تھا۔۔۔۔۔

وہ باہر سے عام گھروں جیسا تھا بڑا سا بنگلا جبکہ اندر سے۔۔۔۔۔ ہر چیز شیشے کی تھی۔۔۔۔۔

گلاس وال کو دھکیلتا وہ اندر داخل ہوا جہاں سامنے ہی زمین پر سرخ گلاب بچے ہوئے تھے۔۔۔۔۔ دوسری سائیڈ پر ایک چھوٹا سا وائٹ فال تھا۔۔۔۔۔ اور نیچے ایک گول چھوٹا سا تلاب وائٹ فال کی پانی تلاب میں گر رہا تھا۔۔۔۔۔ دوسری سائیڈ پر دور دور تھے۔۔۔۔۔

اور سامنے ہی ایک الگ سائیڈ پر ایک سوئمنگ پول تھا جس کے سائیڈ پر بھی پھول بکھرے ہوئے تھے۔۔۔۔۔ غرض سب بہت خوبصورت لگ رہا تھا۔۔۔۔۔

وہ میر و کو لے کر ایک کمرے میں گیا جس کا سماں باہر سے بھی زیادہ خوبصورت تھا۔۔۔۔۔ اس نے میر و کو بیڈ پر لٹا دیا اور خود جا کر صوفے پر بیٹھ کر اس کے اٹھنے کا انتظار کرنے لگا تھا۔۔۔۔۔



رومی واپس آؤ۔۔۔۔۔

زویا نے رومی کو فون کیا تھا۔۔۔۔۔ انہیں ایک ضروری کام تھا۔۔۔۔۔

میم کل کا دن خاص ہے اور آج کا بھی میں اور پری کل ہی آئے گے۔۔۔۔۔

رومی نے کہہ کر زویا کے بولنے کا انتظار کیا تھا۔۔۔۔۔

او کے کل ٹائم پر آنا۔۔۔۔۔

Page 331 of 411

زویا نے کہتے ہی فون رکھ دیا تھا۔۔۔۔۔

ہاں جی تو مسز پریشہ رومان۔۔۔۔۔ بتائیں گی ذرا کچھ یوں خاموشی سے کسی اور سے جڑنے جارہی تھی کیا میں اتنا برا ہوں۔۔۔۔۔

رومی نے پری کو دیکھتے ہوئے کہا تھا جو ایک روم میں ایک صوفے پر بیٹھی تھی صوفہ تھوڑا بڑا تھا مشکل سے ہی دو افراد آجاتے۔۔۔۔۔

اور پری یہاں جب سے آئی تھی یہی سوچ رہی تھی کہ اس کمرے کا بیڈ کہا پر ہے کیوں کہ وہاں بیڈ نہیں تھا۔۔۔۔۔ تم نے۔۔۔۔۔ ب۔۔۔۔۔ بھی۔۔۔۔۔ ت۔۔۔۔۔ تو کچھ۔۔۔۔۔ نہیں کہا۔۔۔۔۔

پری نے اسے اپنے پاس بیٹھتے دیکھا تو زبان لڑکھڑائی تھی۔۔۔۔۔

رومی اس کی لڑکھڑاہٹ سمجھتا محضوظ ہوا تھا۔۔۔۔۔

یعنی کہ تم میرے بولنے کا انتظار کر رہی تھی۔۔۔۔۔

ہمممم تو پریشہ ادھر دیکھو۔۔۔۔۔

رومی نے اس سچی سنوری پریشہ کو کہا تھا جو آج اس کا دل دھڑکا رہی تھی۔۔۔۔۔ اور خود پر بندھ باندھ کر بیٹھا تھا

READERS CHOICE

پریشہ نے بامشکل نظریں اٹھا کر اس کی طرف دیکھا جس کی آنکھوں۔۔۔۔۔ میں محبت کا ایک جہاں آباد تھا۔۔۔۔۔

عشق بے اختیار اسیبا افضل

میری دھڑکن سانس روح میں بسی ہو تم میں محبت کرتا ہوں تم سے پری بہت زیادہ میں ساتھ چاہتا ہوں تمہارا میری زندگی میں کیا تم دوں گی۔۔۔۔۔

رومی نے مان بھری نظروں سے اسے دیکھ کر کہا تھا اور پری اندر تک سرشاری ہوئی تھی اس کی بات سن کر جہاں اس کے چہرے پر محبت ہی محبت تھی۔۔۔ اور وہ خود بھی تو اسے چاہتی تھی پھر کیوں ہاں نہ کرتی تبھی اپنا سر اس کے سینے سے ٹکالیا تھا۔۔۔۔۔

اور رومی نے بھی اسے اپنی باہوں کے حصار میں کیا تھا۔۔۔۔۔

رومی کو لگ رہا تھا کہ اب پری اپنی محبت کا اظہار کرے گی لیکن اس کی بات سن کر رومی اپنی مسکراہٹ دبا گیا۔۔۔۔۔

رومی یہاں بیڈ کیوں نہیں ہے ہم کہاں سوئے گے۔۔۔۔۔

پری نے معصومیت کے سارے ریکارڈ توڑتے ہوئے کہا تھا۔۔۔۔۔

کس نے کہا ہم سوئے گے۔۔۔۔۔

رومی نے معنی خیزی سے کہا تو پری نے اس سے دور کرنا چاہا۔۔۔۔۔

لیکن رومی نے اسے مزید خود میں سمیٹا تھا۔۔۔۔۔

پری ڈارلنگ یہ دیکھو۔ ہم اس پر سوئے گے۔۔۔۔۔

رومی نے صوفے کی طرف دیکھ کر کہا تھا۔۔۔۔۔

جہاں اگر کوئی لیٹا اور دوسرا انسان تو آدھا نیچے ہی ہوتا۔۔۔۔۔

عشق بے اختیار اسی بہ افضل

پری نے نا سمجھی سے رومی کو دیکھا تھا لیکن اس کے اگلے عمل سے وہ سرخ ہو چکی تھی جہاں رومی خود لیٹ کر کھینچ کر
پری کو اپنے اوپر لٹا چکا تھا۔۔۔۔۔

مجھے بیڈ پہ سونا ہے۔۔۔۔۔

پری رومی کی نظروں سے خائف ہوتے ہوئے بولی تھی۔۔۔۔۔

اچھا چلو ٹھیک ہے رومی نے اس کی گال پر اپنے لب رکھتے ہوئے کہا تھا۔۔۔۔۔

اور اسے باہوں میں بھر کر دوسرے کمرے میں کے آیا جہاں ضرورت کی ہر شے موجود تھی۔۔۔۔۔

اسے بیڈ پر لٹا کر خود بھی دوسری سائیڈ پر لیٹ چکا تھا۔۔۔۔۔

لمپ آف کرتا ہوا وہ پری کو کھینچ کر اپنی باہوں میں لایا۔۔۔۔۔

رومی مجھے سونا ہے۔۔۔۔۔

پری نے اپنی خشک ہوتے ہوئے نٹوں پر زبان پھیر کر کہا تھا۔۔۔۔۔

جبکہ رومی اپنا چہرہ پری کی گردن میں دیے بیٹھا تھا اور پری اس کا لمس اپنی گردن پر محسوس کرتی خود میں سمٹی تھی

۔۔۔۔۔

رومی پری کے اوپر جھکتا اس کے لبوں پر اپنے لب رکھ چکا تھا۔۔۔۔۔ نرمی سے وہ اس کی سانسوں کو اپنے اندر منتقلی کر رہا

تھا۔۔۔۔۔

عشق بے اختیار اسی بہ افضل

پری نے مزاحمت کے طور پر اس کے بازو پر مکے برسائے شروع کیے تھے تو وہ تھوڑی دیر تک پری سے دور ہوا تھا

لیکن پھر وہ پری کی گردن پر جھکا تھا۔۔۔

چاندی رات میں دوپیار کرنے والے مل چکے تھے لیکن انہیں علم نہیں تھا کہ انہیں شاید زندگی کہ کسی موڑ پر الگ ہونا پڑے۔۔۔۔



شہیر

زویا نے محبت سے اسے بلایا تھا اور وہ جی جان سے اس کے اس طرح بولنے پر حاضر ہوا تھا۔۔۔۔

دونوں سوئمنگ پول میں پیر ڈالے بیٹھے تھے زویا کا سر شہیر کے کندھے پر تھا۔۔۔

جی شہیر کی جان۔۔۔۔

شہیر نے بھی محبت سے اسے کہا تھا۔۔۔۔

کیا ہوا تھا آپ کے ساتھ جو آپ اتنی سفاکت سے لوگوں کو مارتے ہے مانتی ہوں وہ لوگ اچھے انسان نہیں۔ ہوتے

پھر بھی۔۔۔۔
READERS CHOICE

زویا نے اس کی جانب دیکھتے ہوئے کہا تھا۔۔۔۔

اور تم کیوں ایسی ہو۔۔۔۔

Page 335 of 411

عشق بے اختیار
امریبہ افضل

شہیر نے گو یا سوال کے بدلے سوال کر ڈالا تھا۔۔۔

زویا نے ایک لمبا سانس کھینچا تھا وہ فیصلہ کر چکی تھی وہ شہیر کو سب بتادے گی پھر چاہے جو ہو پرواہ نہیں۔۔۔۔۔

اور ایسا ہی ہوا زویا نے سب کچھ شہیر کو بتا دیا تھا آنسو ٹوٹ کر اس کی آنکھوں سے نکلے تھے جیسے شہیر نے نیچے گرنے سے پہلے اپنی پوروں پر سمیٹا تھا۔۔۔

ادھر دیکھوں جان میں کبھی تمہیں نہیں چھوڑوں گا تم چاہوں گی نہ تب بھی نہیں۔۔۔۔۔

شہبیر نے اس کے سر پر اپنے لب رکھ کر اسے مان بجنشتا تھا۔۔۔۔۔

زویا میں چھوٹا سا تھا جب میرے والدین کی ڈیلتھ ہو گئی بس بہن ہی تھی ایک حالات خراب تھے لیکن پھر سہی بھی ہو گے بہن نے مجھے بھی سنبالا اور خود کو بھی۔۔۔۔۔۔ ہم لوگ ہنسی خوشی رہ رہے تھے۔۔۔

پھر وہ دن میری زندگی میں آیا میری زندگی کا سب سے بہانہ دن۔۔۔۔۔

میں روم میں تھا۔۔۔

جب میرا دوست گھر آیا آپنی کچن میں کام کر رہی تھی اس نے آپنی کودیکھا تھا کچن میرے روم سے تھوڑا فاصلے پر تھا
میرے رومی کی کھڑکی سے ہم کچن کا جائزہ لے سکتے تھے۔۔۔۔۔

وہ شروع سے دوست تھا مجھ نہیں پتہ تھا وہ اس طرح کرے گا میرے ساتھ۔۔۔ میری دنیا برباد کرے گا۔۔۔ پہلے وہ میرے روم میں آیا باہر سے روم لاک کر دیا۔۔۔۔

عشق بے اختیار اریبہ افضل

یہ سب بتاتے ہوئے شہیر کے چہرے پر ایک کرب تھا اور نیلی آنکھیں سرخ ہو گئی تھی وہ ضبط کے آخری مراحل میں تھا۔۔۔۔۔

وہ آپنی کے پاس گیا ان سے زبردستی کی میں نے شور سن کر کھڑکی سے دیکھا تھا۔۔۔۔۔
میں باہر بھاگا لیکن قسمت دروازہ بند تھا میں واپس کھڑکی کے پاس آیا بہت چینچا چلایا میری آپنی مدرمانگتی رہی لیکن میں اتنا بے بس تھا کہ مدر بھی نہ کر سکا ان کی حالت مجھ سے دیکھی نہیں جاتی۔۔۔ تھی وہ انسان بھیڑیا تھا جو اپنی ہوس پوری کر رہا تھا۔۔۔۔۔

میں نے دروازہ توڑنے کو کوشش کی اور کرتا رہا۔۔۔۔۔

آخر وہ ٹوٹ گیا لیکن تب جب میرا سب کچھ لٹ گیا کیری بہن مجھے چھوڑ کر چلی گئی اور وہ شخص بھی چلا گیا۔۔۔۔۔

میں بہت رویا تڑپا۔۔۔ پھر ایک دن مجھے بڑے ایک آفیسر ملے۔۔۔ انہوں نے مجھے اگر کیا ایجنٹ کا اور کہا ایسے تم اپنا بدل لے سکتے ہو اس لیے میں نے یہ جوئن کیا لیکن الگ طریقے سے۔۔۔۔۔

میں پہلے ہی گینگ کے طور پر سامنے آیا۔۔۔ مضبوط آدمی اکھٹا کیے اور ٹیم بنائی لیکن اب یہاں مسئلہ ہے کہ کوئی وہاں ہماری انفارمیشن دے رہا ہے جو بھی آسیا کرتا تھا میں نے سب کو موت دی۔۔۔ لیکن یہ شخص کافی تیز ہے۔۔۔۔۔

عشق بے اختیار اربابِ افضل

اس لیے مجھے ادھر آنا پڑا۔۔۔ لیکن میری بیوی کم چالاک نہیں۔ ہے آخر اس نے ڈھونڈ ہی لیا آخر بس کل کا انتظار ہے۔۔۔۔۔

یہ سب اس لیے بتایا کہ پتا نہیں کل کے بعد ہم لوگ ہونہ ہو۔۔۔۔۔
شہیر نے آخر میں اسے غم سے باہر نکالنے کے لیے ہلکے پھلکے انداز میں کہا تھا۔۔۔۔۔
وہ رویا نہیں تھا لیکن زویا کو اندازہ تھا کتنا ضبط کیے بیٹھا ہے اگر وہ اس کا پورا ساتھ دے رہا تھا تو وہ بھی ضرور دے گی۔۔۔۔۔

زویا تمہیں پتا ہے وہ دوست کون تھا۔۔۔۔۔
شہیر نے عام سے لہجے میں کہا تھا۔۔۔۔۔ زویا نے نا سمجھی سے اسے دیکھا تھا۔۔۔۔۔
چما جو اس وقت ہمارا دشمن ہے اور کل اس کی موت ہے۔۔۔۔۔
شہیر نے سرسری لہجے میں کہا تھا۔۔۔۔۔
زویا نے شہیر کا چہرہ تھاما تھا۔۔۔۔۔ تم مجھے اپنے ہر قدم میں اپنے ساتھ پاؤ گے ہمیشہ۔۔۔۔۔
زویا نے کہتے ہوئے اپنے ہونٹ شہیر کی پیشانی پر رکھے تھے۔۔۔۔۔
اور وہ آنکھیں بند کیے سکون سے اسے محسوس کر رہا تھا۔۔۔۔۔



اسرپر افضل

عشق بے اختیار

مشی کو ہوش آیا تھا اس کا سر گھومتا ہوا محسوس ہوا تھا۔۔۔۔۔ اس نے اٹھنے کی کوشش کی لیکن پر بیڈ پر ہی بیٹھ گئی تھی۔۔۔۔۔

کُل رات کا منظر کسی فلم کی طرح اس کی ذہن کی سکریں پر چل رہا تھا۔۔۔ اسے اپنی بے بسی پر رونا آیا تھا اور وہ رونا لگی تھی بے آواز۔۔۔۔۔

اچانک اس کی نظر صوفے پر پڑی تھی جہاں زیب سویا تھا۔۔۔۔۔ مشی نے ہمت جمعہ کر کہ پاس پڑا الارم کلاک اٹھا لیا تھا اور اس کی جانب قدم بڑھائے تھے لیکن اس کے ساتھ ہی وہ پھر سر کو پکڑے بیڈ پر بیٹھ گئی تھی

لیکن ہمت کرتی اٹھی اور زیب کی جانب قدم بڑھائے تھے۔۔۔۔۔
ساتھ ہی وہ اس کو غور سے دیکھ رہی تھی۔۔۔۔

اچانک اس کے پاس پہنچ کر اس نے اپنا ہاتھ ہوا میں بلند کیا لیکن اس سے پہلے کہ وہ مارتی زیب نے اچانک آنکھیں کھولیں تھی جس سے مشی ڈر کر فوراً پیچھے کو ہوئی تھی اور ساتھ ہی ہڑبڑا کر زیب کے اوپر آگری۔۔۔۔۔

الارم زمین پر گر چکا تھا۔۔۔۔۔

مشی کے چہرے پر رونے سے لکیریں بن چکی تھی جہاں اب ہلکی شرمندگی بھی تھی۔۔۔۔۔
تم نے میرے ساتھ کل رات۔۔۔۔۔

مشئی نے یہ کہہ کر بات اُدھوری چھوڑ دی تھی۔۔۔

عشق بے اختیار اسیبا افضل

آنکھوں سے۔ آنسوؤں جاری تھے۔۔۔۔۔

تبھی زیب اس کی جانب دیکھ رہا تھا چہرے پر سکون کے علاوہ کوئی تاثر نہ تھا۔۔۔۔۔
تم ٹھیک ہو۔۔۔۔۔

زیب نے سوال کیا تو مشی نے روتے ہوئے سر اوپر کو اٹھایا تھا جیسے کہہ رہی ہو اس سوال کا جواز کیا بنتا ہے اب

زیب اس کی امیدوں کا مطلب سمجھتا اس سے الگ ہوا تھا۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔
اور بیڈ کی جانب قدم بڑھائے جہاں سے مطلوبہ چیز کا کر مشی کو تھما دی۔۔۔۔۔
مشی نے سمجھی سے زیبی اور پھر ہاتھ میں پکڑی چیز کو دیکھا تھا۔۔۔۔۔
دیکھوں اسے۔۔۔۔۔

زیب نے کہا تو مشی ویڈو دیکھنے لگ گئی تھی۔۔۔۔۔
جہاں وہ زیب کو گلے لگائے ہوئے ہے اور کل رات کی ویڈو تھی۔۔۔۔۔
اس دن کی ویڈیو بھی زیب نے گھر میں لگے کیمرے سے حاصل کی تھی۔۔۔۔۔

زیب نے چیزیں سمٹے ہوئے اسے کہا تھا۔۔۔۔۔
تم پاک تھی اور اب بھی ہو۔۔۔۔۔

زیب نے بس اتنا کہا اور جانے لگا تھا جب مشی نے اسے پکارا تھا۔۔۔۔۔

تم نے یہ سب۔۔۔

میرا مطلب کیوں کیسے پتہ۔۔۔۔۔

مشی کو سمجھ نہیں رہا تھا وہ کیا کہے تبھی اٹکتے ہوئے لہجے میں نثر مندہ ہو کر کہا تھا۔۔۔۔۔

مجھے یہ سب زویا نے بتایا ہے اور رہا سوال کیوں کیا تو جن سے محبت ہو ان کو تکلیف میں نہیں دیکھا جاسکتا۔۔۔۔۔

ورنہ خود کو درد ہوتا ہے۔۔۔۔۔

زیب کہہ کر پلٹا تھا کہ مشی نے پھر روک لیا۔۔۔۔۔

تمہیں۔ کوئی فرق۔۔۔۔۔

نہیں مجھے کوئی فرق نہیں پڑتا کیوں کہ تمہارے ساتھ کچھ نہیں ہوا اور اگر ایسا کچھ ہوا ہوتا تو اس میں تمہاری غلطی

نہیں تھی۔۔۔۔۔

زیب نے اس کی بات کاٹ کر کہا تھا۔۔۔۔۔

اوکے اب میں چلتا ہوا کام ہے مجھے۔۔۔۔۔

محبت کرتے ہوتے تو یوں چھوڑ کہ نہ جارہے ہوتے باقی سب کی طرح ہی ہو تم بھی مجھ بد کردار سمجھتے ہو۔۔۔۔۔

مشی نے روتے روتے ہوئے کہا تھا۔۔۔۔۔

زیب نے تڑپ کر فوراً اس کی جانب قدم بڑھائے تھے۔۔۔۔۔

شادی جلد کروں گا زویا کو بتا کر اور میرے لیے تم سے پاک اس دنیا میں کوئی نہیں ہے مشی۔۔۔۔۔

عشق بے اختیار
امریبہ افضل

عشق بے اختیار

اب زیادہ سوال نہیں۔ زویا تم سے خود مل لے گی تب تک تم آرام کرو جلد لوٹو گ۔۔۔۔۔

زیب اس کی گال پر اپنا ہاتھ رکھتا ہوا بولا تھا۔۔۔

اور ساتھ ہی اس کی آنکھوں میں محبت سے سوال کا جواب بھی دے ڈالا تھا کہ زویا بھی مل لے گی۔۔۔۔۔

اور وہاں سے چلا گیا مشی کو کتنے سوالوں کے درمیان چھوڑ کر۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔

بہت سی الجھیں بڑھا کر۔۔۔

لیکن کیا تہہ الجھیں الجھنیں تھی یا نہیں۔۔۔۔۔



یہ کہا لے کر جا رہے ہو مجھے اس طرح۔۔۔

مرحانے پٹی پر ہاتھ لگاتے ہوئے کہا تھا جو شان نے تھوڑی دیر پہلے اس کی آنکھوں پر باندھی تھی اور اب بغیر بتائے

نجانے اسے کہا لے کر جا رہا تھا۔۔۔۔۔

کب سے بول رہی ہو جانم بہ بھی کر جاؤ۔۔۔۔۔

شان نے اس کی جانب دیکھتے ہوئے کہا تھا۔۔۔۔

لیکن۔ ایسے کسے بت۔۔۔۔۔

ابھی وہ کچھ بولتی کہ شان نے اس کے گال پر اپنے لب رکھے تھے اور شدت سے چھو کر اسے پیچھے ہوا تھا

— — —

عشق بے اختیار اسی بہ افضل

اگر تم اب بولی نہ جانم تو پھر میں خود اچھے سے تمہیں چپ کرواؤ گا۔۔۔۔۔

شان نے گویا دھمکی دی تھی۔۔۔۔۔

تو مرحانے خفگی سے چہرہ موڑ لیا اور شان کی مسکراہٹ گہری ہوئی تھی۔۔۔۔۔

جانم کیوں تنگ کرتی ہو اپنے معصوم شوہر کو زرا صبر کر لو نہ لو دیکھو ہم پہنچ گے۔۔۔۔۔

شان نے اسے پیار سے کہا تھا اور گاڑی روک دی۔۔۔۔۔

آپ پاگل ہے میں میں کیسے دیکھو۔ کہ ہم پہنچ گے۔۔۔۔۔

مرحانے۔۔۔۔۔ خفگی سے کہا تھا۔۔۔۔۔

تو شان مسکرا اٹھا تھا۔۔۔۔۔

یار میری آنکھوں سے دیکھ لو۔۔۔۔۔ سب کچھ تمہارا ہی ہے۔۔۔۔۔

شان نے جھک کر کہا اور ساتھ ہی اس کی کان کی لو کو اپنے ہونٹوں سے چوما تھا۔۔۔۔۔

جس سے مرحاسر خ ہوئی تھی۔۔۔۔۔

وہ اس کے چہرے کو اپنے دل میں اتارتا باہر آیا اور اسے بھی باہر لے آیا۔۔۔۔۔

پھر تھوڑی دیر بعد مرحاسر خ کی پٹی کھولی تھی سامنے اپنی فیملی کو دیکھ کر مرحاسر خ کی خوشی کا تو کوئی ٹھکانہ نہ تھا۔۔۔۔۔

بیٹا شان نے ہمیں سب بتایا تم خوش ہو یہی بہت ہے۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔

مرحانے پاپا نے کہا تھا۔۔۔۔۔ تو مرحاسر خ مسکرا اٹھی تھی۔۔۔۔۔

اس پر افضل

تھینکس بڑی۔۔۔

مینشن ناٹ

یہاں مجھے مرحلے سے بات کرنی ہے پھر جانا ہے مجھے۔۔۔۔۔

شان نے زید صاحب سے جازت کی تھی۔۔۔۔۔

تو انہوں نے مرہا کو اس کے ساتھ بھیج دیا تھا۔۔۔۔۔

شکر

مرحانے محبت سے کہا تھا۔۔۔۔۔

تم خوش ہو جانم بس اور کہا چاہیے۔۔۔۔۔

شان نے اس کے ماتھے پر لب رکھ کر کہا تھا۔۔۔۔۔

شکر یہ میرے پایا کو عزت دینے کے لیے۔۔۔۔

مرحانے محبت سے اس کے سینے پر اپنا سر رکھ کر کہا تھا۔۔۔۔۔

انہوں نے بھی تو بیٹے کا مان دیا ہے۔۔۔۔

Page 344 of 411

شان نے بھی اس کے گرد گھیرا تنگ کرتے کہا تھا۔۔۔

مرحاکو واقعی خوشی تھی شان کا یو پاپا کہنا اور عزت دینا۔۔۔۔

اچھا اب مجھے جانا ہے جلد لوٹوں گا تم اپنا خیال رکھنا جانم میرے۔۔۔۔

شان نے اس کے گال پر اپنے لب رکھ کر کہا تو مرحا بلش کر گئی تھی۔۔۔۔

شان نے اس کے چہرے پر یہ رنگ فرصت سے دیکھے تھے۔۔۔۔۔

مگر آپ کہا۔۔۔۔

ابھی وہ کچھ کہتی کہ شان نے اس کے لبوں پر اپنے لب رکھ کر اسے خاموش کر دیا۔۔۔۔۔

پر شدت لمس کے بعد وہ اس سے الگ ہوا تھا جس کے چہرے پر کئی رنگ بکھیرے تھے۔۔۔۔

جانم سوال نہیں۔ بس اپنا خیال رکھنا جلد لوٹوں گا۔۔۔۔

شان کہہ کر چلا گیا جبکہ مرحا اس کا لمس محسوس کرتی اسے جاتا ہوا دیکھ رہی تھی۔۔۔



جانا اٹھ جاؤ میری تیکھی مرچی۔۔۔

READERS CHOICE

ذیشان نے اسے اٹھاتے ہوئے کہا تھا۔۔۔

میرب کو اٹھا کر وہ باہر گیا تھا لیکن اس کے آنے تک وہ سو رہی تھی۔۔۔۔

اوکے فائن۔۔۔

عشق بے اختیار اسیرِ افضل

جب وہ نہیں اٹھی تو ذیشان نے جھک کر اس کے ماتھے پر اپنے لب رکھے تھے اور باری باری اس کے چہرے کا ہر
نقوش اپنے لبوں سے چھوا تھا۔۔۔۔۔

تبھی میرب ہڑبڑا کر اٹھی تھی اور سامنے ذیشان کو دیکھ کر بولی تھی۔۔۔۔۔
تھوڑا اور سونے دے پلیر۔۔۔۔۔

میرب نے آنکھوں میں نیند لیے کہا۔ تھا۔۔۔۔۔

لیکن ذیشان نے اسے اٹھایا اور اب واشر و م کی جانب کیا تھا۔۔۔۔۔

بس بہت ہو گیا جاناں آپ اک یہاں گھومنے آئے ہے آپ سو رہی ہے۔۔۔۔۔ چلے فریش ہو جائے۔۔۔۔۔
ذیشان نے اسے کہا تو۔۔۔۔۔

تو میر و برا منہ بنا کر واشر و م میں گھس گئی۔۔۔۔۔

اور ذیشان اس کا صوفے پر انتظار کرنے لگا۔۔۔۔۔

اور یہ انتظار انتظار ہی رہا آخر آدھا گھنٹہ گزر گیا لیکن۔ میر و باہر نہیں آئی۔۔۔۔۔

اب ذیشان کو فکر ستانے لگی تھی۔۔۔۔۔

تھک ہار کر اس نے واشر و م کا دروازہ بجایا تو اندر سے کوئی نہ بولا۔۔۔۔۔

کبھی اسے بخار تو نہیں تھا۔۔۔۔۔ میں دھیان ہی نہیں دیا۔۔۔۔۔

ذیشان نے فکر مندی سے کہا اور پھر واشر و م کا دروازہ کھول دیا۔۔۔۔۔

لیکن سامنے کا منظر دیکھ کر اس کا منہ پورا کھل گیا تھا۔۔۔۔۔

میرب میڈم دیوار کے ساتھ لگی سو رہی تھی۔۔۔۔۔

ذیشان نے حیرت سے اسے دیکھا تھا کوئی بندہ اتنا سوتا ہے بھلا۔۔۔۔۔

پھر آگے بڑھ کر اس نے شاوہان کیا تو پانی پڑنے پر میرب وہڑ بڑا کر اٹھی۔۔۔۔۔

لیکن سامنے ذیشان کو دیکھ کر نظریں چرا گئی۔۔۔۔۔

سوری۔۔۔۔۔

میرب نے آہستہ آواز میں کہا تھا۔۔۔۔۔ ذیشان بامشکل سن پایا۔۔۔۔۔

تبھی ذیشان کا قہقہہ گونجا تو میرب نے اسے دیکھا تھا۔۔۔۔۔

چلواٹھوا بھی جاناں ڈرامہ ہو تم۔۔۔۔۔

پھر اسے کپڑے پکڑا کر چنچ کرنے کو بولا تھا۔۔۔۔۔

لیکن یہ پیٹ شٹ کیسے۔۔۔۔۔

ضد نہیں کرو بہت لیٹ ہو گئے ہے گھومنے جائے گے تو لے لینا یہاں تمہارا کوئی ڈریس نہیں ہے۔۔۔۔۔

ذیشان نے پیار سے کہا تو وہ مان گئی تھی۔۔۔۔۔

تھوڑی دیر بعد وہ باہر آئی تو تقریباً سے دور ذیشان کے کپڑے اسے پورے اگے تھے 😊😊۔۔۔۔۔

ذیشان نے اس کا گہری نظروں سے مکمل جائزہ لیا تھا۔۔۔۔۔

جاناں کیوٹ لگ رہی ہو۔۔۔۔۔

ذیشان نے اس کے گرد اپنا حصار کرتے ہوئے کہا تھا۔۔۔۔۔

تو میرب خود میں سمٹی تھی۔۔۔۔۔

جاناں گھومنے نہیں جاتے۔۔۔۔۔

ذیشان نے اس کے گال پر اپنے لب رکھتے ہوئے کہا تھا۔۔۔۔۔

ذی۔۔۔۔۔

میرب نے اٹکتے ہوئے کہا تھا

۔۔

جی۔۔۔۔۔

ذیشان نے اس کی گردن میں منہ چھپایا تھا۔۔۔۔۔

مجھے گھومنے جانا ہے اور تیار بھی ہونا ہے۔۔۔۔۔

ہمممم اوکے رات کو بات کرے گے۔۔۔۔۔ تب تک گھوم لیتے ہے۔۔۔۔۔

ذیشان نے معنی خیزی سے کہا تو میرب مزید سرخ ہوئی تھی۔۔۔۔۔

ذیشان اسے چھوڑتا واپس صوفے پر بیٹھ گیا۔۔۔۔۔

تھوڑی دیر تک میرب تیار تھی اور اسے لے کر باہر آیا

عشق بے اختیار
امریبہ افضل

عشق بے اختیار

لیکن باہر کا منظر دیکھ کر مرہا کو حیرانی ہوئی تھی۔۔۔ تبھی کہہ اٹھی کہ پہلے یہ گھوم لیتے ہے۔۔۔

لیکن ذیشان کی بات پر میرا ایک بار پھر بلخ کر گئی تھی۔۔۔۔

جاناں کہاں رات کو بات کرے گے ابھی چلو۔۔۔۔۔

ذیشان سرگوشی کرتا اسے اپنے ساتھ لے گیا تھا

[illegible]

ایس۔ کے۔۔۔

سرگوشی نما آواز میں کہا تھا۔۔۔۔۔

جی ایس۔ کے کی جان۔۔۔۔

ایس۔ ایس نے محبت سے اسے دیکھتے ہوئے کہا تھا۔۔۔

تھوڑی دیر تک ہمیں نکلنا ہے۔۔۔ کاش سب ٹھیک ہو میرا دل کچھ اچھا نہ ہونے کی نشاندہی کر رہا ہے۔۔۔

زویا نے افسردہ لہجے میں کہا تھا۔۔۔۔

شہیر نے زویا کو اپنے ساتھ لگایا تھا اور زویا بھی شہیر کے سینے پر سکون سے سر رکھ چکی تھی۔۔۔۔

اور شہیر ساتھ اس کے بالوں میں انگلیاں پھیر رہا تھا۔۔۔۔

کچھ نہیں ہوتا جان میں ہوں نہ کچھ نہیں ہونے دوں گا کسی کو۔۔۔ تم پر سکون ذہن کرو تبھی ہم لوگ جیت سکے گے

۔۔۔۔

ایس۔ کے نے اسے خود میں مزید بھینچتے ہوئے پیار بھرے لہجے میں کہا تھا اور ساتھ ہی اس کے بالوں پر اپنے لب رکھ دیے تھے۔۔۔۔

ہممممم سب ٹھیک ہو تو بہتر ہے۔۔۔۔

زویا نے بھی اس کے حصار میں قید ہوتے کہا تھا۔۔۔۔

READERS CHOICE

آئی لو یو جان۔۔۔۔

ہممممم آئی ہیٹ یوٹو۔۔۔

زویا نے شرارت سے مسکراتے ہوئے کہا تھا۔۔۔

تو تم نہیں کہو گی مجھے آئی لو یو۔۔۔

شہیر نے اسے خود سے دور کیا تھا لیکن۔ وہ اب بھی اس کے حصار میں تھی۔۔۔

ہممممم نہیں شاید۔۔۔

زویا نے اپنی مسکراہٹ دباتے کہا تھا۔۔۔

تو شہیر نے زویا کے گال پر اپنے لب رکھ دیے تھے زویا کا چہرہ پل میں سرخ ہوا تھا۔۔۔

READERS CHOICE

اب نہیں کہو گی۔۔۔

شہیر نے چہرہ اوپر کر دیکھا تھا جہاں اس کے چہرے پر حیا کے رنگ چھائے تھے۔۔۔

ہمیں تیار ہو جانا چاہیے پھر نکلتے ہے۔۔۔۔
زویا با مشکل کہا تھا۔۔۔

شہیر اس کی حالت دیکھتا محضوظ ہوا تھا۔۔۔۔
زویا پلٹ کر جانے لگی تھی جب شہیر نے اسے پیچھے سے پکڑ لیا تھا۔۔۔
اور اس کے کندھے اپنے اپنے ہونٹ رکھے تھے۔۔۔۔

Say you love me....

شہیر نے خمار آلود لہجے میں کہا تھا۔۔۔۔

زویا اس سے اپنا آپ چھڑوانے کی کوشش کر رہی تھی جو مزید اسے خود میں سمیٹ رہا تھا۔۔۔۔

شہیر۔۔۔۔ پلیز لیٹ ہو جائے گا۔۔۔۔
READERS CHOICE

جب شہیر نے زویا کا رخ موڑا تو زویا نے اپنے گرے آنکھیں اس کی نیلی آنکھوں۔ میں گاڑتے ہوئے کہا تھا۔۔۔۔

قاتل آنکھیں۔۔۔

شہیر نے بھاری بھاری اس کی آنکھیں چومتے کہا تھا۔۔

سیم یو۔۔۔

زویا نے بھی اس کی آنکھوں کی طرف دیکھتے ہوئے کہا تھا۔۔۔۔۔

ایسے نہیں۔ جان جیسے میں نے تعریف کی ویسے کرو تم بھی تو بات ہے۔۔۔

اب کہ شہیر نے شرارت سے اسے کہا تھا۔۔۔

تو زویا نے نظریں جھکالی تھی۔۔۔
READERS CHOICE

کرو بھی ورنہ میں کہی نہیں جا رہا اور تمہیں پتا ہے جو میں کہہ دو وہ کرتا بھی ہوں۔۔۔

شہیر نے اٹل لہجے میں کہا تھا۔۔۔۔

تبھی زویا نے ایک منت بھری نظر سے اسے دیکھا لیکن وہ ٹس سے مس نہ ہوا تو ناچار زویا تھوڑا اوپر اٹھی تھی۔۔۔

اور پھر بھاری بھاری شہیر کی آنکھوں پر اپنے ہونٹ رکھے تھے شہیر سکون محسوس کر رہا تھا۔۔۔ جبکہ زویا اس کی قربت سے کپکپا گئی تھی۔۔۔۔

تبھی اسے دھکادے کر دروازے کی طرف بھاگی۔۔۔۔

ورلڈ بیسٹ بے شرم انسان ہوا۔۔۔۔

READERS CHOICE

ادھر آؤ پھر تمہیں آج میں بتا ہی دو۔۔۔

عشق بے اختیار اسی بہ افضل

شہیر نے اس کی جانب قدم بڑھائے تو وہ اپنے قدم پیچھے کو لینے لگی تھی دروازے کا ہینڈل پکڑے وہ بس بھاگنے کو تیار
کھڑی تھی۔۔۔

مشن سے لینے دو یہ جو تم میرے ساتھ چالا کی کرتی ہو نہ ذرا تفصیل سے تمہیں اس کی سزا ملے گی۔۔۔

شہیر نے مزید ایک قدم لیا تھا۔۔۔

لیکن سامنے بھی زویا تھی ایسے حربوں سے واقف۔۔۔

جانو میں زویا ہوں مرغی نہیں جو تم مجھے پکڑ لو گے آہستہ آہستہ دانا ڈال کر ایک ایک قدم کر کہ۔۔۔۔۔

زویا دھر سے ہی کہا تھا تبھی شہیر کا قہقہہ گونجا۔۔۔۔۔

سچی ظلم کے مجھ پہ یہ۔۔۔۔۔

READERS CHOICE

شہیر مسکرایا۔۔۔ اور زویا نے دعا کی تھی وہ یوں ہی مسکراتا رہے۔۔۔۔۔

عشق بے اختیار
امریبہ افضل

عشق بے اختیار

اور وہاں سے چلی گئی تھی۔۔۔۔

اور کون جانتا ہے زندگی میں کب غم کی بارش ہو جائے۔۔۔۔۔

[illegible]

بس یہ فکر ختم ہو جائے یا پھر سکون سے بیوی کے ساتھ رہے گے۔۔۔

عارف نے نور کو پیچھے سے ہگ کرتے ہوئے کہا تھا۔۔۔

اور اگر بیوی نہ چاہتی ہو رہنا۔۔۔

نور نے اس دن کی ناراضگی کو باہر لایا تھا تو عارف کے ہونٹ مسکراہٹ میں پھیلے۔۔۔

تو شوہر بیوی کو رکھ لے گا کیوں کہ وہ بہت محبت کرتا ہے بیوی سے۔۔۔

READERS CHOICE

عارف نے مسکراتے ہوئے اس کے گال پر اپنے ہونٹ رکھے تھے۔۔۔

عشق بے اختیار اسی بہ افضل

اور جو لوگ بیوی کو مسکا لگاتے ہے وہ بھی غلط کرتے ہے۔۔۔ نور نے سیدھی ہو کر اس کی شرٹ کے بٹن سے کھیلتی ہوئے کہا تھا۔۔۔۔۔

میری جان۔۔۔ میں صرف آپ سے ہی محبت کرتا ہوں سچ میں اگر اس دن والی بات پر ناراض ہو تو وہ تو آپ کو تنگ کر رہا تھا میں جان اور کچھ نہیں۔۔۔۔۔

عارف نے محبت سے بھرپور لہجے میں کہا اور ساتھ ہی اس کے ماتھے پر ہونٹ رکھے تھے۔۔۔

آئی لویو۔۔۔

نور نے بھی اس کے سینے پر سر ٹکایا تھا۔۔۔۔۔

آئی لویو ٹویار۔۔۔۔۔

عارف نے حصار باندھتے ہوئے کہا تھا۔۔۔۔۔

READERS CHOICE

ابھی ہمیں جانا ہے رنی۔۔۔۔۔

کہاں جان۔۔۔۔۔

Page 357 of 411

عارف نے معصومیت سے پوچھا تھا۔۔۔۔۔

رفی دوسروں کو سسرال پہنچانے جانا ہے ہم لوگوں نے۔۔۔۔۔

نور نے اسے گھورتے ہوئے کہا تھا۔۔۔۔۔

پہلے میں اپنی بیوی کے ساتھ وقت گزار کو پھر سہی۔۔۔۔۔

عارف نے اسے گرفت میں لیتے کہا تھا۔۔۔۔۔

چلور فی وہاں سب ویٹ نہ کر رہے ہو کتنا امپورٹنٹ ہے یہ یونونہ۔۔۔۔۔

نور نے سنجیدگی سے کہا تھا۔۔۔۔۔

اوکے چلو یہ جو تم میری بیوی کے بیچ میں آجاتی ہونہ تمہیں تو میں کر دیکھو۔ گا زرا

رفی نے ناراض ہوتے ہوئے کہا تھا۔۔۔۔۔



ایک خوبصورت گھریک۔ وہ صرف باہر سے خوبصورت تھا اندر اس کے دکھ تھا وحشت تھی۔۔۔۔
کتنی عزتیں تھی۔۔۔
کتنی معصوم جانیں تھی جو ایک جیت پر داؤ پر لگی تھی۔۔۔۔

سوال یہ اٹھتا ہے کیا ہم انہیں بچا پائے گے یا خود بھی یہی کہی پڑے ہو گے۔۔۔
کیا بچا لیا جائے گا انہیں یا ان کے ساتھ خود بھی مار دیے جائے گے۔۔۔

سوال ہی سوال لیکن جواب صرف ایک۔۔۔
خدا اگر اللہ پر یقین ہے تو یقیناً ہمیں کامیابی ملے گی ورنہ ہم تو اسی سوچ میں رہے گے کہ اللہ ہمیں کامیابی دے گا کہ
نہیں اور اگر نہیں تو کیا فائدہ کو شش کا۔۔۔

عشق بے اختیار
امریبہ افضل

عشق بے اختیار

وہ اس گھر کے سامنے کھڑے تھے۔۔۔۔۔

زویا۔۔۔۔۔ ایس۔۔۔۔۔ کے۔۔۔۔۔ زیب۔۔۔۔۔ عارف۔۔۔۔۔ شان۔۔۔۔۔ رومی۔۔۔۔۔ پری۔۔۔۔۔ ماہ۔۔۔۔۔
نور۔۔۔۔۔

ان آٹھ لوگوں پر تھا کہ وہ یقین کرے گے اللہ پر کہ نہیں۔۔۔ اب دیکھنا یہ تھا کہ کیا ہوتا ہے

کیا وقت انہیں مات دے گا۔۔۔ یا پھر وہ لوگ وقت کو ہرا دے گے۔۔۔

کہ دونوں کو اپنی جگہ خسارہ ہوگا۔۔۔

کیوں کہ خسارہ ایک کہ حصے میں تو آنا تھا لیکن وہ کون ہو گا جو جیت جائے گا وہ وقت بتائے گا۔۔۔

READERS CHOICE



عشق بے اختیار اسی بہ افضل

اس گھر کے سامنے کھڑے وہ اس کا باقاعدہ جائزہ لے رہے تھے۔۔۔۔۔

ہمیں نہیں پتا ہم لوگ لوٹ پائے گے کہ نہیں۔۔۔۔۔

زویا نے سب کی جانب دیکھتے ہوئے کہا تھا سب نے سنجیدگی سے اس کی جانب دیکھا تھا۔۔۔۔۔

زویا نے پھر سامنے گھر پر نظریں رکھ لی تھی۔۔۔۔۔

سب کچھ بلا کر ہمیں صرف ان کو بچانا ہے بے شک ہماری جان ہی کیوں نہ چلی جائے۔۔۔ اگر کسی کو ابھی بھی جانا

ہے یہاں سے تو وہ جاسکتا ہے۔۔۔۔۔

زویا نے سامنے دیکھتے سنجیدگی سے کہا تھا۔۔۔۔۔

نہیں میم ہم آپ کے ساتھ ہے اور مرتے دم تک رہے گے۔۔۔۔۔

رومی نے کہا تو سب نے تائید میں سر ہلایا تھا۔۔۔۔۔

ہممم اوکے سب اپنی اپنی پوزیشن سنبھال لو کوئی بے وقوفی نہیں کرنا جو پلین ہے وہی کرنا ہماری چھوٹی سی غلطی سب

کو مشکل میں ڈال سکتی ہے۔۔۔۔۔

Page 361 of 411

زویا نے سنجیدگی سے کہا تھا۔۔۔۔

سب نے اپنے چہروں کو کور کر لیا تھا۔۔ اور اب اندر کی جانب بڑھ گئے تھے۔۔۔۔۔



ان کے اندر داخل ہونے پر ہی پتا چلا تھا دشمن نے ان کی سوچ کے مطابق ہی سکیورٹی زیادہ رکھی ہے۔۔۔ اور گھر بھی کافی بڑا تھا جس میں مختلف کمرے تھے۔۔۔۔۔۔۔

ہر کمرے کے سامنے لمبی راہداری تھی جس میں آدمی گن کے ساتھ ادھر سے ادھر چکر لگا رہے تھے۔۔۔۔۔

زویا اور اس کی ٹیم پیچھے سے داخل ہوئی تھی۔۔۔۔

او کے دو پارٹ بنے گئے۔۔۔

Page 362 of 411

ہر کوئی ایک دوسرے سے رابطے میں رہے گا۔۔۔

کہی کوئی گڑ بڑ ہوئی فوراً بتایا جائے گا۔۔۔

اور دھیان سے کسی کو کچھ خبر نہ ہو۔۔۔۔۔۔۔۔

وہ لوگ دود و کا بڑ بنا کر اپنے اپنے راستے نکل چکے تھے۔۔۔۔

آہستہ سے ماہ نور نے پیچھے سے جا کر روم کے آگے کھڑے بندے کے سر پر پسٹل سے وار کیا تھا۔۔۔

اور ادھر سے عارف نے بھی ایسے ہی وار کیے جس سے بیک وقت دونوں بندے زمین پر تھے۔۔۔

ان لوگوں نے جلدی سے آگے بڑھ کر دروازہ کھولا تھا لیکن حیران رہ گئے سامنے کچھ بھی نہیں تھا۔۔۔۔۔

یہاں روم خالی بھی ہے اور ان کے آگے بھی آدمی کھڑے ہے ہمیں صرف بھٹکانے کے لیے۔۔۔۔۔ وقت کو ضائع کرنے کے لیے۔۔۔۔

عشق بے اختیار اسی بہ افضل

عارف نے زویا کو بتایا اور ساتھ ہی پاس کھڑی ماہ نور سے بھی بولا تھا۔۔۔۔

ہمممم اوکے تم لوگ احتیاط سے رہو کچھ بھی ہو سکتا ہے۔۔۔۔۔
ایئر پیس سے زویا کے بجائے شہیر کی آواز آئی تھی۔۔۔۔۔۔۔

دیکھوں میری بات غور سے سنو تم سب۔۔۔۔
تم لوگوں نے غور کیا سارے کمرے اور دروازے ایک جیسے ہے۔۔۔۔

زویا نے بولا تو سب نے آس پاس کے کمروں اور دروازوں کو دیکھا تھا۔۔۔۔۔
ہاں یہ تو ٹھیک کہہ رہی ہو تم۔۔۔۔
زیبی نے بھی تائید کی۔۔۔

اور کچھ کمروں کے دروازے پر ہلکا ریڈ مارک ہے۔۔۔۔۔
دیکھوں عارف اس دروازے پر ہے۔۔۔ زویا نے عارف کو کہا تو اس نے وہاں دیکھا تھا غور سے دیکھنے پر اسے ریڈ
مارک نظر آیا تھا۔۔۔

عشق بے اختیار اسی بہ افضل

ہاں ہے لیکن عموماً یہ ہوتا ہے کہ جس پر مارک ہو اس میں چیز ہوتی ہے پر یہاں تو کچھ نہیں ایسا۔۔۔

عارف نے کمرے میں نظریں دوڑاتے کہا تھا۔۔۔

ہممم ان لوگوں نے ہمیں ٹریپ کرنا چاہا ہے۔۔۔ رنی۔۔۔ ہمارا کام ان کمروں میں ہے جو مارک نہیں ہے۔۔۔

زویا نے سنجیدگی سے کہا تھا۔۔۔

اچھا ٹھیک ہے۔۔۔ پھر دیر کیسی۔۔۔

شان نے پر جوش ہوتے کہا تھا۔۔۔

نہیں شانی دھیان سے اگر ان میں سے کسی نے بھی دیکھ لیا نہ تو برا ہو گا۔۔۔۔۔

ہممم اوکے چلو سب کام پہ لگو۔۔۔

Page 365 of 411

اور سب کام پہ لگ گئے۔۔۔ بڑے احتیاط سے وہ آگے بڑھے تھے۔۔۔
کسی آدمی کی گردن توڑی گئی تھی تو کسی کی گولیاں ماری گئی تھی۔۔۔

آخر کار ان لوگوں نے ان معصوم جانوں اور ان لڑکیوں کی عزتوں کو بچا لیا تھا۔۔۔

لیکن بدلے میں خود کا بھی خون بہایا تھا۔۔۔۔۔

گولی شان کے بازو کو چھو کر گزری تھی۔۔۔
تو وہی پری اور رومان کو بھی چوٹیں آئی تھی۔۔۔۔۔

عارف کے ہاتھ سے بھی خون بہہ رہا تھا کیسی تیز دھار آلے سے وار ہوا تھا۔۔۔۔۔

READERS CHOICE

پرزویا پر ہونے والا ہرز خم شہیر نے خود پر سہا تھا۔۔۔۔۔

عشق بے اختیار اسی بہ افضل

لیکن وہاں زخموں کی پرواہ کیسے تھی آخر کار ان لوگوں کو کامیابی ہوئی تھی۔۔۔



شان اور زیبی تم لوگ ان کو چھوڑ آؤ ان کے گھریا جہاں بھی یہ جانا چاہے۔۔۔۔۔

شہیر نے ان کی جانب دیکھتے کہا اور پھر۔۔۔۔۔

ٹھاہ کی آواز سے وہ گھر بلاسٹ ہوا تھا۔۔۔ سب کے چہروں پر اطمینان تھا۔۔ انہوں نے ہی دشمن کو خبر کرنے کہ
لیے یہ سب کیا تھا کہ ان کو پتا لگ جائے کہ۔۔۔۔۔
ابھی قوم کے جانباز زندہ ہے سواپنے گندی نظریں نہ ڈالیں۔۔۔۔۔

سب لوگ اپنے زخم ٹھیک کرو لڑائی تو ابھی شروع ہوئی ہے ہمارا دشمن سے مقابلہ تو ابھی باقی ہے۔۔۔۔۔

جو یہاں نہیں تھا اور اب تو پورے انڈیا کو تباہ کرنا ہے ہم نے۔۔۔۔۔

زویا نے ایک عزم سے کہا تھا تو سب نے سر ہلادیا۔۔۔۔۔

اور سب آنے والے کل کی تیاری کرنے نکل گئے جانے اس میں کیا ہو جائے۔۔۔ دشمن کب سے تاک لگائے بیٹھا تھا۔۔۔

کیا انہوں نے کھو دینا تھا کسی کو۔۔۔ یا پھر جیت جاتے وہ۔۔۔۔۔

یہ تو آنے والا کل ہی بتاتا جس میں ان کی اصل جنگ چھپی تھی۔۔۔۔۔

کیونکہ دشمن یہاں سے تو فرار تھا۔۔۔۔۔



READERS CHOICE

دودن بعد!!!!.....

عشق بے اختیار اربابِ افضل

بس چلو ہم لوگ نہ جلدی پہلے پہنچ جاتے ہے تاکہ کوئی پروہلم نہ ہو اینڈ ٹائم یہ۔۔۔۔

نور نے رنی سے کہا تھا جو مسلسل اسے دیکھ رہا تھا اور نور زچ ہی تو ہو گئی تھی۔۔۔۔

نور۔۔۔ رنی نے محبت سے اسے پکارا تھا تو نور نے نظریں اٹھا کر اسے دیکھا۔۔۔۔ جس کے چہرے پر اس وقت اس کے لیے محبت ہی محبت تھی۔۔۔۔

پتا نہیں میں زندہ آؤ کہ نہ بس اتنا کہنا چاہتا ہوں۔۔۔۔ کہ میں بہت محبت کرتا ہوں تم سے نجانے کس دعا کا ثمر ہو تم۔۔۔ نور بہت اکیلا تھا میں ماں باپ مر گئے تھے۔۔۔۔ سب نے ساتھ چھوڑ دیا کوئی حال تک نہ پوچھنے آیا پھر شہیر ملا۔۔۔۔ سہارا دیا اس نے میں اس کے لیے اپنی جان بھی دے سکتا ہوں۔۔۔۔۔

عارف نے درد سے کہا تھا۔۔۔۔

READERS CHOICE

نورا ٹھی اور اس کے قریب جا کر بیٹھ گئی اور اپنا سر اس کے کندھے پر گرا دیا

عشق بے اختیار اسی بہ افضل

سب ٹھیک ہے عارف میں ہمیشہ تمہارے ساتھ ہوں ہمیشہ وعدہ کرتی ہوں۔۔۔۔۔

نور نے محبت بھرے لہجے میں کہا تھا اور عارف نے سکون کا سانس کھینچا تھا۔۔۔۔۔



چاردن ہو گے تھے اسے گھر میں اترے چہرے سے گھومتے۔۔۔۔۔

سب نے ہی محسوس کیا تھا اس کا دھیان بھٹکانے کی بھی کوشش کی لیکن۔ وہ صرف تب تک جب تک وہ لوگ اس کے پاس ہوتے اور جیسے ہی وہ اپنے کام میں مصروف ہوتے تب ہی مرہا کے ذہن میں عجیب سوچے سوار ہو جاتی

وہ اپنے روم کے ٹیرس پر تھی۔۔۔۔۔

چاردن میں ایک دفعہ بھی اس نے پیچھے مڑ کر دیکھا تک نہیں تھا نہ کوئی رابطہ کیا تھا۔۔۔ عجیب و سو سے اس کے دماغ کو مفلوج کر رہے تھے

عشق بے اختیار اسی بہ افضل

وہ ابھی اسی سوچ میں تھی۔۔۔ جب فون رنگ ہوا۔۔۔ اس نے بے دھیانی سے فون اٹھا کر کان کو لگا لیا تھا۔۔۔۔۔

لیکن فون سے آتی آواز نے جیسے ایسے زندگی بخش دی ہو۔۔۔۔۔

جانم۔۔۔۔۔

کیسی ہے آپ۔۔۔۔۔

بہت تڑپ اور محبت سے پوچھا گیا تھا۔۔۔۔۔

مرحاک کی آنکھوں سے دو موتی ٹوٹ کر گرے تھے۔۔۔۔۔

اگر تم روگی تو میں واپس نہیں آؤں گا۔۔۔۔۔

شان نے مرحاک کو تنبیہ کرتے مصنوعی خوفگی سے کہا تھا۔۔۔۔۔

اور مرحا اس کی بات پر چونکی جو اس کی ہر عادت ہر حرکت محسوس کر گیا تھا۔۔۔۔۔

Page 371 of 411

عشق بے اختیار اسیبا افضل

تم میری سانسوں میں ہو مر حامیرے اندر میری دھڑکن بنی ہو پھر کیسے مجھے تمہاری خبر نہیں ہوگی۔۔۔

اپنا خیال رکھو یوں نہ کرو خود کے ساتھ مجھے تکلیف ہوتی ہے۔۔۔ اگر اب ایسا ہوا تو سزا ملے گی آکر تمہیں جانم

پھر نہ کہنا مجھے شرم نہیں ہے۔۔۔۔

آخری بات شان نے گھمبیر لہجے میں کہی تھی مر حاکانوں تک سرخ ہوئی تھی۔۔۔۔

اور فون رکھ دیا۔۔ ایک سکون سا مر حاکر ملا تھا اس سے بات کر کہ ادھر شان کا بھی یہی حال تھا۔۔۔۔

READERS CHOICE



عشق بے اختیار اسی بہ افضل

کئی سوچیں اس کے دماغ میں تھی جنہیں سوچتی وہ نڈھال ہو چکی تھی ہر چیز سے دل اُچاٹ ہو گیا تھا۔۔۔۔۔
آخر وہ گیا کہاں اور کیوں اسے یوں بے چینی میں چھوڑ کر گیا تھا۔۔۔۔۔

اتنے سوال تھے مشاکے ذہن میں لیکن بتانے والا کوئی نہیں۔ تھا تھک ہار کر وہی بیٹھ گئی اور اپنا سر ہاتھوں میں گرالیا
تھا۔۔۔۔۔



زویا نے ایس۔ کے کہ ہاتھوں کو اپنے ہاتھوں میں لیا تھا۔۔۔۔۔

شہیر مجھے گھبراہٹ ہو رہی ہے سب ٹھیک تو ہو گا۔۔۔۔۔

زویا نے شہیر کو دیکھتے کہا تھا۔۔۔۔۔
READERS CHOICE

تو شہیر نے اسے تسلی بھری نظروں سے دیکھا تھا۔۔۔۔۔

عشق بے اختیار اسی بہ افضل

ہاں میری جان کیوں پریشان ہو رہی ہو میں ہوں نہ سب ٹھیک ہوگا صرف ایک دن یہ گزر جائے۔۔۔

شہیر نے زویا کو تسلی دیتے کہا تھا۔۔۔۔

ہممممم صرف ایک دن بس۔۔۔۔

زویا نے کہتے اپنا سر شہیر کے کندھے پر ٹکا دیا تھا تو شہیر نے اس کے گرد بازو پھیلانے تھے



آج ان کی زندگی کی سب سے بڑی جنگ تھی۔۔۔۔ جہاں ایک غلطی ان کی موت تھی جہاں ان کو ملک کے لیے
لڑنا تھا اگر جان دینی پڑتی تو تب بھی وہ گریزنہ کرتے۔۔۔۔

عشق بے اختیار اسی بہ افضل

پر وہ اپنے ملک کے لیے کچھ بھی کر جائے گا نکال باہر کرے گا ان لوگوں کو جو اس ملک کو برباد کرنا چاہتے ہیں
۔۔۔ پر ان کی سوچ ہے یہ کہ ہم اپنے ملک کو کچھ ہونے دے گا کبھی نہیں آج دشمن کو پتا چلے گا کہ ان کا پلا کمزوروں
سے نہیں پڑا۔۔۔

وہ کھلا چیلنج کر رہی تو آئے تھے ان کے سامنے۔۔۔ کسی کی بھی آنکھوں میں ڈر خوف نہ تھا تھا تو بس یہ انہیں ختم
کرنا ان سب کو جو زندگیاں برباد کر رہے ہیں۔۔۔ ایک جذبہ لیے آج وہ اس مقام پر کھڑے تھے

چلو۔۔۔

ایک لفظی بات کہتی زویا انہیں آگے بڑھنے کا بول چکی تھی اور وہ سب بھی اس کے ساتھ آگے بڑھ چکے تھے۔۔۔۔



READERS CHOICE

سر۔۔۔

باہر سے ایک آدمی بھاگ کر اندر داخل ہوا تھا۔۔۔

کیا ہے ڈان جمشید نے ناگوار نظروں سے اسے گھورا۔۔۔

Page 375 of 411

سرو۔۔ وہ فوج والے ایس۔۔ کے وہ ادھر ارہے ہے۔۔۔۔

اس آدمی نے اٹکتے اپنی سانس بحال کرتے کہا تھا۔۔۔۔

تو تم لوگ کہاں سوئے ہوئے تھے کتوں جا کر روکوں انہیں اور خبردار جو کسی کو جان سے مارا یہ نیک کام تو میں خود کروں گا۔۔۔۔

ڈان جمشید نے حکارت اور زعم سے کہا تھا۔۔۔۔

تبھی وہ آدمی باہر کو بھاگا تھا۔۔۔۔

وہ لوگ بہت تیز ہے دھیان رہے۔۔۔ خاص آدمی نے کہا تو جمشید نے اس کی جانب دیکھا تھا۔۔۔۔

READERS CHOICE

ہاہاہاہاہاہاہان پلا ابھی ڈان جمشید سے نہیں ہوا تبھی تم یہ کہہ رہے ہو دیکھنا ان کی کیسے بوٹیاں کر کے چیل کوؤں کو ڈالتا

ہوں۔۔۔۔

عشق بے اختیار
امریبہ افضل

ڈان جمشید نے کہا اور ایک بار پھر مکروہ قہقہہ لگا چکا تھا بدلے میں خاص آدمی بھی ہنس پڑا تھا

مزا آئے اتنی دیر سے سب کی نظروں میں آئے بغیر یہ سب کیا ہے اب سامنے آنے کا وقت آچکا ہے۔۔۔

٧٧٧٧٧٧٧٧

دونوں کے چہقہے وہاں گونجے تھے لیکن یہ جانے بغیر کے قسمت پلٹنے میں دیر تھوڑی لگتی ہے۔۔۔۔ وہ تو ایسا لڑتی ہے کہ اگلا بندہ اپنا سب ہار جاتا ہے یا جیت جاتا ہے۔۔۔۔



اندر داخل ہوتے ہے انہیں یہ تو اندازہ ہو چکا تھا کہ دشمن بھی اپنی پوری تاک لاگا کر بیٹھا ہوا ہے لہذا انہیں جو بھی قدم اٹھانا تھا وہ سوچ سمجھ کر اٹھانا تھا۔۔۔

عشق بے اختیار اربابِ افضل

ان کی ذرا سی کی گئی غلطی انہیں بہت بڑے نقصان سے دوچار کر سکتی تھی۔۔۔۔

لیکن وہ اپنے ملک کے لیے کچھ بھی کر سکتے تھے کچھ بھی۔۔۔ اس لیے تو اتنا ر سکی پلین بنایا تھا انہوں نے۔۔۔۔

پر دیکھنا یہ تھا کہ وہ کامیاب ہوتے ہے کہ نہیں کیونکہ جتنا ر سکی پلین تھا اگر ایک بھی چوک ہوتی تو دشمن انہیں گولیوں سے بھوننے میں دیر نہ لگاتا۔۔۔۔

اندر لمبی راہداری تھی جس کے دونوں طرف آدمی اسلحے سے لیس کھڑے تھے۔۔۔

اور سامنے ایک روم تھا شاید اس میں ہی ان کے دشمن چھپے ہو سکتے تھے۔۔۔۔

اس روم کے دائیں جانب ایک چھوٹی سی راہداری تھی اور پھر کمرے ایک ساتھ تین بنے ہوئے تھے۔۔۔۔

READERS CHOICE

جس پر آدمی تین ہی پہرہ دے رہے تھے۔۔۔

اسرید افضل

عشق بے اختیار

ایک گھر اسانس لے کر وہ لوگ اندر داخل ہوئے۔۔۔

اور ان آدمیوں کے سامنے کھڑے ہو گئے تھے۔۔۔

آدمی ان کو یوں دیکھ کر چونکے کہ ان کا خیال تھا وہ بھرپور فائرنگ یا کچھ بھی ایسا کرے گے لیکن وہ تو سیدھا یہی چلے آئے تھے۔۔۔۔

ان میں سے ایک آدمی چلتا ہوا ان تک آیا تھا۔۔۔ انکھوں میں سوال لیے۔۔۔

جمشید ڈان سے کہوں ٹیم زی۔ کے۔ (zee.k)
آئی ہے ملنے۔۔۔

زویا نے اس آدمی کی طرف دیکھتے سپاٹ لہجے میں کہا تھا۔۔۔
READERS CHOICE

وہ آدمی پلٹا اور ایک اور آدمی کو ان پر نظر رکھنے کا اشارہ کرتا سامنے موجود روم میں گیا۔۔۔۔

Page 379 of 411

چندپل بعد ہی وہ باہر آیا تھا۔۔۔۔

باس کہہ رہے ہیں صرف زویا ہی ان سے مل سکتی ہے اب تم میں سے زویا کون ہے۔۔۔۔

آدمی نے پری۔۔ ماہ نور۔۔ اور زویا کو دیکھتے کہا تھا۔۔۔۔۔

میں ہوں۔۔۔

نقاب لگی گرے آنکھوں نے اپنی وحشت چھپاتے ہوئے کہا تھا۔۔۔۔۔

اپنے باس سے کہو اگر وہ مجھ اکیلی سے ملنا چاہتے ہیں تو میں بھی صرف ان سے ملو گی۔۔۔۔۔

زویا نے سامنے دروازے پر نظریں مرکوز کر کہہ کہا تھا۔۔۔۔۔

عشق بے اختیار اسی بہ افضل

بدلے میں وہ انسان چونکا ضرور تھا۔۔۔ کہ ان کا باس خطرناک تھا اور یہ لڑکی اس سے اکیلے میں ملنے کا کہہ رہی ہے

اپنا سر جھٹکتا وہ واپس چلا گیا۔۔۔

یہ کیا کہہ رہی ہوں تم۔۔۔

اس کے جاتے ہی شہیر نے آہستہ مگر غصے سے زویا سے پوچھا تھا۔۔۔

وہاں اکیلی نہیں جاؤ گی میں بھی جاؤ گا۔۔۔ وہ خطرناک ہے کچھ بھی ہو سکتا ہے۔۔۔

نو کچھ نہیں ہو گا اور اگر تم میرے ساتھ جاؤ گے تو پیچھے سے ہمارا مین کام کون کرے گا۔۔۔

تم یہی رکو گے ہاں چما کو مارنے کا حق تمہارا ہے اسے بھی پتا چلے ایس۔ کے کی دہشت کا اور قانون کا جو جرم کر کہ

سکون سے بیٹھا ہے۔۔۔

عشق بے اختیار
امریبہ افضل

عشق بے اختیار

چما کے نام پر ایس۔ کے کی رگیں فوراً تنی تھی۔۔۔۔

او کے پر میرے پاس تم صحیح سلامت واپس آنی چاہیے ورنہ یہاں کچھ نہیں چھوڑوں گا میں۔۔۔۔

سامنے سے آتے آدمی کو دیکھ کر شہیر پھر خاموش ہوا تھا۔۔۔۔۔

چلیں میرے ساتھ۔۔۔۔۔

اس آدمی نے کہا تو زویا اس کے ساتھ ہو لیا یہ نہیں اب کون سا طوفان ان کی زندگی میں آنا باقی تھا۔۔۔۔



آؤ اؤ مس بیوٹی بہت سنا ہے تمہارے بارے میں لیکن یہ آنکھیں تمہاری افسوس و اللہ واقعی قاتل ہے۔۔۔

زویا کے آتے ہے ڈان نے خباثت سے اس کا جائزہ لگاتے کہا تھا۔۔۔۔۔

عشق بے اختیار اربابِ افضل

زویا نے ادھر ادھر نظریں مرکوز کی تھی۔۔۔ تو سامنے ہی اسے وہ انسان کھڑا نظر آیا تھا جس کی وہ یہاں شاید ہی توقع بالکل نہیں کر رہی تھی۔۔۔۔

آنکھیں میں پہلے حیرت اور پھر غصہ در آیا تھا تو مطلب ان کا شک صحیح ثابت ہوا تھا

کیا ہوا ہونے والی بیوی مجھے دیکھ کر حیران ہو۔۔۔۔

حنان نے اسے دیکھتے کہا تھا چہرے پر شاطر مسکراہٹ کی تھی۔۔۔۔

جی بالکل بھی نہیں مرنے والے دولہا صاحب۔۔۔

زویا نے آرام سے کہا تھا اور صوفے پر بیٹھ گئی تھی اور وہ دونوں اس کے اس اطمینان پر چونکے تھے۔۔۔۔

READERS CHOICE

پہاں افسوس ہے اس بات پر کہ سر نے تمہیں اپنے بیٹوں جیسا رکھا اور جیسے انہوں نے میرے لیے چنا اس نے ہی انہیں دھوکا دیا۔۔۔۔

Page 383 of 411

زویا نے افسوس سے دائیں بائیں گردن ہلا کر کہا تھا۔۔۔۔۔

اووووو تو مس زویا افسوس تو اب تمہیں بھی ہو گا یہاں آنے پر۔۔۔۔۔

حنان جو زویا کو جلانا چاہتا تھا لیکن اس کا یوں سکون دکھ کر خود جل چکا تھا۔ ہر بار وہ سر جبران کے پاس رہ کر ان کی انفارمیشن دشمنوں کو دیتا جس سے اسے وہ لوگ اچھا خاصا پیسہ دیتے اور وہ اسے اپنے بزنس میں لگا دیتا ہوں اس کا بزنس بڑھتا گیا لیکن اس کے اندر کالا لچی انسان نہ مر سکا۔۔۔۔۔

حنان نے فوراً گن نکالتے اس کا رخ زویا کی طرف کیا تھا۔۔۔۔۔

بس بہت ہو گیا بہت نقصان کیا ہے تم نے ہمارا پر ہو بہت خوبصورت دل تو بہت کچھ کہہ رہا ہے لیکن تمہیں یوں زندہ نہیں چھوڑ سکتا۔۔۔۔۔

حنان نے خباثت سے کہتے گن زویا کی طرف ہی رکھی تھی۔۔۔۔۔

عشق بے اختیار
امریبہ افضل

اوتے یہ مجھے زندہ چاہیے چھوڑا سے۔۔۔

وڈان نے حنان کی طرف دیکھتے غصے سے کہا تھا۔۔۔

چپ کر جاؤ ہمیشہ تمہاری مانتا پھر آج تو تم دونوں مرو گے۔۔۔

اگر تو چاہتا ہے کہ تو بعد میں مرے تو زبان بند رکھ۔۔۔

حنان نے گن کارخ ڈان کی جانب کرتے کہا تھا۔۔۔

ہاتھ میں گن ہونے کی وجہ سے وہ پیل میں بدلاتھا دل میں لالچ نے سر اٹھایا تھا اگر ڈان کو مار دیا جائے تو اس کے پاس

دولت کے ساتھ طاقت بھی آجائے گی۔۔۔۔۔

تو مجھے مارے گا۔۔۔

عشق بے اختیار اسی بہ افضل

ڈان نے غصے سے غراتے ہوئے کہا تھا میرے پھینکی ہوئی کھانے والا آج مجھے مارے گا۔

ڈان اس سے پہلے کے ڈراموں سے گن نکال کر فائر کرتا ایک تیز ہوا سے باتیں کرتی چیرتی ہوئی گولی ڈان کے سینے سے پیوست ہوئی تھی۔۔۔

سب اتنی اچانک ہوا کہ کچھ پتہ بھی نہ لاگ سکا تھا۔۔۔۔

زویا نے حیرانی سے حنان کی طرف دیکھا جو خود حیران تھا یا شاید وہ یہ سب پہلی بار ہی کر رہا تھا۔۔۔۔۔

اپنے ہوش سنبھالتے زویا نے پھرتی سے اپنی گن سے حنان کی ٹانگ پر فائر کیا اور ساتھ ہی گن سر پر مخصوص جگہ مار کر اسے بے ہوش کیا تھا۔۔۔

چھوڑو گا نہیں تمہیں۔۔۔۔۔

READERS CHOICE

سر کو پکڑتے زمین بوس ہوتے حنان نے غصے سے اسے دیکھتے کہا اور پھر وہی گر گیا تھا۔۔۔

عشق بے اختیار اسریبہ افضل

تم جیسوں کا یہی انجام ہونا چاہیے۔۔۔ میرا کام تم نے آسان کر دیا بس یہی ایک کام ٹھیک کیا تم نے۔۔۔۔

زویا سے کہتی کمرے کا جائزہ لینے لگ گئی تھی



شہیران لوگوں کو اشارہ کر چکا تھا سب اپنا اپنا کام یاد رکھتے آگے بڑھے اور اپنے کپڑوں میں چھپے مختلف ہتھار نکالے تھے۔۔۔۔

اور اچانک ان آدمیوں پر حملہ کیا تھا جو شاید حملے کے لیے تیار نہ تھے۔۔۔۔

تبھی ان لوگوں نے بھی جواباً فائر کیا تھا۔۔۔ لیکن سب ایک دوسرے کی ڈھال بنے کھڑے تھے یہ ایک اوپن میشن تھا۔۔۔۔

بس جو سامنے دشمن آئے اسے مارنے کا جنون تھا سب میں اور وہ لوگ ویسے ہی کر رہے تھے۔۔۔

اسریبہ افضل

عشق بے اختیار

تھوڑی ہی دیر میں وہاں لاشوں کے ڈھیر لگ چکے تھے۔۔۔۔۔

اور باری تھی چماکی جیسے تو دردناک موت آنی تھی۔۔۔۔۔

شہیر دھڑام سے دروازہ کھول کر اندر داخل ہوا تھا۔۔۔۔۔

سامنے چمٹانگ پر ٹانگ چڑھائے شراب پینے میں محو تھا۔۔۔

کون ہو تم گارڈز اوائے۔۔۔۔

چماکی زبان میں ہلکی سے لڑکھڑاہٹ تھی۔۔

READERS CHOICE

اتنی جلدی بھول گے۔۔۔۔

شہیر نے غصے سے بھری آنکھیں لیے کہا تھا۔۔۔

عشق بے اختیار اربابِ افضل

چما اس کی آواز سن کر حیران ہوا تھا۔۔۔ اسے نہیں پتہ تھا شہیر اس تک پہنچ جائے گا۔۔۔۔

تم تم۔۔۔ شہیر نے اپنا چہرہ سے کپڑا ہٹایا تھا۔۔۔۔

ہاں چما میں ایس۔ کے کو تو جانتے ہو نہ کتنا بے دل ہے وہ تو سنو وہ تمہارا پیارا دوست ہی ہے۔۔۔۔۔

جواب تمہیں بتائے گا وار کیسے کہتے ہے۔۔۔۔۔

شہیر کی رگیں تن چکی تھی چہرے پر صاف وحشت اور غصہ تھا۔۔۔۔۔

نہیں۔۔۔۔۔ نہ۔۔۔۔۔

ابھی وہ کچھ کہتا کہ شہیر نے اپنا مخصوص چاقو نکالا تھا۔۔۔۔۔

شراب کی وجہ سے اس قدر لڑکھڑاہٹ ہو رہی تھی کہ چما بھاگ بھی نہیں سکتا تھا۔۔۔۔۔

عشق بے اختیار اسی بہ افضل

باقی سب لوگ بھی اندر داخل ہوئے تھے لیکن جب انہوں نے چاقو دیکھا تو سمجھ گئے تھے شہیر اس کا کتنا برا حال کرے گا۔۔۔۔

اور وہ سب لوگ باہر نکل چکے تھے کیونکہ شہیر پر خون سوار تھا اور کسی میں اتنی بھی ہمت نہیں تھی کہ شہیر کا یہ روپ وہ وہاں بیٹھ کر دیکھے۔۔۔۔۔

شہیر نے چما کی ساری انگلیاں کاٹ دی تھی۔۔۔۔ ساتھ ہی چاقو سے اس کی آنکھیں نکال چکا تھا۔۔۔۔۔

اس کی دلخراش چینخیں گونجی تھی۔۔۔۔۔

اس سے پہلے وہ کچھ بولتا ایس کے نے اس کی زبان کاٹ دی تھی۔۔۔۔۔

تمہیں پتا ہے تم مجھے ڈسٹرب کر رہے ہو۔۔۔۔۔

READERS CHOICE

ایس کے نے کہتے ہی اپنی گن چما کے منہ میں دی اور اکھٹے چار فائر کیے تھے۔۔۔۔۔

عشق بے اختیار
امریبہ افضل

عشق بے اختیار

ہر طرف خون ہی خون پھیل چکا تھا لیکن اس کے چہرے پر ایک سکون تھا۔۔۔

کوئی دکھ نہیں تھا کیوں کہ اگر وہ اپنی دشمنی میں نہ بھی کرتا تب بھی چما کو ملک سے غداری پر مرناتھا۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔
کیوں کہ ان جیسے لوگ ہمارے ملک میں رہ نہیں سکتے بلکہ کہاں بھی رہ نہیں سکتے۔۔ جو معصوم لوگوں کا فائدہ اٹھاتے ہے۔۔۔۔

فائر کی آواز سن کر وہ۔ لوگ اندر آئے تھے۔۔۔ لیکن سامنے کا منظر دیکھ کر سب ساکت ہوئے جہاں ایک نظر چمپا پر
پڑی تو سب نے نظریں پھیر لی تھی۔۔۔۔

اور دوسری طرف شہیر نے اپنا ہاتھ ہوا میں بلند کر کے اپنے پیٹ پر فائر کیا تھا۔۔۔

سب کی آنکھیں حیرت سے پھیلی تھیں۔۔۔

سید

امریکہ افضل

عشق بے اختیار

ایس۔ کے۔۔

سب چینختے ہوئے اس تک گے تھے۔۔۔۔

یہ کیا شہیر یہ سب۔۔۔۔

سب حواس باختہ ہوئے تھے بھلا اب کیوں شہیر نے خود پر فائر کیا تھا۔۔۔

زویا۔۔۔۔

شہیر نے بکھرے سے انداز میں کہا تھا۔۔۔

READERS CHOICE

تبھی رومان بھاگتا ہوا زویا تک گیا تھا۔۔۔

اور سب بتا دیا تھا۔۔۔۔

Page 392 of 411

عشق بے اختیار اسی بہ افضل

زویا نے حیرانی سے اس کی جانب دیکھا تھا جیسے سب کچھ کسی نے چھین لیا ہو۔۔۔

بکو اس بند کرو اپنی پاگل انسان۔۔۔۔۔

زویا نے چیخ کر کہا تھا۔۔۔

میم آپ چل کر دیکھ لے وہ وہی بے ہوش ہے یا شاید مر۔۔۔۔۔۔۔

رومان نے اداسی اور ضبط سے صرف اتنا کہا تھا جب زویا چیخ اٹھی تھی۔۔۔۔۔

شٹ اپ رومی۔۔۔

زویا نے غراتے ہوئے کہا تھا اور اس جانب بھاگی تھی۔۔۔

سامنے ہی اس کا بے جان وجود پڑا تھا۔۔۔

READERS CHOICE

عشق بے اختیار اسی بہ افضل

زویا نے بھاگتے ہوئے اس کے پاس گئی اور اس کا سر اپنی گود میں رکھا تھا۔۔۔

شہیر اٹھوپلیز۔۔۔۔

کیوں کیا تم نے ایسا۔۔۔۔

شہیر اٹھو زویا نے روتے ہوئے کہا تھا۔۔۔

تبھی اس نے تھوڑی سی آنکھیں کھولیں تھی۔۔۔۔

Say you love me...

شہیر نے درد سے صرف اتنا کہا تھا۔۔۔

نو شہیر تم نے کہا تھا تم مجھے چھوڑ کر نہیں جاؤ گے وعدہ کیا تھا نہ تم نے پھر کیوں۔۔۔۔

READERS CHOICE

زویا کے آنسو شہیر کے بالوں میں جذب ہو رہے تھے اس نے شہیر کو اپنے ساتھ لگایا تھا شاید اب اس کی سانسیں ختم

ہو رہی تھی۔۔۔۔

Page 394 of 411

سب کے آنکھیں نم تھی اب تو سب ٹھیک تھا پھر کیوں ایسا ہوا تھا زویا کو تو بس اپنی جان نکلتی محسوس ہوئی۔۔۔۔۔
جیسے وہ جارہا تھا تو وہ زندہ نہیں جب پائے گی۔۔۔۔۔

I love you s.k

I love you Shaheer ♥♥ please open your eyes please

زویا نے روتے ہوئے کہا تھا اسے وہاں موجود کسی کی پرواہ نہیں تھی فکر تھی تو بس شہیر کی جو اس سے دور نہ چلا جائے

اوکے اگر تم نہیں رہ سکتے میرے پاس تو مجھے بھی تمہارے بغیر نہیں رہنا۔۔۔۔۔

زویا نے کہتے ساتھ ہی گن کارخ اپنے سر کی طرف کیا تھا۔۔۔۔۔

سب نے شاک کے عالم میں زویا کو دیکھا تھا میم۔۔۔۔۔ زویا۔۔۔۔۔ زویا یہ۔۔۔۔۔ یہ سب کیا ہے رکھو نیچے اسے۔۔۔۔۔

سب نے چینختے ہوئے کہا تھا۔۔۔۔

نو کوئی میرے پاس نہ آئے۔۔۔

اس سے پہلے زویا فائر کرتے اس کا ہاتھ کسی کی مضبوط گرفت میں تھا۔۔۔

زویا نے دیکھا تو شہیرا سے غصے سے گھور رہا تھا۔۔۔۔

جان تم ایسا کرو گی اب میرے ساتھ۔۔۔۔

شہیر نے اسے دیکھتے کہا تھا سب نے نا سمجھی سے شہیر کو دیکھا تھا۔۔۔۔

READERS CHOICE

وہ نہ اتنا ہاتھ بلند کر کہ فائر کیا اور نیچے بٹ پر ف جیکٹ پہنی تھی۔۔۔ اتنا سب کیا کہ تم مجھے کچھ اچھا سا پیار اس بول

دو اور اب یہ سب کر رہی ہو۔۔۔۔

لگتا تمہارا دماغ ٹھکانے پر نہیں ہے۔۔۔۔

شہیرا اٹھا اور زویا کو اپنی باہوں میں بھرا تھا اتنا سب اچانک کسی کو خاک سمجھ نہیں آرہی تھی۔۔۔

زویا خود سکتے میں تھی۔۔۔۔

تھوڑا بہت تو کرنا پڑتا ہے اپنی اپنی بیویوں کو لو اور نکلویہاں سے۔۔۔۔

شہیرا کہتا انہیں حیرت میں چھوڑتا وہاں سے جا چکا تھا۔۔۔۔

پیچھے سے سب کا قہقہہ بلند ہوا تو شہیرا نے بھی اپنی ہنسی دبانے کے لیے دانتوں تلے لب لیے تھے۔۔۔

READERS CHOICE

پر زویا اپنا منہ نیچے کیے ہوئے تھی۔۔۔۔



ذی۔۔۔ شان۔۔۔ مجھے سردی لگ رہی ہے۔۔۔
میرب نے ذیشان کی جانب دیکھتے ہوئے کہا تھا سردیوں میں مری کا منظر اور خوبصورت لگ رہا تھا برف بھاری ہونے
کی وجہ سے میرب کو سردی لگ رہی تھی۔۔۔

ذیشان نے اس کے گرد اپنی باہوں کا گھیرا مضبوط کیا تھا۔۔۔۔۔

جاناں آپ سردی کونہ محسوس کرے آپ مجھے محسوس کرے ان لمحوں کو محسوس کرے جو اس قدر خوبصورت ہے
۔۔۔

ذیشان نے جھک کر اس کی گال پر اپنے لب رکھتے ہوئے کہا تھا۔۔۔۔۔

READERS CHOICE

اور اس کے لمس سے جی جان سے کانپی تھی۔۔۔۔۔

عشق بے اختیار
امریبہ افضل

عشق بے اختیار

گھر کے اوپر ہی چھت پر وہ لوگ کھڑے انجوائے کر رہے تھے پر اب ذیشان کے بڑھتی جسارتوں سے میرب خائف ہو رہی تھی۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔

فیشان اسے بازوؤں میں بھرتا نیچے لیا تھا پائوں سے دروازہ بند کرتا بیڈ پر اتار چکا تھا۔۔۔۔۔

ذی شان۔۔۔۔۔

میرب آج اس کے تیور دیکھ کر ہی کانپ رہی تھی کچھ سردی کا زور تھا۔۔۔۔۔

جی جانناں۔۔۔۔

فیشان نے اسے کے گال پر لب رکھتے کہا تھا۔۔۔

وہ مجھے۔۔ نیند۔۔

دوبارہ مت بولنا یہ لفظ جب سے یہاں آئے ہے تم سو رہی ہو پیار۔۔۔

عشق بے اختیار
امریبہ افضل

عشق بے اختیار

ذیشان کا موڈ سخت برا ہوا تھا اور میرب کو اپنی غلطی کا احساس ہوا تھا وہ واقعہ تقریباً سوتی ہی رہی تھی۔۔۔۔۔۔۔۔

تنبھی اس کے کندھے پر سر رکھ دیا تھا۔۔۔

ایم سوری۔۔۔

نظریں نیچے کرتے کہتے وہ ذیشان کو بہت پیاری لگی تھی

تبھی اس کے لبوں کو اپنی قید میں لیا تھا۔۔۔ میرب اس کی شدت پر جی جان سے کانپ تھی۔۔۔۔۔

تھوڑی دیر بعد ہی اس نے اسے آزار کیا تھا۔۔۔۔۔

اور اسے بیڈ پر لٹاتا خود اس پر حاوی ہو گیا تھا میرب نے بھی خود سپردگی کر دی تھی۔۔ وہ خوش تھی اسے ایک اچھا

چاہنے والا شوہر ملا تھا اور اس رات مری کی خوبصورت رات میں دو محبت کرنے والے ملے تھے۔۔۔۔



زویارخ موڑے بیٹھی تھی۔۔۔

اسے بہت غصہ تھا شہیر پر اب وہ غصے میں نہیں بلکہ اسے تنگ کرنے کہ موڈ میں تھی۔۔۔

کب سے منار ہا ہو جان لیکن تم ایسے نہیں مانو گی۔۔۔

شہیر نے کہتے ہی اسے بازو سے کھینچ کر اپنے ساتھ لگایا اور اپنے لب اور کے نازک ہونٹوں پر رکھ دیے تھے لمس میں نرمی تھی۔۔۔

زویا نے مزاحمت کی تھی لیکن شہیر لگتا آج خود کو سراپ کرنے پر تلا تھا کافی دیر جب زویا کو لگا وہ مر جائے گی تب شہیر نے اسے آزاد کیا تھا۔۔۔۔

زویا نے بے یقینی سے اس کی جانب دیکھا تھا

کیا جان بس تم بول نہیں رہی تھی اس لیے یہ سب کیا ورنہ وعدہ میرا وہی ہے تمہارے ساتھ ہی مرو گا۔۔۔
اور اگر کبھی ایسا موقع آیا تو تمہارے مرنے سے پہلے مر جاؤ گا۔۔۔

زویا نے تڑپ کر اسے دیکھا تھا اور اس کے گرد بازو سے گھیرا بنا کر سخت کیا تھا جیسے وہ ابھی چلا جائے گا۔۔۔۔۔

میری جان تو مجھے سے زیادہ پیار نہیں کرتی ہاں۔۔۔۔

اس کے کندھے پر لب رکھتا شہیر خمار سی آواز میں بولا تھا۔۔۔

زویا کو اپنی جان جاتی محسوس ہوئی تھی۔۔۔

پھر کوئی مزاحمت کام نہیں آئی تھی شہیر نے زویا کو اپنے پاس اپنے قریب کر کے خود میں سمیٹ لیا تھا۔۔۔۔

نفرت ختم ہو کر مل گئی تھی۔۔۔

Page 402 of 411

اسریبہ افضل

عشق بے اختیار

زویا کو بھی پتہ لگ گیا تھا ہر کوئی ایک جیسا نہیں ہوتا۔۔۔۔



رات کے اندھیرے میں وہ مرحا کے روم میں داخل ہوا تھا

۔۔۔۔

اور آتے ہی اس کے ماتھے پر اپنے تشنہ لب رکھے تھے۔۔۔۔
نیند میں بھی مرحا بے چین ہوئی تھی۔۔۔۔

کتنا یاد کیا میں نے تمہیں میری جان۔۔۔۔

شان نے کہتے اس کی دونوں گالوں پر باری باری لب رکھے تھے۔۔۔۔

مرحانیند میں کسمائی تھی۔۔۔۔

عشق بے اختیار اریبہ افضل

اسلام علیکم

ہمارے ارد گرد بہت سے کردار ہیں جو کہ ایک لکھاری ہی جان سکتا ہے۔۔ اگر آپ ایک لکھاری ہیں اور ان کرداروں کو لکھ رہے ہیں تو ریڈرز چوائس آپ کو ایک ایسا پلیٹ فارم مہیا کر رہے ہیں جہاں آپ ان کہانیوں نہ صرف اچھے سے بیان کر سکیں گے بلکہ آپ کی صلاحیتوں کا لوہا بھی منوا سکتے ہیں۔ ریڈرز چوائس کا حصہ بنئے اور اپنی صلاحیتوں کو اجاگر کرتے ہوئے ہم کو اپنی تحریر (ناول، ناولٹ، افسانہ، کالم، مضامین، کوکنگ ریسپی) اردو میں لکھ کر ہم کو بھیجیں۔ ہم آپ کی ان تحریروں کو ایک ہفتے کے اندر اپنے ویب بلاگز (ویب سائٹس)، سوشل میڈیا گروپس، اور پیجز پر پبلش کریں گے انشاء اللہ۔ مزید تفصیلات کے لیے رابطہ کریں۔

Email Address: mobimalik83@gmail.com

Facebook ID: <https://web.facebook.com/mubarra1>

Instagram: <https://www.instagram.com/mobi8741/?hl=en>

Facebook Groups: READERS CHOICE, NOVELS FOR YOU ALL IN

ONE, REQUEST NOVEL ONLY READERS CHOICE

تبھی اپنے دل پر قابو نہ پاتے ہوئے شان اس کے لبوں پر جھکا تھا۔۔۔

شدت سے وہ اس کی سانسوں کو پی رہا تھا۔۔۔۔

مرحاکو لگا کہ شاید نیند میں ہی اس کا سانس بند ہو رہا تھا تبھی جھٹ سے آنکھیں کھولیں تھی لیکن کسی کو اپنے اوپر جھکا پا کر بکھلا گئی تھی۔۔

شان تبی پیچھے ہوا تھا۔۔۔۔۔

مرحانے اپنی سانسیں درست کرتے اس کی جانب دیکھا تھا۔۔۔۔

اور شان نے مرحاکو اپنے حصار میں لیا تھا۔۔۔۔

ایک آنسو ٹوٹ کر شان کی شرٹ میں جذب ہوا تھا۔۔۔ جیسے محسوس کرتے شان نے اس کے گرد گرفت مضبوط کی تھی۔۔۔۔

بس جانم اگیا ہوں نہ بس اب کہی نہیں جا رہا۔۔۔۔۔

شان نے کہتے اس کے سر پر اپنے لب رکھے تھے۔۔۔۔



READERS CHOICE

سات سال بعد۔۔۔۔

شاہ ریز۔۔ بیٹارک جاؤ۔۔ بابا دھر ہی ارہے ہے۔۔۔۔

عشق بے اختیار اسی بہ افضل

چھ سالہ شاہ ریز بھاگتا ہوا شہیر کی طرف گیا اور جھٹ سے شہیر نے نیچے بیٹھ کر اسے بازوؤں میں بھر کر ہوا میں گھمادیا
تھا۔۔۔۔۔

ہمارا بیٹا نرم دل انسان ہو گا کسی بھی بدلے سے پاک۔۔۔

اس لیے اس کا نام شہیر نے "شاہ ریز" رکھا تھا۔۔۔۔۔

جس کا مطلب تھا۔۔۔

"نرم دل انسان"۔

بابا مجھے نیچے اتارے مجھے کھیلنا ہے۔۔۔ اس نے شہیر کو کہا تو ایس۔ ایس نے اسے نیچے اتار دیا تھا اور وہاں بھاگ گیا
جہاں باقی کھیل رہے تھے۔۔۔۔۔

زویا اور شہیر نے مسکرا کر اپنی جان سے پیارے بیٹے کو دیکھا تھا۔۔۔۔۔

باقی سب بھی انہیں دکھ کر ان کی طرف آگے تھے دشمن اندر تھا وہ لوگ اب بھی اپنے کام میں تھے اس کامیابی پر باقی
ساری ٹیم نے ان کی ٹیم کو سراہا تھا سر بھی بہت خوش تھے آخر شہیر کامیاب ہوا تھا۔۔۔۔۔

ذیشان اور میرب بھی اب کافی مل گھل کے تھے باقی سب کے ساتھ اور آج سب ایک بار پھر اکٹھا ہوئے تھے

READERS CHOICE

حنان کو جیل کروادی تھی اور اسے عمر قید ہوئی تھی۔۔۔۔۔

عشق بے اختیار اریبہ افضل

میرب اور ذیشان اپنی چار سال کی بیٹی کے ساتھ آج زویا کے گھر آئے تھے۔۔۔۔۔
اور وہ سارے ایک ہی گھر میں رہتے تھے بس میرب اور ذیشان کہی اور رہتے تھے پر شہیر ایک ہی تھا۔۔۔ اور گھر بھی
اتنادور نہیں تھا۔۔۔۔۔

عیبا. (eeba)

ذیشان اور میرب کی بیٹی بہت ہی کیوٹ تھی لیکن بہت ہی معصوم تھی۔۔۔۔۔
ان سات سالوں میں زیبی اور مشی کا معاملہ حل ہو چکا تھا۔۔۔ اور ان کی بھی شادی کروادی گئی تھی
نور اور عارف کو بھی اللہ نے نعمت سے نوازا تھا۔۔۔۔۔
جس کا نام انہوں نے
"شاہ یار" رکھا تھا....

کیوں کہ وہ چاہتے تھے جس طرح عارف شہیر کا جگری دوست ہے اس ٹیم لیڈر کا دوست تھا بالکل اسی طرح ان کا بیٹا
بھی ہو۔۔۔۔۔

اور واقعی ہے دونوں ہم عمر تھے تقریباً شاہ یار

شاہ ریز سے تقریباً تین ماہ بڑا تھا۔۔۔ اور دونوں ابھی سے اچھے دوست تھے۔۔۔۔۔

شاہ یار (بادشاہ کا دوست) اور وہ واقعی ایک اچھا دوست تھا شاہ ریز کا۔۔۔۔۔

شاہ یار کو پیار سے ہی "یاری" کہتے تھے۔۔۔۔۔

Page 407 of 411

عشق بے اختیار
امریبہ افضل

عارف اور ماہ نور نے مل کر اس کا نام رکھا تھا

مرحہ اور شان کو اللہ نے جڑواں بیٹوں سے نوازا تھا۔۔۔۔۔

جن کی آنکھیں ہی ان کا فرق کر سکتی تھی ایک کی آنکھیں کالی جبکہ دوسرے کی بھورون تھی اور دونوں بہت پیارے تھے

اریب (عقل مند) اور اسامہ جس کے نام کا مطلب (شیر) تھا۔۔۔۔

پری کی بھی بیٹی ہوئی تھی جو بالکل شرارتی تھی ہر کسی کی ناک میں دم کرنے والی بہت ہی کیوٹ تھی
عبیرہ (گلاب)۔۔۔

مشئی اور زیب کو بھی اللہ نے ایک نعمت اور ایک رحمت سے اکھٹے نوازا اتحاد و نونوں بہن بھائی جڑواں تھے۔۔۔۔

سہ ماہ

اور تبریز۔۔۔۔۔

جبکہ زویا کے بھائی راحب کی شادی ڈیڑھ سال پہلے ہوئی تھی اور اس کی بیوی بھی امید سے تھی 8 ماہ۔۔۔۔۔

سب بہت خوش تھے اور آج ایک جگہ جمع ہوئے تھے اپنی اپنی زندگی میں سب اپنی اپنی ڈیوٹی ابھی بھی باخوبی نباہ رہے تھے۔۔۔۔

سب اندر سے باہر اپنے بچوں کی شرارتوں کو دیکھ کر مسکرا رہے تھے سب کے چہرے پر گہری مسکراہٹ تھی

اور سب لڑکوں نے جھک کر اپنی بیویوں کے کان میں سرگوشی کی تھی

عشق بے اختیار۔۔۔۔



سب کی زندگی اچھی جا رہی تھی لیکن اس بات سے بے خبر کہ دشمن ابھی بھی فرار تھا۔۔۔ نہ وہ جیل میں تھا نہ
فلحوقت ملک میں لیکن وہ فرار تھا۔۔۔۔

ان لوگوں کی نظروں سے چھپا ہوا جو نجانے کیا قیامت لائے گا۔۔۔۔

جوان کا سب چھین لے شاید۔۔۔۔ وقت ایک بار پھر فیصلہ کرے گا۔۔۔۔

ابھی تو عشق اور جنگ شروع ہونا باقی ہے۔۔۔۔

ابھی کہا کہانی اور زندگی مکمل ہوئی ہے ابھی تو بہت کچھ باقی جس دشمن کو وہ لوگ مار نہ سکے ابھی وہ ان کی خوشیاں نہ مار
دے

کہانی ابھی شروع ہوئی تھی جنہیں لگ رہا تھا ختم ہوئی ہے ابھی تو تھوڑا باقی ہے۔۔۔۔

""عشق ہے اختیار کا دشمن۔۔۔

READERS CHOICE

صبر و ہوش و قرار کا دشمن۔۔۔۔



عشق ان سے ہوا جب بھی ہوا بے پناہ ہوا۔۔۔۔۔

عشق پے ہے کہاں کا اختیار۔۔۔۔۔

جب بھی ہوا بے اختیار ہوا۔۔۔۔۔

وہ بسے ہے میرے دل میں دھڑکن کی طرح۔۔۔۔۔

عشق ان سے جب بھی ہوا دل و جان سے ہوا۔۔۔۔۔

وہ حاصل ہے میرے زیست کا میرے ہجر کا۔۔۔۔۔

اور میرا زیست بھی میرا ہجر بھی بے مثال ہوا۔۔۔۔۔

وہ شامل ہے میری تنہائی میں میری ذات کی طرح

میری ذات کا ان کی ذات میں بسنا بے اختیار ہوا۔۔۔۔۔

دھڑک اٹھتی ہے میری دھڑکن انہیں دیکھ کر۔۔۔۔۔

نظر ہی ان سے عشق جو ہوا بے اختیار ہوا۔۔۔۔۔

READERS CHOICE
(Areeba Afzal)

کہانی ابھی باقی تھی کردار ابھی ہے دیکھنا یہ ہے کہ یہ اب کیسا موڑ لے گی۔۔۔۔۔

عشق بے اختیار امریکہ افضل

ختم شد۔۔۔

